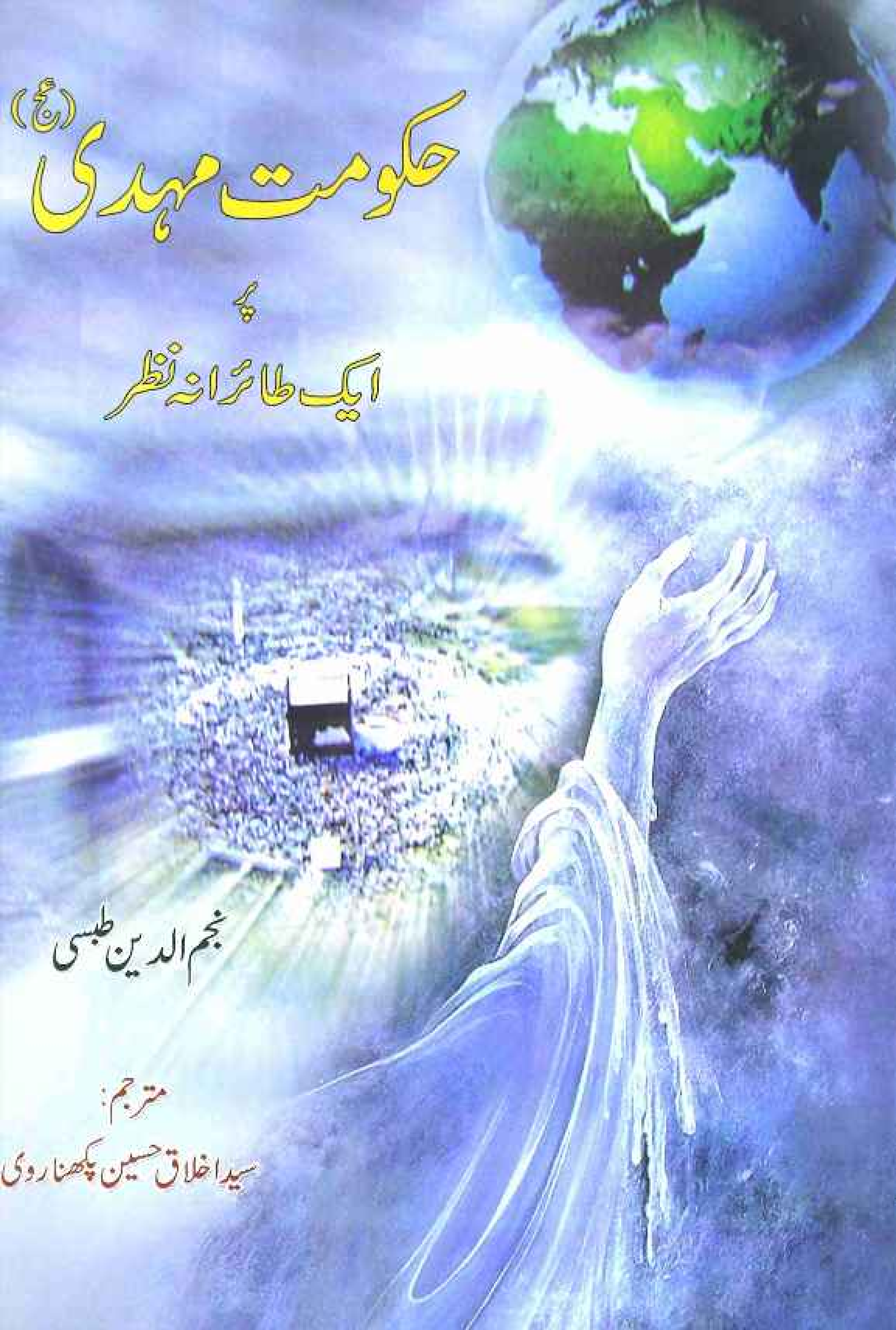

حکومت مہدی (عج)

پر

ایک طائرانہ نظر

نجم الدین طبسی

مترجم:

سید اخلاق حسین پکھناروی

حکومت مہدی (ع)

پر

ایک طائرانہ نظر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : "انی تارک فیکم الثقلین، کتاب اللہ، وعترتی اہل بیتی ما ان تمسکتم بھما لن تضلّوا ابدا وانھما لن یفترقا حتیٰ یردا علیّ الحوض".

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "میں تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جاتا ہوں: (ایک) کتاب خدا اور (دوسری) میری عترت اہل بیت (علیہم السلام)، اگر تم انھیں اختیار کیے رہو تو کبھی گمراہ نہ ہوگے، یہ دونوں کبھی جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس پہنچیں"۔

(صحیح مسلم: ۱۲۲/۷، سنن دارمی: ۴۳۲/۲، مسند احمد: ج ۳، ۱۴، ۱۷، ۲۶، ۵۹، ۳۶۶/۴ و ۳۷۱، ۱۸۲/۵ اور ۱۸۹، مستدرک حاکم: ۱۰۹/۳، ۱۴۸، ۵۳۳، وغیرہ)

خانه فرهنگ جمهوری اسلامی ایران۔کراچی
شماره دیوی: ۲۹۷/۴۶۲
شماره ثبت: ۸۹۵۴
تاریخ ثبت: ۱۳۸۷/۷/۴

حکومت مہدی(ع)

پر

ایک طائرانہ نظر

نجم الدین طبسی

مترجم: سید اخلاق حسین پکھناروی

مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام

طبسی ، نجم الدین ، ۱۳۳۴-
حکومت مهدی(عج) ، پرایک طائرانه نظر/ نجم الدین طبسی، مترجم: اخلاق حسین پکهناروی – قم، مجمع جهانی اهل بیت(ع) ، ۱۳۸۴ .
۲۹۶ص .
ISBN 964-529-059-7
فهرست نویسی بر اساس اطلاعات فیپا.
عنوان اصلی چشم اندازی از حکومت مهدی (عج).
اردو .
کتابنامه : ص. [۲۸۳] -۲۹۶؛ همچنین به صورت زیرنویس.
۱. مهدویت . ۲.مهدویت- انتظار. الف – پکهناروی ، اخلاق حسین .
ب. مجمع جهانی اهل بیت(ع). ج- عنوان . چشم اندازی از حکومت مهدی(عج)
BP۲۲۴/ط۲۵ح۵۰۴۶ ۲۹۷/۴۶۲
کتابخانه ملی ایران : ۳۸۱۷۵-۸۴ م

نام کتاب: حکومت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ) پر ایک طائرانہ نظر

مؤلف: نجم الدین طبسی

مترجم: سید اخلاق حسین پکھناروی

نظر ثانی: سید محمد غلام عسکری عابدی

پیشکش: معاونت فرہنگی، ادارۂ ترجمہ

ناشر: مجمع جہانی اہل بیت (ع)

کمپوزنگ: ابو محمد تقی

تاریخ طباعت: ۱۴۲۷ھ - ۲۰۰۶ء

تعداد: ۳۰۰۰

مطبع: اسراء

ISBN:964-529-059-7
www.ahl-ul-bayt.org
Info@ahl-ul-bayt.org

فہرست کتاب

حرف اول.. ۱۵
بیان حقیقت.. ۱۹
پیش گفتار... ۲۱

پہلا حصہ: دنیا ظہور سے قبل

دنیا ظہور سے قبل.. ۲۹
پہلی فصل: حکومت.. ۳۲
الف) حکومتوں کا ظلم.. ۳۲
ب) حکومتوں کی تشکیل.. ۳۴
ج) حکومتوں میں عورتوں کا نفوذ... ۳۴
د) بچوں کی فرمانروائی.. ۳۵
ھ) حکومت کی ناپائیداری.. ۳۵
و) ملک کا ادارہ کرنے سے حکومتیں بے بس و مجبور........................ ۳۶
دوسری فصل: لوگوں کی دینی حالت....................................... ۳۷
الف) اسلام اور مسلمان.. ۳۷
ب) مساجد... ۳۸
ج) فقہاء... ۳۸
د) دین سے خروج.. ۳۹
ھ) دین فروشی.. ۳۹

تیسری فصل: ظہور سے قبل اخلاقی حالت ۴۱
الف) انسانی جذبات کا سرد پڑ جانا ۴۱
ب) اخلاقی فساد ۴۲
ج) بداعمالیوں کا رواج ۴۳
د) اولاد کم ہونے کی آرزو ۴۴
ھ) بے سرپرست خاندانوں کی زیادتی ۴۵
چوتھی فصل: ظہور سے پہلے امن وامان ۴۷
الف) ہرج ومرج اور ناامنی ۴۷
ب) راستوں کا غیر محفوظ ہونا ۴۸
ج) خوفناک جرائم ۴۹
د) زندوں کو موت کی آرزو ۵۱
ھ) مسلمانوں کا اسیر ہونا ۵۳
و) زمین میں دھنسنا ۵۳
ز) ناگہانی (اچانک) اموات کی زیادتی ۵۴
ح) دنیا والے نجات سے ناامید ہوں گے ۵۴
ط) مددگاروں کا فقدان ۵۵
ی) جنگ، قتل اور فتنے ۵۶
پانچویں فصل: ظہور کے زمانے میں اقتصادی حالت ۶۳
الف) بارش کی کمی اور بے موقع بارش ۶۳
ب) چھوٹی چھوٹی ندیوں اور جھیلوں کا خشک ہونا ۶۴
ج) قحط، فقر وکساد بازاری ۶۵

د)غذا کے مقابل عورتوں کا تبادلہ..................................۶۷
چھٹی فصل: امید کے دریچے..................................۶۸
الف) حقیقی مومنین ۶۸
ب) شیعہ علماء و دانشوروں کا کردار..................................۶۹
ج) شہر قم کا آخر زمانہ میں کردار..................................۷۰
قم اہل بیتؑ کا حرم..................................۷۱
شہر قم دوسرے افراد پر حجت ہے..................................۷۲
اسلامی تہذیب و ثقافت کے نشر کا مرکز..................................۷۳
د) قم کی فکری روش کی تائید ۷۴
حضرت مہدی (عج) کے انصار..................................۷۵
ایران امام زمانہ کا ملک ہے..................................۷۶
ایرانیوں کی عظمت..................................۷۶
ظہور کی راہ ہموار کرنے والے..................................۷۷

دوسرا حصہ: حضرت مہدی (عج) کا عالمی انقلاب

پہلی فصل: امام زمانہ (عج) کا قیام ۸۳
الف) اعلان ظہور ۸۵
ب) پرچم قیام کا نعرہ..................................۸۶
ج) قیام سے کائنات کی خوشحالی..................................۸۷
د) محرومین کی نجات..................................۸۸
ھ) امام علیہ السلام کے قیام کے وقت عورتوں کا کردار..................................۹۰

تاریخی کتابوں میں عصر ظہور کی عورتوں کے ماضی کی تحقیق.......................... ۹۲
۱۔صیانۃ ۹۳
۲۔ام ایمن ۹۴
۳۔زبیدہ ۹۵
۴۔سمیہ ۹۶
۵۔ام خالد.. ۹۶
۶۔حبابۂ والبیہ ۹۶
۷۔قنوا دختر رشید ہجری.. ۹۸
۸۔پیغمبر کے زمانے میں عورتوں کا کردار.. ۱۰۰
بعض وہ عورتیں جو اہم کردار ادا کررہی تھیں.. ۱۰۰
دوسری فصل: رہبر قیام ۱۰۵
الف) جسمی خصوصیات.. ۱۰۵
۱۔عمر اور چہرہ.. ۱۰۵
۲۔جسمی خصوصیات ابو بصیر کی زبانی.. ۱۰۷
ب) اخلاقی کمالات.. ۱۰۸
۱۔خوف خدا ۱۰۸
۲۔زہد ۱۰۹
ج) لباس ۱۱۰
د) اسلحہ ۱۱۱
ھ) امام اور صورت کی شناخت ۱۱۲
و) کرامات.. ۱۱۴

۱۔ پرندوں کا بات کرنا............ ۱۱۵

۲۔ پانی کا ابلنا اور زمین سے غذا کا حاصل کرنا............ ۱۱۶

۳۔ طی الارض اور سایہ کا فقدان............ ۱۱۷

۴۔ انتقال کا ذریعہ............ ۱۱۷

۵۔ زمانے کی چال میں سستی............ ۱۱۸

۶۔ قدرت تکبیر............ ۱۱۸

۷۔ پانی سے گذرنا............ ۱۲۰

۸۔ بیماروں کو شفا............ ۱۲۰

۹۔ ہاتھ میں موسیٰ کا عصا............ ۱۲۰

۱۰۔ بادل کی آواز............ ۱۲۱

تیسری فصل: امام کے سپاہی............ ۱۲۲

الف) لشکر کے کمانڈر............ ۱۲۲

۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام............ ۱۲۲

۲۔ شعیب بن صالحؒ............ ۱۲۳

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کے فرزند اسماعیل اور عبداللہ بن شریک............ ۱۲۴

۴۔ عقیل وحارث............ ۱۲۵

۵۔ جبیر بن خابور............ ۱۲۵

۶۔ مفضل بن عمر............ ۱۲۶

۷۔ اصحاب کہف............ ۱۲۶

ب) سپاہیوں کی قومیت............ ۱۲۷

۱۔ ایرانی.. ۱۲۷

قم.. ۱۳۰

خراسان.. ۱۳۰

طالقان.. ۱۳۱

۲۔ عرب.. ۱۳۱

۳۔ مختلف ادیان کے پیروکار.. ۱۳۳

۴۔ جابلقا و جابرسا.. ۱۳۶

ج) سپاہیوں کی تعداد.. ۱۳۷

۱۔ مخصوص افواج.. ۱۳۸

۲۔ حضرت مہدی (عج) کی فوج.. ۱۴۱

۳۔ حفاظتی گارڈ.. ۱۴۲

د) سپاہیوں کا اجتماع.. ۱۴۲

ھ) سپاہیوں کی قبولیت کے شرائط اور امتحان.. ۱۴۵

و) سپاہیوں کی خصوصیت.. ۱۴۸

۱۔ عبادت و پرہیزگاری.. ۱۴۸

۲۔ امام سے عشق اور آپ کی اطاعت.. ۱۴۹

۳۔ سپاہی قوی قدرتمند اور جوان ہوں گے.. ۱۵۱

۴۔ پسندیدہ سپاہی.. ۱۵۳

۵۔ شہادت کے متوالے.. ۱۵۴

چوتھی فصل: حضرت کی جنگیں.. ۱۵۵

الف) شہیدوں اور مجاہدوں کی جزا.. ۱۵۵

ب) جنگی اسلحے اور سازوسامان.. ۱۵۷
ج) نجات بشر کے لئے دنیا پر امام کا قبضہ.. ۱۵۸
د) شورشوں کی سرکوبی فتنوں کی خاموشی.. ۱۶۹
ھ) جنگوں کا خاتمہ.. ۱۷۰
پانچویں فصل: امداد غیبی.. ۱۷۲
الف) رعب، خوف، امام کے اسلحے.. ۱۷۲
ب) فرشتے اور جنات.. ۱۷۳
ج) زمین کے فرشتے.. ۱۷۶
د) تابوت موسیٰ علیہ السلام.. ۱۷۸
چھٹی فصل: دشمنوں سے امام کا سلوک.. ۱۸۰
الف) دشمنوں کے مقابل امام کی استقامت.. ۱۸۱
۱۔ جنگ و کشتار.. ۱۸۱
۲۔ پھانسی اور جلاوطنی.. ۱۸۳
۳۔ ہاتھوں کا قطع کرنا.. ۱۸۴
ب) مختلف گروہ سے مقابلہ.. ۱۸۵
۱۔ قوم عرب.. ۱۸۵
۲۔ اہل کتاب.. ۱۸۶
۳۔ باطل و منحرف فرقے.. ۱۸۹
۴۔ مقدس نما لوگ.. ۱۹۱
۵۔ ناصبی (دشمنان اہل بیتؑ).. ۱۹۲

٦۔منافقین.. ١٩٣
٧۔شیطان... ١٩٥
ساتویں فصل: سنت محمدیؐ کا احیاء (زندہ کرنا)... ١٩٦
الف) احکام جدید.. ١٩٩
١۔زنا کار اور زکوۃ نہ دینے والوں کی پھانسی... ١٩٩
٢۔قانون ارث... ٢٠١
٣۔جھوٹوں کا قتل.. ٢٠٠
٤۔حکم جزیہ کا خاتمہ... ٢٠٢
٥۔امام حسین علیہ السلام کے باقی ماندہ قاتلوں سے انتقام.................................... ٢٠٢
٦۔رہن و وثیقہ کا حکم.. ٢٠٣
٧۔تجارت کا فائدہ... ٢٠٤
٨۔برادران دینی کا ایک دوسرے کی مدد کرنا.. ٢٠٥
٩۔قطائع کا حکم (غیر منقول اموال کا مالک ہونا)... ٢٠٥
١٠۔دولتوں کا حکم.. ٢٠٥
ب) اجتماعی اصلاح، مسجد کی عمارت کی تجدید.. ٢٠٦
١۔مسجد کوفہ کی تخریب اور اس کے قبلہ کا درست کرنا.. ٢٠٦
٢۔راستہ میں واقع مساجد کی تخریب.. ٢٠٧
٣۔مناروں کی ویرانی.. ٢٠٧
٤۔مساجد کی چھتوں اور منبروں کی تخریب.. ٢٠٨
٥۔مسجد الحرام و مسجد النبیؐ کا اصلی حالت پر لوٹانا.. ٢٠٩
ج) قضاوت (فیصلہ).. ٢٠٩

د) حکومت عدل.. ۲۱۱
مرحوم طبرسیؒ کی نظر.. ۲۱۱

تیسرا حصہ: حکومت

پہلی فصل: حکومت حق.. ۲۱۶
الف) دلوں پر حکومت.. ۲۲۰
ب) حکومت کا مرکز (پایہ تخت).. ۲۲۲
ج) حکومت مہدیؑ کے کارگذار.. ۲۲۴
د) حکومت کی مدت.. ۲۲۷
دوسری فصل: علم و دانش اور اسلامی تہذیب میں ترقی.. ۲۳۱
الف) صنعت و علم کی بہار.. ۲۳۳
ب) اسلامی تہذیب کا رواج.. ۲۳۷
۱۔ اسلامی معارف و قرآن کی تعلیم.. ۲۳۸
۲۔ تعمیر مساجد.. ۲۳۹
۳۔ اخلاق و معنویت میں رشد و ترقی.. ۲۴۰
تیسری فصل: امنیت.. ۲۴۶
الف) عمومی امنیت.. ۲۴۷
ب) راستے کی امنیت.. ۲۵۰
ج) فیصلوں پر اعتماد.. ۲۵۳
چوتھی فصل: اقتصاد.. ۲۵۶
الف) اقتصاد اور اجتماعی رفاہ میں رونق.. ۲۵۷

۱۔مال ودولت کی تقسیم............ ۲۵۷
۲۔سماج سے فقر وتنگدستی کا خاتمہ............ ۲۵۹
۳۔محرومین ومستضعفین کی رسیدگی............ ۲۶۱
ب) آبادی............ ۲۶۲
ج) زراعت............ ۲۶۵
۱۔بارش کی زیادتی............ ۲۶۶
۲۔کاشتکاری کے نتیجوں میں برکت............ ۲۶۸
۳۔حیوانوں کے پالنے کا رواج............ ۲۷۰
۴۔تجارت............ ۲۷۱
پانچویں فصل:صحت اور علاج............ ۲۷۳
الف) بیماریوں کا عام رواج اور ناگہانی موتوں کی کثرت............ ۲۷۴
ب) صحت وتندرستی............ ۲۷۶
ج) علاج............ ۲۷۸
امام (علیہ السلام) کی شہادت............ ۲۷۹
امام زمانہ (علیہ السلام) کی کیفیت شہادت............ ۲۸۱
منابع وماخذ کی فہرست............ ۲۸۴

حرف اول

جب آفتاب عالم تاب افق پر نمودار ہوتا ہے کائنات کی ہر چیز اپنی صلاحیت وظرفیت کے مطابق اس سے فیضیاب ہوتی ہے حتی ننھے ننھے پودے اس کی کرنوں سے سبزی حاصل کرتے اور غنچہ و کلیاں رنگ ونکھار پیدا کرلیتی ہیں تاریکیاں کافور اور کوچہ وراہ اجالوں سے پرنور ہوجاتے ہیں، چنانچہ متمدن دنیا سے دور عرب کی سنگلاخ وادیوں میں قدرت کی فیاضیوں سے جس وقت اسلام کا سورج طلوع ہوا، دنیا کی ہر فرد اور ہر قوم نے قوت وقابلیت کے اعتبار سے فیض اٹھایا۔

اسلام کے مبلغ وموسس سرور کائنات حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غار حراء سے مشعل حق لے کر آئے اور علم وآگہی کی پیاسی اس دنیا کو چشمۂ حق وحقیقت سے سیراب کردیا، آپ کے تمام الٰہی پیغامات ایک ایک عقیدہ اور ایک ایک عمل فطرت انسانی سے ہم آہنگ ارتقائے بشریت کی ضرورت تھا، اس لئے ۲۳ برس کے مختصر عرصے میں ہی اسلام کی عالمتاب شعاعیں ہر طرف پھیل گئیں اور اس وقت دنیا پر حکمراں ایران وروم کی قدیم تہذیبیں اسلامی قدروں کے سامنے ماند پڑ گئیں، وہ تہذیبی اصنام جو صرف دیکھنے میں اچھے لگتے ہیں اگر حرکت وعمل سے عاری ہوں اور انسانیت کو سمت دینے کا حوصلہ، ولولہ اور شعور نہ رکھتے تو مذہب عقل وآگہی سے روبرو ہونے کی توانائی کھودیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ایک چوتھائی صدی سے بھی کم مدت میں اسلام نے تمام ادیان و مذاہب اور تہذیب و روایات پر غلبہ حاصل کرلیا۔

اگرچہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ گرانبہا میراث کہ جس کی اہل بیت علیہم السلام اوران کے

پیروؤں نے خود کو طوفانی خطرات سے گزار کر حفاظت و پاسبانی کی ہے، وقت کے ہاتھوں خود فرزندان اسلام کی بے توجہی اور ناقدری کے سبب ایک طویل عرصے کے لئے تنگنائیوں کا شکار ہو کر اپنی عمومی افادیت کو عام کرنے سے محروم کر دی گئی تھی، پھر بھی حکومت و سیاست کے عتاب کی پروا کئے بغیر مکتب اہل بیت علیہم السلام نے اپنا چشمۂ فیض جاری رکھا اور چودہ سو سال کے عرصے میں بہت سے ایسے جلیل القدر علماء و دانشور دنیائے اسلام کو تقدیم کئے جنھوں نے بیرونی افکار و نظریات سے متاثر اسلام و قرآن مخالف فکری و نظری موجوں کی زد پر اپنی حق آگین تحریروں اور تقریروں سے مکتب اسلام کی پشتپناہی کی ہے اور ہر دور اور ہر زمانے میں ہر قسم کے شکوک و شبہات کا ازالہ کیا ہے، خاص طور پر عصر حاضر میں اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد ساری دنیا کی نگاہیں ایک بار پھر اسلام و قرآن اور مکتب اہل بیت علیہم السلام کی طرف اٹھی اور گڑی ہوئی ہیں، دشمنان اسلام اس فکری و معنوی قوت و اقتدار کو توڑنے کے لئے اور دوستداران اسلام اس مذہبی اور ثقافتی موج کے ساتھ اپنا رشتہ جوڑنے اور کامیاب و کامراں زندگی حاصل کرنے کے لئے بے چین و بے تاب ہیں، یہ زمانہ علمی اور فکری مقابلے کا زمانہ ہے اور جو مکتب بھی تبلیغ اور نشر و اشاعت کے بہتر طریقوں سے فائدہ اٹھا کر انسانی عقل و شعور کو جذب کرنے والے افکار و نظریات دنیا تک پہنچائے گا، وہ اس میدان میں آگے نکل جائے گا۔

(عالمی اہل بیتؑ کونسل) مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام نے بھی مسلمانوں خاص طور پر اہل بیتؑ عصمت و طہارت کے پیروؤں کے درمیان ہم فکری و یکجہتی کو فروغ دینا وقت کی ایک اہم ضرورت قرار دیتے ہوئے اس راہ میں قدم اٹھایا ہے کہ اس نورانی تحریک میں حصہ لے کر بہتر انداز سے اپنا فریضہ ادا کرے، تاکہ موجودہ دنیائے بشریت جو قرآن و عترت کے صاف و شفاف معارف کی پیاسی ہے زیادہ سے زیادہ عشق و معنویت سے سرشار اسلام کے اس مکتب عرفان و

ولایت سے سیراب ہو سکے، ہمیں یقین ہے عقل وخرد پر استوار ماہرانہ انداز میں اگر اہل بیت عصمت وطہارت کی ثقافت کو عام کیا جائے اور حریت و بیداری کے علمبردار خاندان نبوتؐ و رسالت کی جاوداں میراث اپنے صحیح خدوخال میں دنیا تک پہنچادی جائے تو اخلاق وانسانیت کے دشمن، انانیت کے شکار، سامراجی خوں خواروں کی نام نہاد تہذیب وثقافت اور عصر حاضر کی ترقی یافتہ جہالت سے تھکی ماندی آدمیت کو امن ونجات کی دعوتوں کے ذریعہ امام عصر (عج) کی عالمی حکومت کے استقبال کے لئے تیار کیا جاسکتا ہے۔

ہم اس راہ میں تمام علمی وتحقیقی کوششوں کے لئے محققین ومصنفین کے شکر گزار ہیں اور خود کو مؤلفین ومترجمین کا ادنیٰ خدمتگار تصور کرتے ہیں، زیر نظر کتاب، مکتب اہل بیت علیہم السلام کی ترویج و اشاعت کے اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے، فاضل علاّم جناب نجم الدین طبسی کی گرانقدر کتاب ''حکومت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ) پر ایک طائرانہ نظر'' کو فاضل جلیل مولانا سید اخلاق حسین پکھناروی اردو زبان میں اپنے ترجمہ سے آراستہ کیا ہے جس کے لئے ہم دونوں کے شکر گزار ہیں اور مزید توفیقات کے آرزومند ہیں، اسی منزل میں ہم اپنے تمام دوستوں اور معاونین کا بھی صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ جنھوں نے اس کتاب کے منظر عام تک آنے میں کسی بھی عنوان سے زحمت اٹھائی ہے، خدا کرے کہ ثقافتی میدان میں یہ ادنیٰ جہاد رضائے مولیٰ کا باعث قرار پائے۔

والسلام مع الاکرام

مدیر امور ثقافت، مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام

بیان حقیقت

خداوند عالم، مالک ملک وملکوت کی لا تعداد عنایتوں، اس کے، ہر نفس لطف ومہربانی، اہل بیت (علیہم السلام) کی بے شمار نوازشوں اور توجہات سے مجھ ناچیز اور بے بضاعت انسان کو توفیق نصیب ہوئی کہ حجۃ الاسلام والمسلمین آقای نجم الدین طبسی کی گرانقدر اور پرمعنی کتاب (چشم اندازی بہ حکومت مہدیؑ) کا ترجمہ کروں الحمدللہ وہ پایۂ تکمیل کو پہونچا، مورد نظر کتاب چند خصوصیات کی حامل ہے جنھیں خود مولف موصوف نے اپنی پیش گفتار میں بیان بھی کیا ہے، مختصر یہ کہ مولف نے ظہور سے قبل اور ظہور کے بعد حکومت حضرت مہدیؑ پر بسط وتفصیل سے روایتی انداز میں بحث کی ہے، اور ظہور سے قبل وبعد کے اخلاقی، سیاسی، اقتصادی حالات پر گفتگو اس انداز میں کی ہے کہ طرز تحریر آسان، اسلوب بیان سادہ ورواں، نتیجہ خیز وقناعت بخش اور عام فہم ہے، قاری حضرات کو پڑھنے کے بعد اس کا بخوبی اندازہ ہوجائے گا، نیز ذوق روایت رکھنے والے اہل درایت وبصیرت افراد موصوف کی کاوشوں سے محظوظ بھی ہوں گے، چونکہ عالم امکان میں ایک عالمگیر طاقت کے ظہور سے متعلق تشویش واضطراب، جستجو وتلاش پائی جاتی ہے اس عالمی حاکم کا نام جو بھی دینا رکھ لے لیکن اس کی حقیقت کا کوئی بھی منکر نہیں ہے، اور پوری دنیا خصوصاً عالم غرب اسی موضوع پر اپنی تمام تر صلاحیتوں کو صرف کررہی ہے اور آیندہ کے لئے حفاظتی اسباب بھی فراہم کررہی ہے۔ لہٰذا اہل اسلام خصوصاً شیعہ حضرات کے لئے یہ کتاب مختصر سرمایۂ حیات اور زندگی بخش نوید ہے۔ چونکہ مولف نے

روایت کے قالب میں بہت سارے سوالات کا جواب بھی دیا ہے دیگر یہ کہ کتاب ھذا عربی و فارسی میں بھی شائع ہو چکی ہے امید ہے کہ قاری حضرات کے لئے پسندیدہ خاطر اور مفید ہو اور ان سے خواہش ہے کہ اپنے نیک، ہمت افزا، اور خالص مشوروں سے راہنمائی کر کے مجھے شکریہ کا موقع دیں۔ اور خداوند سبحان و رحمان سے دعا ہے کہ مولف موصوف نیز مجھ ناچیز اور تمام اہل ایمان و خدأم امام زمانہ (عج) کو ظہور کے وقت سچے اور باوفا ناصروں میں قرار دے اور ہماری لغزشوں، گناہوں اور غفلتوں کو اپنے فضل و کرم و احسان سے عفو و درگذر کرے اور راہ حق، جادۂ مستقیم کا مالک بناتے ہوئے طول عمر کی بیش بہا دولت نیز روز افزوں توفیقات سے نوازے۔ آمین

شکر گزار

اخلاق حسین پکھناروی

اہل رہتاس بہار ھند

پیش گفتار

شوش دانیال کا علاقہ ابھی تازہ تازہ بعثی کافروں کے چنگل سے آزاد ہوا تھا، اور لوگ آہستہ آہستہ اپنے شہر اور وطن کو لوٹ رہے تھے، ان دنوں میں انھیں جانباز عزیزوں کے درمیان اپنے وجود کو فخر و برکت سمجھتے ہوئے اس شہر کی تاریخی مسجد میں امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) سے متعلق علامہ مجلسیؒ کی کتاب بحار الانوار سے درس کہنے لگا تو اس بات کی طرف متوجہ ہوا کہ اگرچہ امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) سے متعلق گوناگوں مباحث، جیسے طول عمر کا راز، فلسفۂ غیبت، عوامل ظہور و... بیان ہو چکے ہیں لیکن قیام کی کیفیت، حکومتی پروگرام و طریقہ کار، سربراہی کے طرز وغیرہ پر شایان شان تحقیق نہیں ہوئی ہے۔ اس وجہ سے میں نے عزم کر لیا کہ اس میدان میں بھی تحقیق لازم ہے، شاید اب تک لاجواب سوالوں کا جواب دے سکوں تمام پریشان کن سوالات میں ایک سوال یہ بھی ہے کہ امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) کس طرح مختلف قوت و خیالات کے حامل سیاسی نظاموں کو ایک سیاسی نظام بنا دیں گے۔

حضرت کا حکومتی پروگرام کس طرح ہے جس میں ظلم و جور دنیا سے مٹ جائے گا اور فساد کا خاتمہ اور بھوکوں کا وجود نہیں رہ جائے گا۔

یہی فکر مجھے چار سال سے مذکورہ موضوع پر تحقیق کرنے کی جبری دعوت دے رہی تھی چنانچہ اسی تحقیق کا نتیجہ آپ کے سامنے موجودہ کتاب ہے۔

اس کتاب کے پہلے حصہ میں امام علیہ السلام کے ظہور سے قبل کشت و کشتار، قتل و غارتگری، ویرانی و بربادی، قحط سالی، موت، بیماری، ظلم و جور، اضطراب، بے چینی، گھٹن، حقوق پامالی اور تجاوز سے لبریز دور کی تحقیق ہے۔

اس سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ لوگ اس وقت اپنے مقاصد میں کامیابی، مکاتیب فکر، مختلف حکومتیں، حقوق بشر کی دعویدار، انسانی نیک بختی کا نعرہ لگانے والے زمانے کے اضطراب و ناگفتہ بہ حالات سے مایوس ہو چکے ہوں گے اور مصلح جہانی کے ظہور کے منتظر نجات کے امیدوار ہوں گے۔

دوسرا حصہ، حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے انقلاب اور تحریک و قیام کی کیفیت پر مشتمل ہے اس انقلاب کی شان یہ ہے کہ اس کا آغاز خانۂ کعبہ سے حضرت کے اعلان پر ہوگا اور آپ کے خالص اور حقیقی ناصر و مددگار دنیا کے گوشہ گوشہ سے آ کر آپ سے ملحق ہو جائیں گے تو فوجی چھاؤنی، کوتوالی بنائی جائے گی اور منظم سپاہی اور کمانڈر کا انتخاب عمل میں آئے گا اور وسیع پیمانہ پر جنگ کی تیاری ہوگی۔

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کریں گے تو دنیا سے ظلم و جور مٹا دیں گے یاد رہے کہ یہ دنیا یا سماج و معاشرہ حجاز یا خلیج فارس و ایشیا میں محدود نہیں بلکہ اس کی لامحدود وسعت تمام کرۂ زمین کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

ظلم و جور سے پُر معاشرہ کی اصلاح ایک مشکل اور دشوار کام ہے اور اس کا مدعی درحقیقت ایک بہت بڑے معجزہ کا مدعی ہے جو اسی کے ہاتھوں انجام پذیر ہوگا۔

کتاب کا تیسرا حصہ آخری امام علیہ السلام کی حکومت کی طرف اشارہ ہے کہ آپ بگڑے ہوئے، سرکش طاغی سماج کا ادارہ کرنے، اسلامی حکومت کی تشکیل دینے کے لئے ایک قادر اور کار

آمد حکومت اپنے قوی اور شجاع انصار، جیسے حضرت عیسیٰؑ سلمان فارسیؓ، مالک اشتر، صالح، سلف صالح و... کے ذریعہ تشکیل دیں گے، اگر چہ ان لوگوں کی کارکردگی حکومت جور میں بھی لائق اہمیت و قابل قدر ہے، لیکن انکا اصلی کردار اور بنیادی کام حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے دور حکومت میں اصلاح اور تعمیر ہے۔

جو کچھ پیش گفتار میں بیان کیا گیا ہے دسیوں شیعہ اور سنی کتابوں سے ماخوذ نیز سیکڑوں روایت کی مبسوط طور پر چھان بین، برہان واستدلال کے ساتھ اس کتاب میں ذکر کیا گیا ہے۔

توقع ہے کہ یہ کتاب ادھورے اور نارسا انداز میں سہی ظہور کے بعد اسلامی دنیا میں آل محمد (علیہم السلام) کی عمومی عدالت اور اس کی وسعت کو بیان کرے اور امام زمانہ (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی خدمت میں مقبول قرار پائے اور ایرانی مسلمان نیز تمام حقیقی و سچے منتظرین کے لئے قابل استفادہ واقع ہو اور انھیں حضرت کے ظہور کی مقدمہ سازی میں توفیق وتائید کرے۔

خداوند عالم سے دعا ہے کہ مرجع عالی قدر حضرت امام خمینیؒ جنھوں نے ایران میں حکومت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی ایک جھلک دیکھائی ہے، انہیں انبیاء ومعصومین (علیہم السلام) کے ساتھ محشور کرے، نیز اہل بیتؑ اور ان کی حکومت کے خادموں کو توفیق دے اور اسلامی ام القریٰ (ایران) کو اپنی حفاظت میں رکھتے ہوئے تائید فرمائے، یہاں پر چند نکتے کی جانب توجہ دلانا ضروری ہے:

۱۔ ہم ہرگز اس بات کے مدعی نہیں ہیں کہ کتاب ھذا میں مذکورہ باتیں نئی اور جدید ہیں؛ اس لئے کہ انھیں ساری روایات کو گذشتہ علماء نے جمع کیا ہے، اور بعض مقامات پر نتیجہ بھی اخذ کیا ہے؛ پھر بھی اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں کوشش کی گئی ہے کہ حتی الامکان خاص اصطلاحوں اور اختلافی باتوں سے گریز کیا جائے، اور جدید لب ولہجہ نیز سادہ وآسان قالب میں ڈھال کر بیان کیا

جائے تا کہ عوام بھی استفادہ کر سکیں۔

۲۔ جو ماخوذات روایت سے حاصل ہیں اور انھیں کسی طرف استناد بھی نہیں دیا گیا ہے، وہ مولف کی ذاتی رائے ہے۔ اس لحاظ سے دقت نظر اور چھان بین نیز ایک روایت کا دوسری روایت سے مقایسہ کرنے پر، دیگر نئے مطالب کا حصول ممکن ہے۔

۳۔ اسی طرح یہ بھی ادعاء نہیں ہے کہ اس کتاب کی تمام موردِ استناد روایات صحیح اور بے خدشہ ہیں؛ بلکہ کوشش اس بات کی کی گئی ہے کہ جو کچھ معتبر محدثین اور قابل وثوق مؤلفین نے اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے، اس میں ذکر ہو جائے۔

اسی طرح کچھ مقامات کے علاوہ، روایات کی سند سے بحث نہیں کی گئی ہے، چونکہ مقام نفی واثبات میں نہیں تھے۔ اس کے علاوہ بہت سارے مقامات پر تواتر اجمالی کے ساتھ روایات کے صدور کا یقین ہو گیا؛ خصوصاً وہ روایات جو اہل بیتؑ سے مروی ہیں۔

۴۔ اس کتاب کی روایات معجم احادیث (۱) الامام المہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) سے قبل جمع و تالیف ہوئی ہیں۔ اس بناء پر اس وادی میں تحقیق کرنے والے شائقین حضرات کو اس کتاب کی جانب جو اس کے بعد بحمد اللہ جمع و تالیف ہوئی ہے رجوع کرنے کا مشورہ دیتا ہوں۔

۵۔ بہت سارے مقامات پر روایات میں کلمہ (الساعۃ، القیامۃ) کی حضرت مہدی کے ظہور سے تفسیر کی گئی ہے۔ اس لحاظ سے جو روایات شرائط یا علائم الساعۃ والقیامۃ کے عنوان سے ذکر کی گئی ہیں، اس کتاب میں علائم ظہور کے عنوان سے بیان کی گئی ہیں۔

---

(۱) ناچیز نے حوزہ علمیہ قم کے چند افاضل کی مدد سے کتاب ھذا کو ۵ جلدوں میں تالیف کیا ہے اور بنیاد اسلامی قم نے ۱۴۱۱ قمری میں شائع کیا ہے انشاء اللہ۔ آئندہ نظر ثانی بھی کروں گا۔

۶۔اس کتاب کے بعض مطالب مزید تحقیق اور تلاش طلب ہیں؛ اگرچہ کوشش کی گئی ہے کہ اس سلسلے میں توضیح دی جائے. امید ہے کہ خداوند عالم کی عنایتوں سے دوسری طباعت مزید دقت نظر و تحقیق کے ساتھ منظر عام پر آئے۔

آخر کلام میں من لم یشکر المخلوق لم یشکر الخالق کے عنوان سے ضروری ہے کہ اپنے دوستوں اور بھائیوں خصوصاً حجۃ الاسلام محمد جواد، حجۃ الاسلام محمد جعفر طبسی کی راہنمائی اور حجۃ الاسلام رفیعی و سید محمد حسینی شاہرودی کے دوبارہ لکھنے کی وجہ سے اور کتاب کے مطالب کی تنظیم پر شکر گذار و قدرداں ہوں۔

نجم الدین طبسی
قم ۱۳۷۳ھ ش

پہلا حصّہ

دنیا ظہور سے قبل

دنیا ظہور سے قبل

جب تک ہم روشنی اور خوشحالی میں ہوتے ہیں، اس کی قدر و قیمت کا کم اندازہ ہوتا ہے ہمیں اس وقت اس کی حقیقی قدر و قیمت معلوم ہوگی جب ہم ظلمت و تاریکی کے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں گھر جائیں گے۔

جب سورج افق آسمان پر درخشاں ہوتا ہے ہم اس کی طرف کم توجہ دیتے ہیں، لیکن جب بادل میں چھپ جاتا ہے اور ایک مدت تک اپنی نورانیت و حرارت سے محروم کر دیتا ہے تو اس کی ارزش کا اندازہ ہونے لگتا ہے۔

ظہور آفتاب ولایت کے لازمی ہونے کا ہمیں اس وقت احساس ہوگا جب ظہور سے پہلے بے سرو سامانی اور ناامنی کے ماحول سے باخبر ہوں، اور اس وقت کے ناگفتہ بہ حالات کو درک کریں۔

اس زمانے کی کلی طور پر نقشہ کشی، جو روایات سے ماخوذ ہے، درج ذیل ہے۔

امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور سے قبل فتنہ و فساد، ہرج و مرج، بے سرو سامانی، ناامنی، ظلم و استبداد، عدم مساوات، غارتگری، قتل و کشتار، اور تجاوز تمام عالم کو محیط ہوگا اور زمین ظلم و ستم اور ناانصافی سے لبریز ہوگی۔

خونین جنگ کا آغاز ملتوں اور ممالک کے درمیان ہو چکا ہوگا، زمین کشتوں سے بھری

ہوگی، قتل ناحق اس قدر زیادہ ہوگا کہ کوئی گھر یا خاندان ایسا نہیں ہوگا جسکے ایک یا چند عزیز قتل نہ ہوئے ہوں گے۔ مرد وجوان جنگوں کے اثر سے ختم ہو چکے ہوں گے یہاں تک کہ ہر ۳ر آدمی میں ۲ر آدمی قتل ہو چکا ہوگا۔

قوم وملت کے درمیان جان ومال بے وقعت، راستے غیر محفوظ ہوں گے، خوف، وحشت ہر انسان کے دل میں بیٹھی ہوگی، ناگہانی اور حادثاتی موتوں کی کثرت ہوگی، معصوم بچے بدترین شکنجوں کے ذریعہ ظالم وجابر حکام کے ہاتھوں قتل کئے جائیں گے، سڑکوں اور چوراہوں پر حاملہ عورتوں کے ساتھ تجاوز ہوگا، جان لیوا بیماریاں لاشوں کی بدبو یا انواع واقسام ہتھیار کے استعمال سے عام ہو جائیں گی، کھانے پینے کی اشیاء میں کمی ہوگی، مہنگائی وقحط سے لوگوں کی زندگی مفلوج ہو جائے گی، زمین بیج قبول کرنے نیز اُسے اگانے سے انکار کردے گی، بارش نہیں ہوگی، یا اگر ہوگی بھی تو بے وقت اور ضرر رساں ہوگی قحط ایسا پڑے گا کہ لوگوں کی زندگی اتنی دشوار ومشکل ہو جائے گی کہ بعض لوگ قوت لایموت فراہم نہ کرنے کی وجہ سے، اپنی عورتوں اور بچیوں کو معمولی غذا کے مقابل دوسرے کے حوالے کردیں گے۔

ایسے مشکل وناسازگار ماحول میں انسان ناامیدی وقنوطیت کا شکار ہو جائے گا اور اس وقت موت اللہ کا بہترین ہدیہ سمجھی جائے گی، اور صرف وصرف لوگوں کی آرزو موت بن جائے گی نیز ایسے ماحول میں جب کوئی شخص لاشوں کے درمیان یا قبرستان سے گذر رہا ہوگا تو اس کی آرزو بس یہی ہوگی کہ کاش میں بھی انھیں میں سے ایک ہوتا تا کہ ذلت کی زندگی سے آسودہ خاطر ہوتا۔

اس وقت کوئی طاقت، پارٹی، انجمن نہ ہوگی جو اس بے سروسامانی، تجاوز، غارتگری کا سد باب کرے اور ستمگروں وطاقتوروں کو ان کی بدکرداری کی سزا دے۔ لوگوں کے کانوں سے کوئی نجات کی آواز نہیں ٹکرائے گی، سارے جھوٹے دعویدار انسان کی نجات کا جھوٹا نعرہ لگانے والے

خائن اور جھوٹے ہوں گے اور انسان صرف ایک مصلح الٰہی، خدائی معجزہ کا انتظار کرے گا. اور بس، اس وقت جب کہ یاس و نا امیدی تمام عالم کو محیط ہوگی، خداوند عالم اپنے لطف و رحمت سے مہدی موعود (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ)، کو مدتوں غیبت و انتظار کے بعد بشریت کی نجات کے لئے ظاہر کرے گا اور ہاتف غیبی کی آسمان سے ایسی ندا آئے گی جو ہر ایک انسان کے کان سے ٹکرائے گی، ''کہ اے دنیا والو! ستمگروں کی حاکمیت کا زمانہ ختم ہو گیا ہے، اور اب عدل الٰہی سے پُر حکومت کا دور ہے، اور مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کر چکے ہیں۔ یہ آسمانی آواز، انسان کے بے جان قالب میں امید کی روح پھونک دے گی اور محرومین و مظلومین کو نجات کا مژدہ سنائے گی۔

یقیناً مذکورہ بالا ماحول کا ادراک کرنے کے بعد مصلح الٰہی کے ظہور کی ضرورت کا احساس کر سکتے ہیں نیز حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی عادلانہ حکومت کی وسعت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

یہاں پر امام علیہ السلام کے ظہور سے قبل ناسازگار حالات کو روایات کی نظر میں پانچ فصلوں میں ذکر کریں گے۔

پہلی فصل

حکومت

ادیان ومکاتب کے قوانین، معاشرے میں اس وقت اجرا ہو سکتے ہیں جب حکومت اس کی پشت پناہی کرے۔ اس لئے کہ ہر گروہ حکومت کا طالب ہے تا کہ اپنے مقاصد کا اجرا کر سکے، اسلام بھی جب کہ تمام آسمانی آئین میں بالاتر ہے، اسلامی حکومت کا خواہاں رہا ہے حکومت حق کا وجود اور اس کی حفاظت اپنا سب سے بڑا فریضہ جانتا ہے۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی تمام کوشش اسلامی حکومت کی تشکیل میں صرف کر دی اور شہر مدینہ میں اس کی بنیاد ڈالی ،لیکن آنحضرتؐ کی وفات کے بعد، اگر چہ معصومینؑ وعلماء، حکومت اسلامی کی آرزو رکھتے تھے معدودہ چند کے علاوہ، حکومت الٰہی نہیں تھی اور حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور تک اکثر باطل حکومتیں ہوں گی۔

جو روایات پیغمبرؐ وائمہ (علیہم السلام) سے ہم تک پہنچی ہیں ان میں حکومتوں کا عام نقشہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے قیام سے قبل بیان کیا گیا ہے، ہم ان چند موارد کی طرف اشارہ کریں گے:

الف) حکومتوں کا ظلم

ظہور سے پہلے من جملہ مسائل میں ایک مسئلہ جو انسان کی اذیت کا باعث ہوگا، وہ حکومتوں کی طرف سے لوگوں پر ہونے والا ظلم وستم ہے، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سلسلے میں فرماتے ہیں: ''زمین ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی حد یہ ہے کہ ہر گھر میں خوف ودہشت کی حکمرانی ہوگی''.(۱)

---

(۱) ابن ابی شیبہ، المصنف، ج۱۵، ص۸۹؛ کنز العمال، ج۱۴، ص۵۸۴.

حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''زمین ظلم واستبداد سے پر ہوگی؛ یہاں تک کہ خوف واندوہ ہر گھر میں داخل ہو چکا ہوگا''.(۱) امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) خوف ودہشت کے دور میں ظہور کریں گے''.(۲) یہ خوف وہراس وہی ہے جو اکثر ستمگر وخودسر حاکموں سے وجود میں آتا ہے؛ اس لئے کہ آنحضرتؑ کے ظہور سے پہلے ،ظالم دنیا کے حاکم ہوں گے۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اس وقت قیام کریں گے جب معاشرے کی رہبری ستمگروں کے ہاتھ میں ہوگی''.(۳)

ابن عمر کہتے ہیں: غیر تمند، ذی حیثیت اور صاحب ثروت انسان آخر زمانہ میں اس شکنجے اور اندوہ سے جو حاکموں سے پہنچیں گے مرنے کی آرزو کریگا۔(۴)

قابل توجہ بات یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماننے والے صرف اجنبی حکومتوں سے رنجور نہیں ہوں گے، بلکہ اپنی خود مختار ظالم حکومت سے بھی انھیں تکلیف ہوگی؛ اس درجہ کہ زمین اپنی تمام وسعت کے باوجود ان پر تنگ ہوجائے گی ،اور آزادی کے احساس کے بجائے ،خود کو قید خانہ میں محسوس کریں گے۔ جیسا کہ فی الحال ایران کے علاوہ دیگر اسلامی ممالک مسلمانوں کے ساتھ اچھا برتاؤ نہیں کر رہے ہیں بلکہ اجنبی بنے ہوئے ہیں۔ اس سلسلے میں روایات میں اس طرح آیا ہے:

---

(۱) کنز العمال، ج۱۴،ص۵۸۴؛ احقاق الحق، ج۱۳،ص۳۱۷.

(۲) شجری، امالی، ج۲،ص۱۵۶.

ملاحظہ ہو: نعمانی ،غیبۃ، ص۲۵۳؛ طوسی، غیبۃ، ص۲۷۴، اعلام الوری، ص۴۲۸؛ مختصر البصائر الدرجات، ص۲۱۲، اثبات الہداۃ، ج۳،ص۵۴۰؛ حلیۃ الابرار، ج۲،ص۶۲۹؛ بحار الانوار، ج۵۲،ص۳۴؛ بشارۃ الاسلام، ص۸۲؛ عقد الدرر، ص۶۴؛ القول المختصر، ص۲۶؛ متقی ہندی، برہان، ص۷۴؛ اسفارینی، لوائح، ج۲،ص۸.

(۳) ابن طاوس، ملاحم، ص۷۷.

(۴) عقد الدرر، ص۳۳۳.

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''آخر زمانہ میں شدید مصیبت، کہ اس سے سخت ترین مصیبت سنی نہ ہوگی، اسلامی حکام کی طرف سے میری امت پر آئے گی؛ اس طرح سے کہ زمین اپنی وسعت کے باوجود تنگ ہو جائے گی، اور ظلم وستم سے ایسی لبریز ہوگی، کہ مومن ظلم سے چھٹکارے کے لئے، پناہ کا طالب ہوگا لیکن کوئی جائے پناہ نہ ہوگی''.(۱)

بعض روایتوں میں اپنے رہبروں کے توسط مسلمانوں کے ابتلا کی تصریح ہوتی ہے ان ظالم حکام کے پیچھے ایک مصلح کل کے ظہور کی نوید دی گئی ہے، ان روایات میں تین قسم کی حکومت کا، جو رسول خداؐ کے بعد قائم ہوتی ہے ذکر آیا ہے۔ جو یہ ہیں تین قسم کی حکومتیں ہیں: خلافت، امارت و ملوکیت، اس کے بعد جابر حاکم ہوں گے، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''میرے بعد خلفاء ہوں گے خلفاء کے بعد امراء اور امراء کے بعد بادشاہ ان کے بعد جابر و ستمگر حاکم ہوں گے؛ پھر حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کریں گے''.(۲)

ب) حکومتوں کی تشکیل

لوگ اس وقت عیش وعشرت کی زندگی گذار سکتے ہیں جب حکومت کا کارگذار باشعور و نیک ہو۔ لیکن اگر غیر مناسب افراد لوگوں کے حاکم ہو جائیں گے تو فطری بات ہے کہ انسان رنج و الم میں مبتلاء ہوگا؛ بالکل وہی صورت حال ہوگی جو حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور سے قبل کے زمانے میں حکومتیں خائن اور فاسق وفاجر ستمگر کے ہاتھ میں ہوں گی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''ایک زمانہ آئے گا کہ حکام ستم پرور، فرمانروا خائن قاضی، فاسق اور وزراء ستمگر ہوں گے''.(۳)

ج) حکومتوں میں عورتوں کا نفوذ

آخر زمانہ سے متعلق حکومتوں کے مسائل میں ایک مسئلہ، عورتوں کا تسلط اور ان کا نفوذ ہے

---

(۱) حاکم، مستدرک، ج۴، ص۴۶۵؛ عقد الدرر، ص۴۳؛ احقاق الحق، ج۱۹، ص۶۶۴.

(۲) معجم الکبیر، ج۲۲، ص۳۷۵؛ الاستیعاب، ج۱، ص۲۲۱؛ فردوس الاخبار، ج۵، ص۴۵۶؛ کشف الغمہ، ج۳، ص۲۶۴؛ اثبات الہداۃ، ج۳، ص۵۹۶.

(۳) شجری، امالی، ج۲، ص۲۲۸.

یا وہ ڈائریکٹ لوگوں کی حاکم ہوں گی (جیسا کہ بعض ممالک میں عورتیں حاکم ہیں) یا حکام ان کے ماتحت ہوں گے. اس مطلب میں ناگوار حالات کی عکاسی ہے، حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ فاسد و زناکار لوگ ناز و نعمت سے بہرہ مند ہوں گے اور پست و ذلیل افراد پوسٹ و مقام حاصل کریں گے، اور انصاف پرور افراد ناتواں و کمزور ہوں گے''. پوچھا گیا: یہ دور کب آئے گا؟ تو امام (علیہ السلام) نے فرمایا: ''ایسا اس وقت ہوگا جب عورتیں اور کنیزیں لوگوں کے امور پر مسلط ہوں اور بچے حاکم ہو جائیں''.(۱)

د) بچوں کی فرمانروائی

حاکم کو تجربہ کار اور مدیر ہونا چاہئے تا کہ لوگ سکون و اطمینان سے زندگی گذار سکیں۔ اگر ان کے بجائے، بچے یا کوتاہ نظر، امور کی ذمہ داری لے لیں، تو رونما ہونے والے فتنہ سے خداوند عالم سے پناہ مانگنی چاہئے۔

اس سلسلے میں دو روایت کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہیں: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''۷۰ ویں سال کے آغاز اور بچوں کی حکومت سے خدا کی پناہ مانگنی چاہئے''.(۲)

سعید بن میسب کہتے ہیں: ''ایک ایسا فتنہ رونما ہوگا۔ جس کی ابتداء بچوں کی بازی ہے''.(۳)

ھ) حکومت کی ناپایداری

وہ حکومت اپنے ملک کے لوگوں کی خدمت پر قادر ہے جو سیاسی دوام رکھتی ہو؛ اس لئے کہ اگر تغییر پذیر ہو جائے تو بڑے کاموں کے انجام دینے پر قادر نہ ہوگی۔

(۱) کافی، ج ۸، ص ۶۹؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۶۵.

(۲) احمد، مسند، ج ۲، ص ۳۲۶، ۳۵۵، ۴۴۸.

(۳) ابن طاؤس، ملاحم، ص ۶۰.

آخر زمانہ میں حکومتیں پایدار نہیں ہوں گی کبھی ایسا بھی ہوگا کہ صبح کو حکومت تشکیل پائے تو غروب کے وقت زوال پذیر ہو جائے. اس سلسلے میں امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں:

''تم کیسے ہوگے جب تم لوگ کسی امام ہادی اور علم و دانش کے بغیر زندگی گذار رہے ہوگے اور ایک دوسرے سے نفرت و بیزاری کے طالب ہو گے؟ اور یہ اس وقت ہوگا جب تم آزمائے جاؤ اور تمہارے اچھے بُرے لوگوں کی پہچان ہو جائے اور خوب اُبال آجائے اس وقت جب تلواریں کبھی غلاف میں تو کبھی باہر ہوں گی ۔ جنگ کے شعلے بھڑک رہے ہوں ایک حکومت دن کی ابتداء میں تشکیل پائے گی اور آخر روز میں زوال پذیر ہو جائے گی''. (گر جائے گی) (۱)

و) ملک کا ادارہ کرنے سے حکومتیں بے بس و مجبور

امام زمانہ (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور سے قبل ظالم حکومتیں ناتواں ہو جائیں گی اور یہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی عالمی حکومت کے قیام کا مقدمہ ہوگا۔

حضرت امام سجاد (علیہ السلام) آیہ شریفہ ﴿حَتّٰی اِذَارَاَوْا مَایُوْعَدُوْنَ فَسَیَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِراً وَ اَقَلُّ عَدَداً﴾ (۲) جب اس وقت دیکھیں گے کہ وہ کیا وعدہ ہے جو اس آیت میں کیا گیا ہے بہت جلد ہی وہ جان لیں گے کہ کس کے پاس ناصر کم اور ناتوان ہیں، حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) اصحاب و یاور اور آپ کے دشمنوں سے متعلق ہے جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے تو آپ کے دشمن سب سے کمزور و ناتواں دشمن ہوں گے نیز سب سے کم فوج و اسلحے رکھتے ہوں گے''. (۳)

---

(۱) کمال الدین، ج۲، ص۳۴۸.

(۲) سورۂ جن آیت ۲۴.

(۳) کافی، ج۱، ص۴۳۱؛ نور الثقلین، ج۵، ص۴۴۱؛ احقاق الحق، ج۱۳، ص۳۲۹؛ ینابیع المودۃ، ص۴۲۹؛ المحجہ، ص۱۳۲.

دوسری فصل

لوگوں کی دینی حالت

اس فصل میں ظہور سے قبل لوگوں کی دینی حالت کے بارے میں بحث کریں گے۔

روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں اسلام وقرآن کا صرف نام باقی رہ جائے گا، مسلمان صرف نام نہاد، مسلمان ہوں گے۔ مسجدیں اس وقت ارشاد و موعظہ کی جگہ نہیں رہ جائیں گی۔ اس زمانے کے فقہاء روئے زمین کے بدترین فقہاء ہوں گے دین کا معمولی اور بے ارزش چیزوں کے مقابل معاوضہ ہوگا۔

الف) اسلام اور مسلمان

اسلام دستورات الٰہی اور قانون خداوندی کے سامنے تسلیم ہونے کے معنی میں ہے۔ اسلام سب سے اچھا اور غالب دین ہے جو انسان کی دینی اور دنیاوی سعادت کا ضامن ہے؛ لیکن جو چیز قابل اہمیت ہے وہ اسلام وقرآن کے احکام پر عمل کرنا ہے۔

آخر زمانہ میں ہر چیز برعکس ہوگی؛ یعنی اسلام کا صرف نام رہ جائے گا۔ قرآن معاشرہ میں موجود ہوگا؛ لیکن تنہا تحریر ہوگی جو اوراق پر پائی جائے گی۔ اور مسلمان بس نام کے مسلمان رہ جائیں گے اسلام کی کوئی علامت نہیں پائی جائے گی۔ رسول خدا فرماتے ہیں: ''میری امت پر ایک ایسا وقت آنے والا ہے کہ صرف اسلام کا نام ہوگا اور قرآن کا نقش و تحریر کے علاوہ کچھ نہیں ہوگا مسلمان، صرف مسلمان پکارے جائیں گے؛ لیکن اسلام کی بہ نسبت دیگر ادیان والوں سے بھی زیادہ اجنبی ہوں گے''۔(۱)

---

(۱) ثواب الاعمال، ص۳۰۱؛ جامع الاخبار، ص۱۲۹؛ بحار الانوار، ج۵۲، ص۱۹۰.

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''عنقریب وہ زمانہ آئے گا کہ لوگ خدا کو نہیں پہچانیں گے اور توحید کے معنی نہیں جانیں گے پھر دجال خروج کریگا''.(۱)

ب) مساجد

مسجد خداوند عالم کی عبادت اور تبلیغ دین، لوگوں کی ہدایت وارشاد کی جگہ ہے. صدر اسلام، میں حکومت کے اہم کام بھی مسجد میں انجام دئے جاتے تھے. جہاد کا پروگرام مسجد میں بنتا تھا اور انسان مسجد سے معراج پر گیا؛ لیکن آخر زمانہ میں مسجدیں اپنی اہمیت کھوبیٹھیں گی اور دینی راہنمائی، و ہدایت وتعلیم کے بجائے مسجدوں کی تعداد اور خوبصورتیوں میں اضافہ ہوگا. جب کہ مساجد مومنین سے خالی ہوں گی. رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''اس زمانے میں مسجدیں آباد وخوبصورت ہوں گی؛ لیکن ہدایت وارشاد کی کوئی خبر نہیں ہوگی''.(۲)

ج) فقہاء

علماء، اسلامی دانشور، دین خدا کی حفاظت کرنے والے روئے زمین پر موجود ہیں اور لوگوں کی ہدایت اور راہنمائی ان کے ہاتھ میں ہے وہ زحمتیں برداشت کرکے دینی منابع سے شرعی مسائل کا استخراج کرکے، لوگوں کے حوالہ کرتے ہیں؛ لیکن آخر زمانہ میں حالت دگرگون ہوجائے گی اس زمانہ کے عالم بدترین عالم ہوں گے. رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''اس زمانہ کے فقہاء، بدترین فقہاء ہوں گے جو آسمان کے زیر سایہ زندگی گذار رہے ہوں گے۔ فتنہ وفساد ان سے پھیلے گا نیز اس کی بازگشت بھی انھیں کی طرف ہوگی''. یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس سے مراد وہ درباری علماء ہیں جو ظالم وجابر بادشاہوں کے جرم کی توجیہ کرتے اور اسے اسلامی رنگ دیتے ہیں؛ ایسے لوگ ہر مجرم

---

(۱) تفسیر فرات، ص۴۴.

(۲) بحار الانوار، ج ۲، ص۱۹۰.

سے ہاتھ ملانے کے لئے آمادہ ہیں؛ جیسے سلاطین کے واعظ جو وہابیت سے وابستہ ہیں اور امریکہ و اسرائیل سے جنگ کرنا شرع کے خلاف سمجھتے ہیں۔

یہ وہی لوگ ہیں جنھوں نے اسرئیلی جرائم کے مقابلے میں سانس تک نہیں لی اور وہابیوں کے جرائم خانہ خدا کے زائرین کے قتل کے بارے میں توجیہ کردی اور اس کے لئے آیت وروایت پیش کی. ہاں، ایسے افراد کے لئے کہنا صحیح ہوگا یہ لوگ بدترین فقہاء ہیں جن سے فتنہ وفساد کا آغاز یا فتنوں کی بازگشت ان کی طرف ہوگی۔(۱)

د) دین سے خروج

آخر زمانہ کی علامتوں میں ایک علامت یہ بھی ہے کہ لوگ دین سے خارج ہوجائیں گے۔ ایک روز امام حسین (علیہ السلام) حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) کے پاس آئے۔ ایک گروہ آپ کے اردگرد بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے ان سے کہا: ''حسین (علیہ السلام) تمہارے پیشوا ہیں. رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں سید و سردار کہا ہے۔ ان کی نسل سے ایک مرد ظہور کرے گا جو اخلاق وصورت میں میری شبیہ ہوگا۔ وہ دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دے گا؛ جیسا کہ دنیا اس سے قبل ظلم وجور سے بھری ہوگی''. پوچھا گیا کہ یہ قیام کب ہوگا؟ تو آپ نے کہا: افسوس! جب تم لوگ دین سے خارج ہوجاؤ گے؛ بالکل اسی طرح جیسے عورت مرد کے لئے لباس اتار دیتی ہے''.(۲)

ہ) دین فروشی

مکلف انسان کا وظیفہ ہے کہ اگر اس کی جان کو خطرہ ہو، تو مال کی پرواہ نہ کرے تاکہ جان بچ جائے اور اگر دین خطرہ میں پڑ جائے، تو جان قربان کرکے دین پر آنے والے خطرہ کا سد باب کردے۔؛

....

(۱) ثواب الاعمال، ص۳۰۱؛ جامع الاخبار، ص۱۲۹؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص۱۹۰.

(۲) ابن طاؤس، ملاحم، ص۱۴۴.

لیکن افسوس کہ آخر زمانہ میں دین معمولی وگھٹیا قیمت پر فروخت کیا جائے گا اور جو لوگ صبح مومن تھے تو ظہر کے بعد کافر ہو جائیں گے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے متعلق فرمایا ہے: ''عرب پر وائے ہو اس شر و برائی سے جو ان کے نزدیک ہو چکی ہے فتنے تاریک راتوں کی مانند ہیں انسان صبح کو مومن تھے تو غروب کے وقت کافر بعض لوگ اپنا دین معمولی قیمت پر بیچ ڈالیں گے. جو اس زمانہ میں اپنے دین کو بچالے اور اس پر عامل بھی ہو، تو وہ اس شخص کے مانند ہے جو آتش بندوقوں کو اپنے ہاتھ میں لئے ہو یا کانٹوں کا گٹھرا اپنے ہاتھوں سے نچوڑ رہا ہو''.(۱)

---

(۱) احمد، مسند، ج۲، ص۳۹۰.

تیسری فصل

ظہور سے قبل اخلاقی حالت

آخر زمانہ کی نشانیوں میں بارز نشانی خاندانی بنیاد کا کمزور ہونا، رشتہ داری، دوستی، انسانی عواطف کا ٹھنڈا پڑنا اور مہر و وفا کا نہ ہونا ہے۔

الف) انسانی جذبات کا سرد پڑ جانا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس زمانے کی عاطفی (شفقت کے) اعتبار سے حالت یوں بیان فرماتے ہیں: ''اس زمانہ میں، بزرگ اپنے چھوٹوں اور ماتحت افراد پر رحم نہیں کریں گے نیز قوی ناتواں پر رحم نہیں کرے گا اس وقت خداوند عالم اسے (مہدی کو) قیام وظہور کی اجازت دے گا''.(۱)

نیز آنحضرت فرماتے ہیں: ''قیامت نہیں آئے گی جب وہ دور نہ آئے کہ ایک شخص فقر و فاقہ کی شدت سے اپنے رشتہ داروں اور قرابتداروں سے رجوع کرے گا اور انھیں اپنی رشتہ داری کی قسم دے گا تاکہ لوگ اس کی مدد کریں؛ لیکن لوگ اسے کچھ نہیں دیں گے. پڑوسی اپنے پڑوسی سے مدد مانگے گا اور اسے ہمسایہ ہونے کی قسم دے گا لیکن ہمسایہ اس کی مدد نہیں کرے گا''.(۲)

نیز آنحضرت فرماتے ہیں: ''قیامت کی علامتوں میں ایک علامت پڑوسی سے بدرفتاری اور رشتہ داری کو ختم کر دینا ہے''.(۳)

---

(۱) بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۸۰ و ج ۳۶، ص ۳۳۵.

(۲) شجری، امالی، ج ۲، ص ۲۷۱.

(۳) اخبار اصفہان، ج ۱، ص ۲۷۴؛ فردوس الاخبار، ج ۳، ص ۵؛ الدر المنثور، ج ۶، ص ۵۰؛ جمع الجوامع، ج ۱، ص ۸۴۵؛ کنزل العمال، ج ۱۴، ص ۲۴۰.

بعض روایات میں ((السـاعۃ)) کی تاویل حضرت کے ظہور سے کی گئی ہے اور روایات ((اشراط الساعۃ)) ظہور کی علامتوں سے تفسیر کی گئی ہیں۔(۱)

ب) اخلاقی فساد

جنسی فساد کے علاوہ ہر طرح کے فساد پر تحمل کیا جا سکتا ہے اس لئے کہ جنسی فساد غیرت مند اور شرفاء کے لئے بہت ہی ناگوار اور ناقابل تحمل ہے۔

ظہور سے پہلے بدترین انحراف و فساد جس سے سماج دوچار ہوگا۔ ناموس اور خانوادگی ناامنی ہے، اس وقت اخلاقی گراوٹ اور فساد وسیع پیمانہ پر پھیلا ہوا ہوگا اخلاقی برائیوں کی زیادتی اور ان کی تکرار کی وجہ سے انسان نما افراد کے حیوانی کردار کی برائی ختم ہو چکی ہوگی، اور یہ عام بات ہو چکی ہوگی، فساد اس درجہ پھیلا ہوگا کہ بہت کم ہی لوگ اسے روکنے کی طاقت یا تمنا رکھیں گے۔

محمد رضا پہلوی کے دور حکومت ۱۳۵۰ شمسی میں ۲۵۰۰ رسو سالہ جشن منایا گیا، جس میں حیوانی زندگی کی بدترین نمایش ہوئی، اور اسے ہنر شیراز کا نام دیا گیا تو ایران کے اسلامی سماج نے غیض و غضب کے ساتھ اعتراض بھی کیا، لیکن ظہور سے پہلے ایسے اعتراض کی کوئی خبر نہیں ہے فقط اعتراض، یہ ہوگا کہ کیوں ایسے بُرے افعال چوراہوں پر ہو رہے ہیں. یہ سب سے بڑا نہی از منکر ہے جس پر عمل ہوگا۔ ایسا شخص، اپنے زمانہ کا سب سے بڑا عابد ہے۔

اب روایات پر نظر ڈالیں تا کہ اسلامی اقدار کا خاتمہ اور اس عمیق فاجعہ اور وسعت فساد کو اس زمانے میں درک کریں۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''قیامت نہیں آئے گی مگر جب روز روشن میں عورتوں کو

(۱) تفسیر قمی، ج۲، ص۳۴۰؛ کمال الدین، ج۲، ص۴۲۵؛ تفسیر صافی، ج۵، ص۹۹؛ نور الثقلین، ج۵، ص۱۷۵؛ اثبات الہداۃ، ج۳، ص۵۵۳؛ کشف الغمہ، ج۳، ص۲۸۰؛ شافعی، البیان، ص۵۲۸؛ الصواعق المحرقہ، ص۱۶۲ اکلمہ۔ یوم الظہور، یوم الکرۃ، یوم القیامۃ کی تحقیق کے لئے تفسیر المیزان، ج۲، ص۱۰۸ ملاحظہ ہو۔

ان کے شوہر سے چھین کر کھلم کھلا (لوگوں کے مجمع میں) راستوں میں تعدی نہ کی جائے، لیکن کوئی اس کام کو برا نہیں کہے گا اور نہ ہی اس کی روک تھام کرے گا. اس وقت لوگوں میں سب سے اچھا انسان وہ ہوگا جو کہے گا کہ کاش بیچ راستے سے ہٹ کر ایسا کام کرتے''.(۱)

اسی طرح حضرت فرماتے ہیں: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے، یہ امت اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک مرد عورتوں کے راستے میں نہ بیٹھیں اور درندہ شیر کی طرح تجاوز نہ کریں. لوگوں میں سب سے اچھا انسان وہ ہوگا جو کہے کہ کاش اسے اس دیوار کے پیچھے انجام دیتے اور ملاء عام میں ایسا نہ کرتے''.(۲)

دوسرے بیان میں فرماتے ہیں: ''وہ لوگ حیوانوں کی طرح وسط راہ میں ایک دوسرے پر حملہ کریں گے، اور آپس میں جنگ کریں گے، اس وقت ان میں سے کوئی ایک ماں، بہن، بیٹی کے ساتھ بیچ راہ میں سب کے سامنے تجاوز کریں گے، پھر انھیں دوسرے لوگوں کو تعدی و تجاوز کا موقع دیں گے، اور یکے بعد دیگر اس بد فعلی کا شکار ہوگا! لیکن کوئی اس بد کرداری کی ملامت نہیں کرے گا، اور اسے بدلنے کی کوشش نہیں کرے گا. ان میں سب سے بہتر وہی ہوگا جو کہے گا کہ اگر راستے سے ہٹ کر لوگوں کی نگاہوں سے بچ کر ایسا کرتے تو اچھا تھا''.(۳)

ج) بد اعمالیوں کا رواج

محمد بن مسلم کہتے ہیں: امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا: اے فرزند رسول خدا آپ کے قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کب ظہور کریں گے؟ تو امامؑ نے کہا! ''اس وقت جب مرد خود کو عورتوں کے

---

(۱) عقد الدرر، ص ۳۳۳؛ حاکم مستدرک، ج ۴، ص ۴۹۵.

(۲) المعجم الکبیر، ج ۹، ص ۱۱۹؛ فردوس الاخبار، ج ۵، ص ۹۱؛ مجمع الزوائد، ج ۷، ص ۲۱۷.

(۳) ابن طاؤس، ملاحم، ص ۱۰۱.

مشابہ اور عورتیں مردوں کے مشابہ بنالیں۔ اس وقت جب مرد مرد پہ اکتفاء کرے (یعنی لواط) اور عورتیں عورتوں پہ"۔(۱)

امام صادق علیہ السلام سے اسی مضمون کی ایک دوسری روایت بھی نقل ہوئی ہے۔(۲) اور ابو ہریرہ نے بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کی ہے۔ "اس وقت قیامت آئے گی جب مرد بد اعمالی پر ایک دوسرے پر سبقت حاصل کریں جیسا کہ عورتوں کے سلسلے میں بھی ایسا ہی کرتے ہیں"۔(۳)

اسی مضمون کی ایک دوسری روایت بھی ہے۔(۴)

د) اولاد کم ہونے کی آرزو

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "اس وقت قیامت آئے گی جب پانچ فرزند والے، چار فرزند اور چار فرزند والے، تین فرزند کی آرزو کرنے لگیں، تین والے دو کی اور دو والے، ایک اور

---

(۱) کمال الدین، ج ۱، ص ۳۳۱۔

(۲) مختصر اثبات الرجعہ، ص ۲۱۶؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۷۰؛ مستدرک الوسائل، ج ۱۲، ص ۳۳۵۔

(۳) فردوس الاخبار، ج ۵، ص ۳۲۶؛ کنز العمال، ج ۱۴، ص ۲۴۹۔

(۴) الف) عن الصادق علیہ السلام "اذا رایت الرجل یعیر علی اتیان النساء" کافی، ج ۸، ص ۳۹؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۵۷؛ بشارۃ الاسلام، ص ۱۳۳۔

ب) "اذا صار الغلام یعطی کما تعطی المراۃ ویعطی قفاہ لمن یعطی" کافی، ج ۸، ص ۳۸؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۵۷۔

ج) "یزف الرجل للرجال کما تزف المراۃ لزوجھا" بشارۃ الاسلام، ص ۷۶؛ الزام الناصب، ص ۱۲۱۔

د) قال الصادق علیہ السلام: "یتمشط الرجل کما تتمشط المراۃ لزوجھا، ویعطی الرجال الاموال علی فروجھم ویتنافس فی الرجل ویغار علیہ من الرجال، ویبذل فی سبیل النفس والمال" کافی، ج ۸، ص ۳۸؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۵۷۔

ھ) قال الصادق علیہ السلام: "تکون معیشۃ الرجل من دبرہ، ومعیشۃ المراۃ من فرجھا" کافی ج ۸، ص ۳۸۔

و) "قال الصادق علیہ السلام: "عندما یغار علی الغلام کما یغار علی الجاریۃ (الشابۃ) فی بیت اھلھا" بشارۃ الاسلام، ص ۳۶، ۷۶، ۱۳۳۔

ز) قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: "کانک بالدنیا لم تکن اذا ضیعت امتی الصلاۃ واتبعت الشھوات وغلت الاسعار وکثر اللواط" بشارۃ الاسلام، ص ۲۳؛ الزام الناصب، ص ۱۸۱۔

اور فرزند والا آرزو کرنے لگے کہ کاش صاحب فرزند نہ ہوتے''۔(۱)

دوسری روایت میں فرماتے ہیں: ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ تم لوگ کم فرزند والے سے رشک کرو گے جس طرح کہ آج اولاد و مال میں اضافہ کی آرزو کرتے ہو، حد یہ ہوگی کہ جب تم میں سے کوئی، اپنے بھائی کی قبر سے گذرے گا تو اس کی قبر پر لوٹنے لگے گا؛ جس طرح حیوانات اپنی چراگاہوں کی خاک پر لوٹتے ہیں۔ اور کہے گا: اے کاش اس کی جگہ میں ہوتا. اور یہ بات خداوند عالم کے دیدار کے شوق میں ہوگی اور نہ ہی ان نیک اعمال کی بنیاد پر ہوگی جو اس نے انجام دیئے ہیں؛ بلکہ اس مصیبت و بلاء کی وجہ سے ایسا کہے گا جو اس پر نازل ہو رہی ہوں گی''۔(۲)

نیز آنحضرت فرماتے ہیں: '' قیامت اس وقت آئے گی جب اولاد کم ہونے لگے گی''۔(۳) اس روایت میں ''الولد غیضا'' آیا ہے جس کے معنی بچوں کے ساقط کرنے اور حمل نہ ٹھہرنے کے معنی ہیں؛ لیکن کلمہ ''غیضا'' دوسری روایت میں؛ غم و اندوہ، زحمت و مشقت اور غضب کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

یعنی لوگ اس زمانے میں (Abortion) سقط اور افزائش فرزند اور ان کی زیادتی سے مانع ہوں گے یا فرزند کا وجود غم و اندوہ کا باعث ہوگا شاید اس کی علت اقتصادی مشکل ہو، یا بچوں میں بیماریوں کی وسعت اور آبادی کے کنٹرول کرنے کے لئے ذرائع ابلاغ و تبلیغ اثر انداز نہ ہوں یا کوئی اور وجہ۔

۵) بے سرپرست خانوادوں کی زیادتی

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: '' قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ مرد کم ہوں گے اور

(۱) فردوس الاخبار، ج ۵، ص ۴۲۷.

(۲) المعجم الکبیر، ج ۱۰، ص ۱۲.

(۳) الشیعہ والرجعہ، ج ۱، ص ۱۵۱؛ فردوس الاخبار، ج ۵، ص ۲۲۱؛ المعجم الکبیر، ج ۱۰، ص ۲۸۱؛ بحار الانوار، ج ۳۴، ص ۲۴۱.

عورتیں زیادہ ہوں گی. حد یہ ہے کہ ہر ۵۰/عورت پر ایک مرد سرپرست ہوگا". (۱)

شاید یہ حالت مردوں کے جانی نقصان سے ہو جو لگاتار اور طولانی جنگوں میں ہوا ہوگا۔

نیز آنحضرت فرماتے ہیں: "اس وقت قیامت آئے گی جب ایک مرد کے پیچھے تقریبا ۳۰/عورتیں لگ جائیں گی اور ہر ایک اس سے شادی کی درخواست کریں گی". (۲)

حضرت دوسری روایت میں فرماتے ہیں: "خداوند عالم اپنے دوستوں اور منتخب افراد کو دوسرے لوگوں سے جدا کردے گا تاکہ زمین منافقین و گمراہوں نیز ان کے فرزندوں سے پاک ہو جائے. ایسا زمانہ آئے گا کہ پچاس پچاس عورتیں ایک مرد سے کہیں گی اے بندۂ خدا یا تم مجھے خرید لو یا مجھے پناہ دو". (۳)

انس کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "قیامت اس وقت آئے گی جب مردوں کی کمی اور عورتوں کی زیادتی ہوگی۔ اگر کوئی عورت راستے میں کوئی جوتا، چپل دیکھے گی تو بے دریغ افسوس سے کہے گی: یہ فلاں مرد کی ہے؛ اس زمانہ میں، ہر ۵۰/عورت پر، ایک مرد سرپرست ہوگا". (۴)

انس کہتے ہیں کہ کیا تم نہیں چاہتے کہ جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث سنی ہے، بیان کروں؟ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "مردوں کا خاتمہ ہو جائے گا اور عورتیں باقی رہ جائیں گی". (۵)

---

(۱) طیالسی، مسند، ج ۸، ص ۲۲۶؛ احمد، مسند، ج ۳، ص ۱۲۰؛ ترمذی، سنن، ج ۴، ص ۴۹۱؛ ابو یعلی، مسند، ج ۵، ص ۲۷۳؛ حلیۃ الاولیاء، ج ۶، ص ۲۸۰؛ دلائل النبوۃ، ج ۶، ص ۵۴۳؛ الدر المنثور، ج ۶، ص ۵۰.

(۲) فردوس الاخبار، ج ۵، ص ۵۰۹.

(۳) مفید، امالی، ص ۱۴۴؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۵۰.

(۴) عقد الدرر، ص ۲۳۲؛ فردوس الاخبار، ج ۵، ص ۲۲۵.

(۵) احمد، مسند، ج ۳، ص ۳۷۷.

چوتھی فصل

ظہور سے پہلے امن وامان

الف)ہرج و مرج اور نا امنی

بڑی طاقتوں کی زیادتی وتجاوز کے سبب، چھوٹی چھوٹی حکومتوں اور ناتواں اقوام کے درمیان امنیت کا خاتمہ ہو جائے گا اس کے علاوہ آزادی وامنیت کا کوئی مفہوم نہیں رہ جائے گا۔

(SUPER POWER) سوپر پاور حکومتیں ناتواں ملتوں اور ضعیف اقوام پر اس درجہ دباؤ ڈالیں گی اور ملتوں کے حقوق سے اتنا تجاوز کریں گی کہ لوگوں کو سانس لینے کی بھی مہلت نہیں ملے گی۔

رسول خدا ﷺ اس زمانہ کی اس طرح تصویر کشی کرتے ہیں: ''عنقریب امتیں (دیگر آئین ومکاتب کے پیرو) تمہارے خلاف اقدام کریں گی؛ جس طرح بھوکے کھانے کے برتنوں پر حملہ بولتے'' (ٹوٹ پڑتے) ہیں ایک شخص نے کہا: کیا اس وجہ سے ایسا ہوگا کہ ہم اس وقت اقلیت میں ہوں گے، کہ ایسے حملہ کا نشانہ بنیں گے؟ رسول خدا ﷺ نے کہا: '' تمہاری تعداد اس وقت زیادہ ہوگی، لیکن خس وخاشاک کے مانند باڑھ میں سطح آب پر ہوگے. خداوند عالم تمہاری ہیبت و عظمت تمہارے دشمنوں کے دلوں سے نکال دے گا، اور تمہارے دلوں پر سستی چھا جائے گی'' کسی نے پوچھا: یارسول اللہ! یہ سستی کس وجہ سے ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ''دنیا کی محبت اور موت کو اچھا نہ سمجھنے سے'' (۱)

(۱) طیالسی، مسند، ص ۱۳۳؛ ابی داود، سنن، ج ۴، ص ۱۱۱؛ المعجم الکبیر، ج ۲، ص ۱۰۱.

یہ دو بری خصلتیں جسے رسول خدا ﷺ نے یاد دلائی ہیں، ملتوں کے آزادی حاصل کرنے اور اپنے اقدار کا دفاع کرنے سے مانع ہونے کے لئے کافی ہیں اور انھیں ذلت آمیز زندگی جو ہر شرائط کے ساتھ ہو مانوس کرے؛ ہر چند ایسا دین و اصول مکتب کے گنوا دینے سے ہو۔

رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں: ''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کا ظہور اس وقت ہوگا جب دنیا پر آشوب اور ھرج مرج سے بھر جائے گی۔(۱) ایک گروہ دوسرے گروہ کے خلاف یورش کرنے لگے گا، اور نہ بڑا چھوٹے پر اور نہ ہی قوی، ناتواں پر رحم کرے گا تو ایسے موقع پر خداوند عالم انھیں قیام کی اجازت دیگا''.(۲)

ب) راستوں کا غیر محفوظ ہونا

ہرج و مرج اور نا امنی کا دائرہ راستوں تک ہوگا بے رحمی وسیع ہو جائے گی اس وقت خداوند عالم حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کو بھیجے گا اور ان کے دست زبردست سے گمراہیوں کے باب کی فتح ہوگی۔

مہدی موعود (عجل اللہ تعالی فرجہ) تنہا کشادہ استوار قلعوں کی جانب توجہ نہیں دلائیں گے بلکہ حقائق و معنویت سے غافل دلوں کو کھول دیں گے اور حقائق کے قبول کرنے کے لئے آمادہ کر دیں گے۔

رسول خدا ﷺ اپنی بیٹی سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''اس خدا کی قسم جس نے مجھے مبعوث کیا ہے حقیقتاً اس امت کا مہدی حسینؑ کی نسل سے ہے، جب دنیا میں ھرج و مرج اور بے سروسامانی ہوگی۔ اور فتنے (یکے بعد دیگرے) آشکار ہوں گے راستے، سڑکیں نا امن ہو جائیں گی اور بعض کچھ لوگوں پر حملہ کریں گے؛ نہ بڑا چھوٹے پر رحم کرے گا اور نہ چھوٹا بڑے کا

(۱) بحار الانوار، ج ۳۶، ص ۳۳۵؛ ج ۵۲، ص ۳۸۰.

(۲) وہی، ج ۵۲، ص ۱۵۴.

احترام کرے گا: ایسے ہنگام میں خداوند عالم حسن و حسین علیہما السلام کی نسل سے ایک شخص کو مبعوث کرے گا گمراہی کے قلعوں کو درہم و برہم کردے اور اسے فتح کرے۔ اور ایسے دلوں کو جن پر جہالت ونادانی کا پردہ پڑا ہوا ہے اور حقائق کے درک سے عاجز ہیں بے نقاب کردیگا وہ آخر زمانہ میں قیام کریگا اسی طرح جیسے ہم نے اول میں قیام کیا ہے اور وہ دنیا کو عدل وانصاف سے بھردیگا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھرچکی ہوگی۔''(۱)

ج) خوفناک جرائم

ستمگروں اور جلادوں کے جرائم تاریخ میں نہایت خوفناک اور ڈراونے رہے ہیں۔ تاریخی صفحات جرائم وظلم واستبداد سے بھرے پڑے ہیں ظالم و جابر اور خون کے پیاسے حکام اقوام عالم کو محروم رکھے ہوئے ہیں، جس کے نمونے چنگیز، ہٹلر، اور آٹیلا ہیں۔

رہا سوال ان جرائم کا جو امام مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور سے قبل رونما ہوں گے، خطرناک ترین جرائم ہیں جس کا تصور کیا جا سکتا ہے. لکڑی کے دار پر چھوٹے چھوٹے بچوں کو پھانسی دینا، انھیں آگ میں جلانا، پانی میں ڈبونا، انسانوں کو فولادی ہتھیار آرہ سے ٹکڑے ٹکڑے کرنا، چکیوں میں پیس دینا وغیرہ۔

تاریخ کے تلخ حادثات، ہیں جو حکومت عدل جہانی کے قیام سے پہلے دفاع بشر کی دعویدار حکومتوں سے رونما ہوں گے. ایسی درندگی کے ظہور سے حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت کی قدر و قیمت کا اندازہ ہوجائے گا جس کے بارے میں روایات کہتی ہیں کہ محرومین کی پناہ ہوگی۔

---

(۱) عقد الدرر، ص۱۵۲؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۱۵۲؛ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۱۲۹؛ الاربعون حدیثا (ابونعیم) ذخائر العقبی ص ۱۳۵؛ ینابیع المودۃ ص ۴۳۶۔

حضرت علی (علیہ السلام) ایسے تلخ ایام کی منظر کشی یوں فرماتے ہیں: ''اس وقت سفیانی ایک پارٹی کو مامور کرے گا تا کہ وہ لوگ بچوں کو ایک جگہ جمع کریں؛ اس گھڑی انھیں جلانے کے لئے تیل کھولایا جائے گا؛ بچے کہیں گے: اگر ہمارے آباؤ اجداد نے تمہاری مخالفت کی ہے، تو میرا کیا گناہ ہے'' کہ ہم ضرور جلائے جائیں، پھر وہ ان بچوں کے درمیان حسن و حسین نامی بچوں کو باہر لا کر دار پر لٹکائے گا، اس کے بعد کوفہ کی سمت روانہ ہوگا اور وہی (پہلے کی وحشت ناک) حرکت وہاں کے بچوں کے ساتھ بھی انجام دے گا اور اسی نام کے دو بچوں کو مسجد کوفہ کے دروازہ پر دار پر لٹکائے گا۔ اور وہاں سے باہر نکل کر پھر ظلم و جنایت کرے گا، اور ہاتھ میں نیزہ لئے ہوئے حاملہ عورتوں کو قید کرے گا، اور انھیں اپنے کسی ایک چاہنے والے کے حوالے کر دے گا، اور اسے حکم دے گا کہ بیچ راستے میں اس کے ساتھ تجاوز (عصمت دری) کرو اور تجاوز کے بعد عورت کا پیٹ چاک کر کے بچے کو باہر نکال لے گا کوئی اس ہولناک حالت کو نہیں بدل سکتا''۔ (۵)

امام جعفر صادق علیہ السلام لوح کی خبر میں فرماتے ہیں: ''...خداوند عالم اپنی رحمت رسول خدا ﷺ کی بیٹی کے فرزند کے ذریعہ کامل کرے گا، وہی شخص جو موسیٰ علیہ السلام کا کمال، عیسیٰ (علیہ السلام) کی ہیبت، ایوب پیغمبر (علیہ السلام) کا صبر و استقامت رکھتا ہے ہمارے چاہنے والے، (ظہور سے قبل) خوار و ذلیل ہوں گے اور ان کے سر ترک و دیلم کے رہنے والوں کی مانند (ظالموں و حکام) کے لئے ھدیہ کئے جائیں گے، وہ قتل کئے جائیں گے، جلائے جائیں گے، اور ان پر خوف و ہراس طاری ہوگا، زمین ان کے خون سے رنگین ہو جائے گی، نالہ و فریاد عورتوں کے

....

(۵) عقد الدرر، ص ۹۳؛ الشیعہ والرجعہ، ج ۱، ص ۱۵۵۔

درمیان بڑھ جائے گی. وہ لوگ ہمارے سچے وواقعی دوست ہیں. وہ ان کے ذریعہ ہر اندھے وتاریک فتنے کا دفاع کریں گے زلزلے اور بے چینی کو برطرف کریں گے اور قید وبند کی زندگی سے انھیں آزاد کردیں گے. خداوند عالم کا ان پر درود ہو کہ وہ لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔"(۱)

ابن عباس کہتے ہیں: "سفیانی وفلانی خروج کرکے آپس میں جنگ کریں گے اس طرح سے کہ (سفیانی) عورتوں کے شکم چاک کرکے بچوں کو نکال لے گا اور بڑے دیگ میں جلا ڈالے گا". (۲)

ارطات کہتا ہے: سفیانی اپنے مخالف کو قتل کرے گا، آرہ سے اپنے مخالفین کو دو آدھا کردے گا انھیں دیگ میں ڈال کر نابود کردے گا اور یہ ظلم وستم ۶/ ماہ تک رہے گا۔ (۳)

د) زندوں کو موت کی آرزو

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، دنیا ختم نہیں ہونے پائے گی کہ وہ وقت آجائے گا کہ جب کوئی مرد قبرستان سے گذرے گا، تو خود کو قبر پر گرادے گا، اور کہے گا: کاش اس کی جگہ میں ہوتا، جب کہ اس کی مشکل قرض نہیں ہوگی، بلکہ زمانے کی مصیبت، ظلم وجور ہوگی". (۴)

روایت میں کلمہ "رجل" (رد) کے ذکر سے دو بات کا استفادہ ہوتا ہے: اول یہ کہ یہ مصیبت ومشکلات اور اس وقت موت کی آرزو کرنا، کسی گروہ، قوم اور طائفہ سے مخصوص نہیں ہے بلکہ سبھی اس ناگوار حادثات کا شکار ہوں گے۔

(۱) کمال الدین، ج ۱، ص ۳۱۱؛ ابن شہر آشوب، مناقب، ج ۴، ص ۲۹۷؛ اعلام الوری، ص ۴۲۱؛ اثبات الوصیہ، ص ۲۲۶.

(۲) ابن حماد، فتن، ص ۸۳؛ ابن طاؤس، ملاحم، ص ۵۱.

(۳) حاکم، مستدرک، ج ۴، ص ۵۲۰؛ الحاوی للفتاوی، ج ۲، ص ۶۵؛ منتخب کنزل العمال، ج ۶، ص ۳۱ (حاشیہ مسند احمد)؛ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۲۹۳.

(۴) احمد، مسند، ج ۲، ص ۲۳۶؛ مسلم، صحیح، ج ۴، ص ۲۲۳۱؛ المعجم الکبیر، ج ۹، ص ۲۱۰؛ مصابیح السنۃ، ج ۲، ص ۱۳۹؛ عقد الدرر، ص ۲۳۶.

دوم یہ کہ مرد کے ذریعہ تعبیر کرنا، اس بات کا پتہ دیتا ہے کہ اس وقت دباؤ و سختی زیادہ بڑھی ہوگی؛ اس لئے کہ مرد اکثر مشکلات و شدائد میں عورت سے زیادہ مقاومت کرتا ہے، اس بات سے کہ مردوں کو اس زمانے کی سختیاں نا قابل برداشت ہوں گی، استفادہ ہوتا ہے کہ مشکل بہت بڑی اور کمر شکن ہے۔

ابو حمزہ ثمالی کہتے ہیں کہ امام محمد باقر (علیہ السلام) نے فرمایا: اے ابو حمزہ حضرت قائمؑ (عجل اللہ تعالی فرجہ) اس وقت قیام کریں گے جب خوف و ہراس، مصیبتیں، اور فتنے معاشرہ میں حاکم ہوں گے۔ گرفتاری و بلا، لوگوں کے دامن گیر ہوگی، اور اس سے پہلے طاعون، کی بیماری پھیلی ہوگی عرب کے مابین شدید اختلاف و نزاع واقع ہوگا، اور لوگوں کے درمیان سخت اختلاف حاکم ہوگا، اور ایسا، دین اور اس کے آئین سے دوری کی بنیاد پر ہوگا۔ لوگوں کی حالت اس حد تک بدل جائے گی کہ ہر شخص شب و روز جو اس نے لوگوں کی درندگی اور ایک دوسرے کے حق سے تجاوز دیکھا ہے، مرنے کی آرزو کریگا۔ (۱)

حذیفہ صحابی، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''یقیناً تم پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ انسان اس وقت مرنے کی آرزو کرے گا؛ اور یہ آرزو فقر و تنگدستی کے سبب نہیں ہوگی''. (۲)

ابن عمر کہتے ہیں کہ یقیناً لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ مومن زمین کی مصیبت، اور شدتِ گرفتاری کی وجہ سے آرزو کرے گا کہ کاش میں اپنے خانوادہ (اہل و عیال) سمیت کشتی پر سوار ہوتا اور دریا میں غرق ہو جاتا۔ (۳)

....

(۱) نعمانی، غیبۃ، ص ۲۳۵؛ طوسی، غیبۃ، ص ۲۷۴؛ اعلام الوری، ص ۴۲۸؛ بحار الانوار، ج ۲، ۵، ص ۳۴۸؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۴۰؛ حلیۃ الابرار، ج ۲، ص ۶۳۲؛ بشارۃ الاسلام، ص ۸۲.

(۲) ابن ابی شیبہ، مصنف، ج ۱۵، ص ۹۱؛ مالک، موطا، ج ۱، ص ۲۴۱؛ مسلم، صحیح، ج ۸، ص ۱۸۲؛ احمد، مسند، ج ۲، ص ۲۳۶؛ بخاری، ج ۹، ص ۷۳؛ فردوس الاخبار، ج ۵، ص ۲۲۱.

(۳) عقد الدرر، ص ۳۳۲.

۵) مسلمانوں کا اسیر ہونا

حذیفہ بن یمانی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان مشکلات کے بیان کرتے ہوئے جن سے مسلمان دوچار ہوں گے فرمایا: دباؤ کی وجہ سے آزاد افراد کو فروخت کریں گے اور عورتیں و مرد غلامی کا اقرار کریں گے. مشرکین مسلمانوں کو اپنی مزدوری ونوکری کے لئے استعمال کریں گے اور انھیں شہروں میں فروخت کریں گے اور کوئی ہمدرد ودلگیر نہیں ہوگا، نہ مومن اور نہ بدکار و فاجر۔ اے حذیفہ! گرفتاری اس زمانے کے لوگوں پر قائم رہے گی، اور اس درجہ مایوس ہوں گے کہ ظہور کشائش (فرج) سے بدگمان ہوجائیں گے ،اس وقت خداوندعالم میری پاکیزہ عترت نیک فرزندوں میں سے جو عادل، مبارک اور پاکیزہ ہوگا، ایک شخص کو بھیجے گا وہ ذرا بھی چشم پوشی اور چھوٹ سے کام نہیں لے گا۔ خداوندعالم دین، قرآن، اسلام اوراس کے اہل کو اس کی مدد سے عزیز اور شرک کو ذلیل کرے گا، وہ ہمیشہ خدا سے ڈرتا ہے اور کبھی مجھ سے اپنی رشتہ پر ناز نہیں کرتا: پتھر کو پتھر پر نہیں رکھے گا اور کسی کو کوڑے نہیں مارے گا، سوائے یہ کہ حق ہو یا حد کا اجراء ہو خداوندعالم اس کے ذریعہ بدعتوں کا خاتمہ اور فتنوں کو نابود کردے گا اور حق کے دروازوں کو کھول دے گا نیز باطل کے دروازے بند کردے گا اور مسلمان اسیروں کو جہاں کہیں بھی ہوں گے ان کے وطن لوٹا دے گا"۔(۱)

و) زمین میں دھسنا

رسو خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "یقیناً اس امت پر وہ زمانہ آئے گا کہ دن کو رات بنادے گا، جب کہ ہر ایک دوسرے سے سوال کرے گا، آج رات زمین کس کو کھا گئی، جس طرح لوگ ایک دوسرے سے سوال کریں گے کہ فلاں خاندان وقبیلہ سے کون زندہ ہے کیا کوئی اس خاندان سے زندہ ہے؟"۔(۲)

---

(۱) ابن طاؤس، ملاحم، ص۱۳۲۔

(۲) المطالب العالیہ، ج۴، ص۳۴۸۔

شاید یہ کنایہ ہو آخر زمانہ کی کشت وکشتار اور جنگ وجدال سے کہ جدید و نئے اسلحوں کے استعمال سے ہر روز لوگوں کی خاصی تعداد ماری جائے گی اور شاید زمین گناہ کی زیادتی سے، اپنے رہنے والوں کو کھا جائے۔

ز) ناگھانی (اچانک) اموات کی زیادتی

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''قیامت کی ایک علامت فالج کی بیماری اور ناگہانی موت ہے''.(۱)

نیز فرماتے ہیں: ''قیامت اس وقت آئے گی جب سفید موت ہونے لگے لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! سفید موت کیا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا: ''ناگہانی موت'' (۲)

امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں ''حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور سے پہلے سرخ وسفید موت ہوگی... سفید موت، طاعون ہے''.(۳)

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ایسے زمانے میں قیام کریں گے کہ جب خوف وہراس کا غلبہ ہوگا اور اس سے پہلے طاعون کا مرض عام ہوگا''.(۴)

ح) دنیا والے نجات سے نا امید ہوں گے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''اے علی! حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) اس وقت ظہور کریں گے، جب شہر دگرگون ہو جائیں گے، اور خدا کے بندے ضعیف اور حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے فرج وظہور سے مایوس ہو چکے ہوں گے، ایسے وقت میں مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قائم میرے فرزندوں کی نسل سے ظاہر ہوں گے''.(۵)

---

(۱) شجری، امالی، ج۲، ص۲۷۷.

(۲) الفائق، ج۱، ص۱۴۱.

(۳) نعمانی، غیبۃ، ص۲۷۷؛ طوسی، غیبۃ، ص۲۶۷؛ اعلام الوری، ص۴۲۷؛ خرائج، ج۳، ص۱۵۲؛ عقد الدرر، ص۶۵؛ الفصول المہمہ، ص۳۰۱؛ الصراط المستقیم، ج۲، ص۲۴۹؛ بحار الانوار، ج۵۲، ص۲۱۱.

(۴) بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۴۸.

(۵) ینابیع المودۃ، ص۴۴۰؛ احقاق الحق، ج۱۳، ص۱۲۵.

ابو حمزہ ثمالی کہتے ہیں امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا: ''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کا قیام اس وقت ہوگا جب لوگ اپنے کاموں میں کشادگی اور حضرت کے فرج سے مایوس ہو چکے ہوں گے''.(۱)

حضرت علی علیہ السلام اس سلسلے میں فرماتے ہیں: ''یقیناً میرے اہل بیتؑ سے ایک شخص میرا جانشین ہوگا، اور ایسا اس وقت ہوگا جب زمانہ مصیبتوں اور سختیوں کا شکار ہوگا؛ اس وقت جب کہ مصیبتیں سخت وشوار اور امیدیں منقطع ہوں گی''.(۲)

ط) مدد گاروں کا فقدان

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''اس امت پر اس قدر بلائیں نازل ہوں گی کہ انسان کو ظلم سے بچنے کے لئے کوئی پناہ نہیں ملے گی''.(۳)

نیز فرماتے ہیں: آخر زمانہ میں ہماری امت پر ان کی حکومتوں کی جانب سے مصیبتیں نازل ہوں گی اس طرح سے کہ مومن کو ظلم سے نجات کے لئے کوئی ٹھکانہ نہ ہوگا''.(۴)

دوسری روایت میں فرماتے ہیں: ''تمہیں مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) فرزند فاطمہ (س) کی خوشخبری ہے کہ آپ مغرب سے ظاہر ہوں گے اور زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے'' کہا گیا: یارسول اللہ! (یہ ظہور) کس وقت ہوگا؟ تو حضرت نے فرمایا: ''ایسا اس وقت ہوگا جب قاضی رشوت لینے لگیں اور لوگ فاجر ہو جائیں'' عرض کیا گیا: مہدی کس طرح ہوں گے؟ تو آپ نے فرمایا: اپنے

---

(۱) بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۲۸.

(۲) ابن المنادی، ملاحم، ص ۶۲؛ ابن ابی الحدید، شرح نہج البلاغہ، ج ۱، ص ۲۷۶؛ المسترشد، ص ۷۵؛ مفید، ارشاد، ص ۱۲۸؛ کنزل العمال، ج ۱۴، ص ۵۹۲؛ غایۃ المرام، ص ۲۰۸، بحار الانوار، ج ۲۳، ص ۹؛ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۳۱۴؛ منتخب کنزل العمال، ج ۶، ص ۳۵.

(۳) شافعی، بیان، ص ۱۰۸.

(۴) عقد الدرر، ص ۴۳.

اہل وعیال اور خاندان سے علیحدگی اختیار کریں گے نیز وطن سے دور عالم مسافرت میں زندگی گذاریں گے"۔(۱)

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: تم لوگ جس کے انتظار میں ہو اسے دیکھ نہیں پاؤ گے مگر اس وقت کہ جب تم بکریوں کی طرح جو درندوں کے چنگل میں پھنس گئی اور سے کوئی چارہ جوئی کا راستہ نہ مل رہا ہو اس وقت تجاوز وتعدی سے محفوظ رہنے کا کوئی ٹھکانا نہ پاؤ گے اور نہ ہی کوئی ایسی بلند جگہ کہ اس پر چڑھ کر اپنا بچاؤ کرسکو۔(۲)

ی) جنگ، قتل، اور فتنے

روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے قیام سے پہلے سارے عالم میں قتل وخون ہوگا۔بعض روایتیں فتنے کے بارے میں گفتگو کرتی ہیں، کچھ روایتیں پے در پے جنگ کی خبر دیتی ہیں، کچھ روایتیں انسان کے قتل اور جنگ اور طاعون، سے پیدا شدہ بیماریوں کی خبر دیتی ہیں۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "میرے بعد تمہیں چار فتنوں کا سامنا ہوگا: پہلے فتنے میں، خون مباح سمجھا جائے گا اور قتل کی زیادتی ہوگی۔دوسرے فتنے میں، خون اور مال حلال سمجھا جائے گا، اور قتل وغارت گری کا بازار گرم ہوگا۔تیسرے فتنے، میں لوگوں کے خون واموال اور عزتیں مباح سمجھی جائیں گی اور قتل وغارت گری کے علاوہ انسان کی ناموس بھی محفوظ نہیں رہے گی۔چوتھے فتنے میں، اندھیرے کا راج ہوگا، اور ایسا سخت زمانہ آئے گا جیسے دریا میں کشتی تلاطم واضطراب کا شکار ہو۔جس کی وجہ سے کسی کو پناہ گاہ نصیب نہیں ہوگی۔شام سے فتنے اٹھیں گے اور عراق پر محیط

(۱) احقاق الحق، ج۱۹،ص۶۷۹.

(۲) کافی، ج۸،ص۲۱۳؛ بحار الانوار، ج۵۲،ص۲۴۶.

ہو جائیں گے اور جزیرہ حجاز کا اس میں ہاتھ خون آلود ہوگا، مصیبتیں لوگوں کو ہلا کے رکھ دیں گی، اور ایسا ہو جائے گا کہ کسی کو چوں وچرا کی گنجائش نہیں رہ جائے گی، اور اگر کسی طرف سے فتنے کی آگ خاموش بھی ہوگی تو دوسری طرف سے بھڑک جائے گی''۔(۱)

دوسری حدیث میں فرماتے ہیں: ''میرے بعد ایسے ایسے فتنے اٹھیں گے کہ انسان کو اس سے راہ نجات نہیں ملے گی، اس میں جنگ، فرار اور آوارگی ہوگی، اس کے بعد ایسے فتنے اٹھیں گے کہ ہر فتنہ پہلے فتنہ سے سخت تر ہوگا، ابھی ایک فتنہ خاموش نہیں ہونے پائے گا کہ دوسرا فتنہ اٹھ کھڑا ہوگا۔ حد یہ ہوگی کہ عرب کا کوئی گھر اس فتنے کی آگ سے محفوظ نہیں رہ پائے گا۔ اور کوئی مسلمان ایسا نہیں ہوگا جو اس فتنے سے امان میں ہو اس وقت میرے خاندان سے ایک شخص ظہور کرے گا''۔(۲)

نیز فرماتے ہیں: ''عنقریب میرے بعد ایسے ایسے فتنے اٹھیں گے کہ اگر ایک طرف سے امن ہوگا تو دوسری طرف سے ناامنی کی آواز آئے گی، یہاں تک کہ آسمان سے منادی ندا کرے گا: تمہارا امیر وسردار مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ہے''۔(۳)

ان روایات میں ان فتنوں سے متعلق گفتگو ہے جو حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور سے پہلے رونما ہوں گے، لیکن دوسری روایتوں میں ان خانہ سوز جنگوں کا تذکرہ ہے جسے ابھی بیان کروں گا۔

عمار یاسر فرماتے ہیں: تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیتؑ کی دعوت آخر زمانہ میں یہ ہے کہ جب تک ہمارے اہل بیت سے اپنے رہبر کو نہ دیکھ لو ہر طرح کی نزاع سے پرہیز کرو۔

....

(۱) ابن طاؤس، ملاحم، ص ۴۱؛ کمال الدین، ج ۲، ص ۳۷۱.

(۲) عقد الدرر، ص ۵۰.

(۳) احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۲۹۵؛ احمد، مسند، ج ۲، ص ۳۷۱.

اس وقت ترک، رومیوں کی مخالفت کریں گے، اور زمین پر جنگ چھڑ جائے گی". (۱)

کچھ روایتیں، ظہور مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) سے پہلے قتل و کشتار کی خبر دیتی ہیں، ان میں سے بعض روایات میں صرف کشتار کا تذکرہ ہے، اور بعض قتل و غارت گری کے عالمگیر ہونے کی خبر دیتی ہیں۔

اس سلسلے میں امام رضا (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور سے پہلے پے در پے اور بدون وقفہ قتل ہوں گے". (۲)

ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ شہر مدینہ میں اس درجہ قتل و غارت گری ہوگی کہ اس میں "احجار الزیت" (۳) نامی علاقہ درہم و برہم ہو جائے گا اور "حرہ" (۴) کا حادثہ اس کے سامنے ایک تازیانہ کی چوٹ سے زیادہ نہیں سمجھا جائے گا؛ اس وقت کشتار کے بعد تقریباً دو فرسخ مدینہ سے دور، حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی بیعت کی جائے گی۔ (۵)

ابو قبیل کہتا ہے کہ بنی ہاشم کا ایک شخص سربراہ حکومت ہوگا، اور صرف بنی امیہ کا قتل عام کرے گا؛ اس طرح سے کہ معدود چند کے سوا، کوئی باقی نہیں بچے گا۔ اس کے بعد بنی امیہ کا ایک شخص خروج کرے گا اور ہر فرد کے مقابل، دو آدمی کو قتل کرے گا؛ اس طرح سے کہ عورتوں کے علاوہ کوئی باقی نہیں بچے گا۔ (۶)

....

(۱) طوسی، غیبۃ، چاپ جدید، ص ۴۴۱؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۱۲.

(۲) قرب الاسناد، ص ۱۷۰؛ نعمانی، غیبۃ، ص ۲۷۱.

(۳) مدینہ شہر میں ایک محلہ ہے جو نماز استسقاء پڑھنے کی جگہ ہے. معجم البلدان، ج ۱، ص ۱۰۹.

(۴) امام حسین کی شہادت اور مدینہ والوں کے یزید کے خلاف قیام کے بعد مدینے کے لوگ یزیدی حکم سے قتل عام ہوئے اور اس واقعہ میں دس ہزار سے زیادہ افراد مارے گئے یہ جگہ وہی (حرۃ واقم) ہے معجم البلدان، ج ۲، ص ۲۴۹.

(۵) ابن طاؤس، ملاحم، ص ۵۸.

(۶) وہی ص ۵۹.

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرح فرماتے ہیں: ''قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، دنیا کا خاتمہ اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک وہ زمانہ نہ آجائے جس میں قاتل کو اپنے قتل کرنے کی اور مقتول کے قتل ہونے کی علت معلوم نہ ہو جائے۔ اور ھرج ومرج (اضطراب و بے چینی) سارے عالم پر محیط ہوگا ایسے وقت میں، قاتل ومقتول دونوں ہی جہنم میں جائیں گے''.(۱)

حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''ظہور سے پہلے دنیا دو طرح کی موت سے دو چار ہوگی: سفید و سرخ۔ سرخ موت تلوار (اسلحوں) سے ہوگی اور سفید موت طاعون کے ذریعہ''.(۲)

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: '' قائم آل محمد (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے لئے دو غیبتیں ہیں اس میں سے ایک دوسری سے دراز مدت ہے، اس وقت لوگوں کو موت وقتل کا سامنا ہوگا'' (۳)

جابر کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر (علیہ السلام) سے سوال کیا کہ کس وقت یہ بات (قیام مہدی عج) وقوع پذیر ہوگی؟ (۴) امام (علیہ السلام) نے جواب میں کہا: کیسے اس کا تحقق ہو جب کہ ابھی ''حیرہ'' اور کوفہ کے درمیان کشتوں کی تعداد زیادہ نہیں ہوئی ہے۔ (۵)

---

(۱) فردوس الاخبار، ج ۵، ص ۹۱.

(۲) نعمانی، غیبۃ، ص ۲۷۷؛ مفید، ارشاد، ص ۳۵۹؛ طوسی، غیبۃ، ص ۲۶۷؛ صراط المستقیم، ج ۲، ص ۲۴۹؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۱۱.

(۳) نعمانی، غیبۃ، ص ۱۷۳؛ دلائل الامامہ، ص ۲۹۳؛ تقریب المعارف، ص ۱۸۷؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۱۵۶.

(۴) (کوفہ سے (۶ کیلومیٹر) دور ایک شہر ہے؛ معجم البلدان، ج ۲، ص ۳۲۸.

(۵) طوسی، غیبۃ، چاپ جدید، ص ۴۴۶؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۷۲۸؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۰۹.

امام صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور سے پہلے دو طرح کی موت آئے گی سرخ اور سفید، اور اس درجہ انسان قتل کیے جائیں گے کہ ہر ۷/ آدمی میں دو آدمی باقی بچیں گے''. (۱)

حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) اس وقت ظہور کریں گے جب ایک تہائی انسان قتل کردئے جائیں گے، اور ایک تہائی مر جائیں اور ایک تہائی باقی بچیں گے''. (۲)

حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) سے پوچھا گیا: ''آیا حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور کی کوئی علامت و پہچان بھی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ''دردناک قتل، اچانک موت، اور دہشت آمیز طاعون''. (۳)

کتاب ارشاد قلوب کی نقل کے مطابق۔ (۴) ''قتل ذریع''یعنی اچانک و عالمگیر۔

اور کتاب مدینۃ المعاجز کے (۵) مطابق۔ ''قتل رضیع''یعنی لئیم و پست۔

اور حلیۃ الابرار کے مطابق۔ (۶) ''قتل فضیع''یعنی ناگوار۔

روایت کے معنی یہ ہیں'' ہاں، حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور کی علامتیں ہیں، من جملہ عالمگیر، ناگوار، پست قتل، اچانک موتیں پے در پے اور، طاعون کا رواج''.

---

(۱) کمال الدین، ج ۲، ص ۶۲۵؛ العدد القویہ، ص ۶۶؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۰۷.

(۲) ابن طاؤس، ملاحم، ص ۵۸؛ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۲۹.

(۳) حصینی، ہدایہ، ص ۳۱.

(۴) ارشاد القلوب، ص ۲۸۶.

(۵) مدینۃ المعاجز، ص ۱۳۳.

(۶) حلیۃ الابرار، ص ۷۰۱.

محمد بن مسلم کہتے ہیں: امام صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: ''امام زمانہ (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) اس وقت ظہور کریں گے جب دو تہائی آبادی ختم ہو جائے گی'' کہا گیا: کہ اگر دو تہائی قتل ہو جائیں گے تو پھر کتنی تعداد باقی بچے گی؟ تو آپ نے فرمایا: کیا تم راضی نہیں ہو (اور دوست نہیں رکھتے) کہ ایک تہائی باقی رہنے والوں میں تم ایک رہو۔(۱)

امام صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ظہور اس وقت ہوگا جب (۹/۱۰) آبادی ختم ہو جائے گی۔(۲)

حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''...اس زمانے میں ایک تہائی کے علاوہ کوئی باقی نہیں بچے گا''.(۳)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''ہر دس ہزار کی تعداد میں نو ہزار نو سو افراد قتل ہو جائیں گے جز معدود چند افراد کے''.(۴)

ابن سیرین کہتے ہیں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) اس وقت ظہور کریں گے جب ہر نو آدمی پر مشتمل جماعت کے سات آدمی قتل ہو جائیں۔(۵)

....

(۱) طوسی، غیبۃ، چاپ جدید، ص۳۳۹؛ کمال الدین، ج۲، ص۶۵۵؛ اثبات الہداۃ، ج۳، ص۵۱۰؛ بحار الانوار، ج۵۲، ص۲۰۷؛ الزام الناصب، ج۲، ص۱۳۶؛ ابن حماد، فتن، ص۹۱؛ کنز العمال، ج۱۴، ص۵۸۷؛ متقی ہندی، برہان، ص۱۱۱.

(۲) الزام الناصب، ج۲، ص۱۳۶، ۱۸۷؛ عقد الدرر، ص۵۴، ۵۹، ۶۳، ۶۵، ۲۳۷؛ نعمانی، غیبۃ، ص۲۷۴؛ بحار الانوار، ج۵۲، ص۲۳۲.

(۳) حصینی، ہدایہ، ص۳۱؛ ارشاد القلوب، ص۲۸۶.

(۴) مجمع الزوائد، ج۵، ص۱۸۸.

(۵) ابن طاؤس، ملاحم، ص۷۸.

محترم قارئین! مذکورہ تمام روایات سے مندرجہ ذیل نکات نکلتے ہیں:

ا۔حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) کے ظہور سے پہلے کشت و کشتار ہوگی، اور اکثر انسان قتل ہو جائیں گے، اور جو لوگ بچ جائیں گے ان کی تعداد مقتولین سے کم ہوگی۔

۲۔کچھ افراد جنگ کی وجہ سے قتل ہوں گے، اور کچھ لوگ سرایت کرنے والی بیماری کی وجہ سے، (جو احتمال قوی) کی بناء پر لاشوں کی وجہ سے پیدا ہوئی ہوگی۔اسی طرح احتمال ہے کہ کیمیائی اسلحوں اور خطرناک اور مہلک ہتھیاروں کی وجہ سے بیماری وجود میں آئے گی، اور لوگ جان بحق ہوں گے۔

۳۔اس اقلیت کے درمیان امام کے چاہنے والے شیعہ ہوں گے: اس لئے کہ وہی لوگ ہیں جو امام کی بیعت کریں گے. نیز امام صادق (علیہ السلام) کی حدیث میں آیا ہے کہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ اس باقی رہنے والی ایک سوم آبادی میں تم رہو۔؟

پانچویں فصل

دنیا کی اقتصادی حالت ظہور کے وقت

اس فصل کی روایتوں سے استفادہ ہوتا ہے، کہ فساد وتباہی کے پھیلاؤ اور عطوفت صلۂ رحمی کے ختم ہو جانے اور جنگ وغیرہ سے دنیا اقتصادی اعتبار سے انحطاطی کیفیت سے دوچار ہوگی؛ اس طرح سے کہ آسمان بھی ان پر رحم نہیں کرے گا، اور بارش کا نزول جو کہ رحمت الٰہی ہے غضب میں تبدیل ہو جائے گا، اور ایک تباہ کن حالت ہوگی۔

ہاں، آخر زمانہ میں بارش کم ہوگی، یا پھر بے موسم ہوگی جو کھیتیوں کی نابودی کا سبب قرار پائے گی، چھوٹے چھوٹے دریا اور جھیلیں خشک ہو جائیں گی، اور کھیتیاں سودمند ثابت نہیں ہوں گی، اور تجارت کی آب وتاب ختم اور بھوک مری عام ہو جائے گی، اس درجہ کہ لوگ پیٹ بھرنے کے لئے اپنی عورتوں اور لڑکیوں کو بازار میں لے آئیں گے، اور انھیں تھوڑی سی غذا کے بدلے بدل ڈالیں گے۔

الف) بارش کی کمی اور بے موقع بارش

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''لوگوں پر ایک ایسا وقت آنے والا ہے کہ خداوند عالم بارش سے انھیں محروم کردے گا۔ اور بارش نہیں ہوگی اور اگر ہوگی تو بے موسم ہوگی''۔(۱)

حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''گرمی کے موسم میں بارش ہوگی''۔(۲)

---

(۱) جامع الاخبار، ص۱۵۰؛ مستدرک الوسائل، ج۱۱، ص۳۷۵۔

(۲) روضۃ الانوار، ص۱۵۰؛ الشیعۃ والرجعۃ، ج۱، ص۱۵۱؛ کنزل العمال، ج۱۴، ص۲۴۱۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور سے پہلے ایک سال ایسا ہوگا کہ خوب بارش ہوگی جس سے میوہ خراب اور کھجوریں درخت پر ہی فاسد ہو جائیں گی لہذا اس وقت شک وشبہ میں مبتلا نہ ہونا''.(۱)

حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''بارش اتنی کم ہوگی کہ نہ زمین پودا اگا سکے گی اور نہ ہی آسمان سے بارش ہوگی ایسے موقع پر حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے''.(۲)

عطا بن یسار کہتے ہیں: ''روز قیامت کی نشانیوں میں ایک۔ یہ ہے کہ بارش تو ہوگی لیکن زراعت نہیں ہو پائے گی''.

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: ''جس وقت حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) اور ان کے اصحاب قیام کریں گے تو پانی زمین پر نایاب ہو جائے گا، مومنین خداوند عالم سے گریہ وزاری، نالہ وفریاد کے ذریعہ بارش کی درخواست کریں گے، تا کہ خداوند عالم پانی برسائے اور لوگ سیراب ہوں''.(۳)

ب) چھوٹی چھوٹی (ندیوں، جھیلوں کا خشک ہونا)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''مصر کے شہر: دریائے نیل کے خشک ہو جانے کی وجہ سے تباہ ہو جائیں گے''.(۴)

ارطات کہتے ہیں: ''اس وقت، دریائے فرات، نہریں، اور چشمے خشک ہو جائیں گے''(۵)

---

(۱) شیخ مفید، ارشاد، ص ۳۶۱؛ شیخ طوسی، غیبۃ، ص ۲۷۲؛ اعلام الوری، ص ۴۲۸؛ خرائج ج ۳، ص ۱۱۶۳؛ ابن طاؤس، ملاحم، ص ۱۲۵؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۱۴.

(۲) ابن طاؤس، ملاحم، ص ۱۳۴.

(۳) عبد الرزاق، مصنف، ج ۳، ص ۱۵۵.

(۴) دلائل الامامہ، ص ۲۴۵.

(۵) بشارۃ الاسلام، ص ۲۸.

نیز روایت میں آیا ہے "طبرستان کے چھوٹے چھوٹے دریا خشک ہو جائیں گے، کھجور کے درخت بارآور نہیں ہوں گے اور "زغر" (جو شام میں واقع ہے) چشمہ کا پانی زمین کی تہہ میں چلا جائے گا"۔(۱)

اسی طرح ایک دوسری روایت میں آیا ہے: نہریں خشک ہو جائیں گی، اور مہنگائی اور خشک سالی تین سال تک برقرار رہے گی۔(۲)

ج) قحط، فقر و کساد بازاری

ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا: قیامت کب آئے گی؟ آپ نے کہا: جس سے سوال کیا گیا ہے وہ (رسولخدا) سوال کرنے والے سے زیادہ باخبر نہیں ہے، مگر قیامت کی نشانیاں ہیں: ان میں سے ایک تقارب بازاری ہے، سوال کیا گیا: تقارب بازار کیا ہے؟ تو آپ نے جواب دیا مندا بازاری و بارش کا نہ ہونا کہ جس میں گھاس و محصول اپج نہ سکے"۔(۳)

حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) نے ابن عباس سے کہا: "تجارت و معاملات زیادہ ہوں گے، لیکن لوگوں کو اس سے فائدہ کم نصیب ہوگا۔ اس کے بعد شدید قحط پڑے گا"۔(۴)

محمد بن مسلم کہتے ہیں: میں نے امام جعفر صادق (علیہ السلام) کو کہتے سنا: "حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور سے قبل خداوند عالم کی جانب سے مومنین کے لئے علامتیں ہیں"۔ میں نے کہا خدا مجھے آپ کا فدیہ قرار دے؛ وہ علامتیں کیا ہیں؟

آپ نے جواب دیا "وہ خداوند عالم کے قول کے مطابق ہیں۔

﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ والجوعِ و نقصٍ من الاموال و الانفس

---

(۱) ابن حماد، فتن، ص ۱۴۸۔

(۲) بشارۃ الاسلام، ص ۱۹۱؛ الزام الناصب، ص ۱۶۱۔

(۳) بشارۃ الاسلام، ص ۹۸۔

(۴) الترغیب والترہیب، ج ۳، ص ۴۴۴۔

والثمراتِ وبَشّر الصابرين﴾؛(۱)

تمہیں (مومنین) حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور سے قبل خوف، بھوک، جان و مال، اور میووں کی کمی سے آزمائیں گے لہذا صبر کرنے والوں کو مژدہ سناؤ"۔

اس وقت فرمایا: خداوند عالم مؤمنین کو بنی فلاں کے بادشاہوں کے خوف سے ان کے اختتامی حکومت کے زمانے میں آزمائے گا۔

گرسنگی سے مراد، قیمت کی گرانی ہے اور"کمی دارایھا" سے مراد (Income) آمدنی کی کمی اور مندا بازاری ہے۔نقصان جان سے مراد، موتوں کی زیادتی اور اس کا پے در پے واقع ہونا ہے اور میووں کی کمی سے مراد، کاشت کی منفعت میں کمی ہے۔لہذا صبر کرنے والوں کو حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور کا اس وقت مژدہ سناؤ"۔(۲)

کتاب"اعلام الوریٰ" کی نقل کے مطابق "قلة المعاملات" سے مراد کساد بازاری، اور عدل وانصاف کی کمی کے معنی میں ہے۔(۳)

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں:"...جب سفیانی خروج کرے گا، تو اشیاء خورد ونوش میں کمی آچکی ہوگی، لوگوں کو قحط کا سامنا ہوگا بارش کم ہوگی"۔(۴)

ابن مسعود کہتا ہے: جب تجارتیں ختم ہو جائیں گی، اور راستے خراب ہو جائیں گے، تو حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور فرمائیں گے۔(۵)

---

(۱) ابن طاؤس، ملاحم، ص۱۳۵.

(۲) سورہ بقرہ، آیت ۱۵۵.

(۳) کمال الدین، ج۲، ص۶۵۰؛ نعمانی، غیبۃ، ص۲۵۰؛ مفید، ارشاد، ص۳۶۱؛ اعلام الوریٰ، ص۴۶۵؛ عیاشی، تفسیر، ج۱، ص۶۸.

(۴) اعلام الوریٰ، ص۴۵۶.

(۵) ابن طاؤس، ملاحم، ص۱۳۳.

شاید مندہ بازاری کی وجہ صنعتی و پیداوار مراکز کی ویرانی اور انسانی طاقتوں کی کمی، خرید نے کی طاقت کا نہ ہونا، قحط اور راستوں کا غیر محفوظ ہونا وغیرہ ہے۔

مسند احمد بن حنبل میں مذکور ہے: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور سے قبل لوگ تین سال تک شدید خشک سالی میں مبتلا ہوں گے۔ (۱)

ابو ہریرہ کہتے ہیں: اس شر سے جو اُن سے نزدیک ہو رہا ہے عرب پر وائے ہو؛ سخت بھوک مری کا سامنا ہوگا، مائیں اپنے بچوں کی بھوک کی وجہ سے، گریہ وزاری کریں گی۔ (۲)

د) غذا کے بدلے عورتوں کا تبادلہ

ظہور سے پہلے قحط اور بھوک مری کا حادثہ اس درجہ دردناک ہوگا کہ کچھ لوگ اپنی لڑکیوں کا معمولی غذا کے عوض معاملہ کرنے پر مجبور ہوں گے۔

ابو محمد، مغربی شخص سے روایت کرتے ہیں: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اس وقت ظہور کریں گے کہ انسان (فقر فاقہ کی شدت اور بھوک مری سے) اپنی خوبصورت کنیزوں اور لڑکیوں کو بازار میں لائے گا، اور کہے گا: کون ہے جو مجھ سے اس لڑکی کو خرید لے اور اس کے بدلے خوراک دیدے؟ ایسے شرائط میں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے۔ (۳)

---

(۱) التناوی الحدیثیہ، ص ۳۰؛ متقی ہندی، برہان، ص ۱۳۲؛ عقد الدرر، ص ۱۳۲.

(۲) ابن ماجہ، سنن، ج ۲، ص ۱۳۶۳

(۳) کنز العمال، ج ۱۱، ص ۲۲۹.

چھٹی فصل

امید کے دریچے

گذشتہ بحثوں میں روایات کے سہارے امام عصر (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور سے قبل، دنیا کے حالات سے آگاہ ہوئے۔ اگر چہ ان روایات میں بے سر و سامانی اور اس درجہ مشکلات کا تذکرہ ہے کہ انسان مایوس و ناامید ہو جائے۔ لیکن دیگر روایات میں شیعوں اور مؤمنین کے لئے امید کی جھلکیں اور روشن مستقبل کی طرف اشارہ ہے۔

بعض روایات تو بس ان مومنین کے بارے میں ہیں کہ کبھی زمین ان سے خالی نہیں رہے گی، اور وہ لوگ ظہور سے قبل کے سخت ترین شرائط کے باوجود عالم میں پائے جائیں گے۔

کچھ روایتیں دوران غیبت علماء اور اسلامی دانشوروں کے کردار کی جانب اشارہ کرتی ہیں خواہ کتنا ہی معاشرہ کی بدحالی کا باعث ہوں انھیں محافظ دین کے عنوان سے متعارف کراتی ہیں۔

معصومین (علیہم السلام) کی بعض تقریروں میں ظہور سے قبل شہر قم کے کردار کا تذکرہ ہے۔

روایتیں ظہور سے قبل و بعد ایرانیوں کی فعالیت و کارکردگی کی خبر دیتی ہیں۔

الف) حقیقی مومنین

کبھی ایسی روایتوں سے بھی سابقہ ہوتا ہے جو کسی کے جواب میں بیان کی گئی ہیں، جن سے گمان ہوتا ہے کہ ایک زمانہ آئے گا جو مومن انسان کے وجود سے خالی ہوگا۔ امام (عجل اللہ تعالی فرجہ) نے اس گمان کی نفی کی اور ہر زمانہ میں مومنین کے وجود کی خبر دی۔

زرارہ کہتے ہیں: کہ میں نے امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے عرض کیا: میں ڈرتا ہوں کہ

مومنین میں نہ رہوں امام نے کہا: ''کیوں ایسا سوچ رہے ہو؟''میں نے کہا: اس لئے کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے درمیان کوئی ایسا نہیں ہے جو اپنے بھائی کو درہم و دینار پر مقدم کرے؛ لیکن یہ ضرور دیکھ رہا ہوں کہ درھم و دینار کو برادر دینی (جسے ولایت علی علیہ السلام نے ہم سب کو ایک جگہ جمع کیا ہے) پر ترجیح دیتا ہے، امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے کہا: ایسا نہیں ہے جیسا تم کہہ رہے ہو تم لوگ صاحبان ایمان ہو لیکن تمہارا ایمان حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور کے وقت کامل ہوگا، اس وقت خداوند عالم تمہاری عقلوں کو کامل کرے گا، اور تم لوگ مکمل مومن بن جاؤ گے۔

اس خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، سارے جہان میں، ایسے انسان پائے جاتے ہیں جن کی نگاہ میں ساری دنیا مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہے''۔(۱)

ب) شیعہ علماء و دانشوروں کا کردار

ہر زمانے میں جہالت وظلمت نے اپنا سایہ انسانی سماج پر ڈال رکھا ہے یہ علماء و دانشور افراد ہیں جنھوں نے ہمیشہ جہل و نادانی کو دور کرنے کی ذمہ داری لے رکھی ہے، اور اپنی سالم فکر سے انھیں دور کرتے رہتے ہیں لوگوں کے درمیان فساد و تباہی کو بحسن وخوبی ختم کرتے ہیں روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آخر زمانہ میں علماء اس ذمہ داری کو بخوبی انجام دیں گے۔

امام ہادی (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''اگر قائم آل محمد کی غیبت کے زمانے میں علماء و دانشور نہ ہوتے اور لوگوں کو ان کی طرف ہدایت ورہنمائی نہ کرتے اور حجت الٰہی کے ذریعہ دین کا دفاع نہ کرتے اور ضعیف شیعوں کو شیطانی جالوں اور ان کے بہی خواہوں سے نجات نہیں دیتے، اور ناصبی (دشمن اہل بیت) کے شر سے محفوظ نہ رکھتے تو کوئی اپنے دین پر ثابت نہ رہتا، اور سب مرتد ہوجاتے؛ لیکن وہ لوگ جو شیعوں کے ضعیف دلوں کی رہبری اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے حفاظت

(۱) بحار الانوار، ج ۶۷، ص ۳۵۱.

کرتے ہیں؛ جس طرح کشتی کا ناخدا کشتی پر سوار افراد اور کشتی کے قانون کی حفاظت کرتا ہے۔لہذا، وہ خداوند عالم کے نزدیک، بلندترین انسان ہیں"۔(۱)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر صدی میں دین کو زندہ کرنے والوں کے بارے میں فرماتے ہیں:

"خداوند بزرگ و برتر امت اسلام کے لئے ہر صدی کے آغاز میں ایک شخص کو مبعوث کرتا ہے تا کہ وہ دین کو زندہ رکھے"۔(۲)

خصوصاً یہ دو روایتیں اور اس طرح کی دیگر روایات، علماء کے کردار کو غیبت کے زمانہ میں با صراحت بیان کرتی ہیں ۔اور شیطانی مکر و فریب کی نابودی، اور دین کو حیات نو ملنا دانشوروں کا صدقہ سمجھتی ہیں۔

البتہ اس مطلب کا اثبات اس زمانے میں دلیل و برہان کا طالب نہیں ہے اس لئے کہ امام خمینیؒ کا کردار دشمنوں کی ناپاک سازشوں کے بےکار بنانے میں جنھوں نے اس دور میں اساس دین کو خطرہ میں ڈال رکھا تھا، کسی پر پوشیدہ نہیں ہے۔

بے شک جو آج اسلام کو عزت و سربلندی ملی ہے وہ ایران کے اسلامی انقلاب اور اس کے بانی امام خمینیؒ کی برکت سے ہے۔

ج) شہر قم کا آخر زمانہ میں کردار

اس زمانے میں انسانی جب کہ سماج؛ انحطاط و پستی، تباہی اور بربادی کی طرف گامزن

---

(۱) تفسیر امام حسن علیہ السلام، ص۳۴۴؛ احتجاج، ج۲، ص۲۶۰؛ منیۃ المرید، ص۳۵؛ محجۃ البیضاء، ج۱، ص۳۲؛ حلیۃ الابرار، ج۲، ص۴۵۵؛ بحار الانوار، ج۲، ص۶؛ العوالم، ج۳، ص۲۹۵۔

(۲) عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: "ان اللہ تعالیٰ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا" ابی داؤد سنن، ج۴، ص۱۰۹؛ حاکم مستدرک، ج۴، ص۵۲۲؛ تاریخ بغداد، ج۲، ص۶۱؛ جامع الاصول، ج۱۲، ص۶۳؛ کنز العمال، ج۱۲، ص۱۹۳ اور اس روایت کا مدرک جہاں تک میں نے کوشش کی شیعہ کی کسی کتاب میں نہیں پایا۔

ہوگا، تو امید کی جھلک ظاہر ہوگی اور نور کے پرچم دار اس تاریکی کے دل میں جگہ بنالیں گے آخر زمانہ میں شہر قم اس ذمہ داری کو نبھائے گا۔

روایات بہت ہیں جو اس مقدس شہر اور لائق افراد جو مکتب اہل بیت (علیہم السلام) کے صاف وشفاف چشمہ سے سیراب ہوئے اور پیام رسانی کی ذمہ داری لئے ہوئے ہیں، کی ستائش کرتی ہیں۔

ائمہ معصومین علیہم السلام کی مختلف تقریریں ہیں جو قم اور ثقافتی انقلاب سے متعلق عصر غیبت میں پائی جاتی ہے ہیں جن میں سے آئندہ۔

قم اهل بیت علیهم السلام کا حرم

بعض روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ قم اور اہل قم ولایت اور شیعت کے لئے نمونہ اور اس کا راز ورمز ہیں. اس لئے، جسے چاہا کہ دوستدار اہل بیت اور ان کے چاہنے والے کا خطاب دیں، تو قمی سے خطاب کیا۔

ایک گروہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی خدمت میں مشرف ہوا اور اس نے کہا: ہم رے کے رہنے والے ہیں، حضرت نے فرمایا: ''ہمارے قمی بھائیوں کو مبارک ہو''. ان لوگوں نے چند بار تکرار کی، کہ ہم اہل رے ہیں اور رے سے آئے ہیں لیکن حضرت نے اپنی پہلی ہی بات دہرائی. اس وقت کہا: خداوند عالم کا حرم مکہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حرم مدینہ اور کوفہ امیر المؤمنین کا حرم ہے اور ہم اہل بیت کا حرم شہر قم ہے، عنقریب میرے فرزندوں میں فاطمہ نامی بیٹی وہاں دفن ہوگی، جو بھی اس کی (معرفت کے ساتھ) زیارت کرے گا اس پر بہشت واجب ہوگی۔

راوی کہتا ہے: امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے یہ بات اس وقت کہی جب امام کاظم (علیہ السلام) ابھی پیدا نہیں ہوئے تھے۔ (۱)

(۱) بحار الانوار، ج ۶۰، ص ۲۱۷.

صفوان کہتے ہیں: ایک دن میں ابوالحسن۔ امام کاظم (علیہ السلام) کے پاس تھا کہ قمیوں اور حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) سے ان کے لگاؤ کی بات نکل گئی؛ تو امام ہفتم (علیہ السلام) نے فرمایا:

''خداوند سبحان ان پر رحمت نازل کرے، اور ان سے راضی رہے. اس کے بعد اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے کہا: بہشت کے آٹھ دروازے ہیں اس کا ایک دروازہ قم والوں کے لئے ہے، ملکوں اور شہروں کے درمیان وہ لوگ (اہل قم) نیک اور برگزیدہ افراد میں ہمارے شیعہ ہیں. خداوند عالم نے ہماری ولایت اور دوستی ان کی طینت اور سرشت سے ملادی ہے''.(۱)

اس روایت سے استفادہ ہوتا ہے کہ ائمہ معصومین (علیہم السلام) نے شہر قم کو اہل بیت علیہم السلام اور حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے عاشقوں کی مرکز سمجھا ہے، شاید وہ بہشتی دروازہ جو شہر قم سے مخصوص ہے، باب المجاہدین یا باب الاخیار (نیکوں کا دروازہ) ہو جیسا کہ روایت میں بھی اہل قم کو نیکوکار شیعوں سے یاد کیا گیا ہے۔

شہر قم دوسرے افراد پر حجت ہے

خداوند عالم کے ہر زمانے میں ایسے افراد پائے جاتے ہیں جو دوسروں پر حجت و دلیل ہوں، اور جب وہ لوگ راہ خدا میں قدم اٹھاتے ہیں، اور کلمۃ اللہ کی بلندی کے لئے مبارزہ کرتے ہیں، تو خداوند عالم ان کا ناصر و مددگار ہوتا ہے اور ان کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھتا ہے. غیبت کے زمانے میں شہر قم اور اس کے باشندے دوسروں پر حجت ہیں۔

امام صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: مشکلات و گرفتاریاں قم اور اس کے باشندوں سے دور ہیں، اور ایک دن آئے گا کہ قم کے باشندے تمام لوگوں پر حجت ہوں گے، اور یہ زمانہ

---

(۱) وہی ص ۲۱۶.

ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی غیبت اور ظہور کا زمانہ ہوگا اگر ایسا نہ ہو، تو زمین اپنے باشندہ کو نگل جائے گی. یقیناً فرشتے بلاؤں کو قم و اہل قم سے دور رکھتے، اور کوئی ستمگر قم کا ارادہ نہیں کرتا، مگر یہ کہ خداوند عالم اس کی کمر توڑ دیتا ہے، اور اسے درد والم، یا دشمنوں سے گرفتار کر دیتا ہے، خداوند عالم قم اور اہل قم کا نام ستمگروں کے حافظہ سے اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح انھوں نے خدا کو فراموش کر دیا ہے''.

قم:اسلامی تہذیب و ثقافت کے نشر کا مرکز

روایات میں گذشتہ باتوں کے علاوہ قابل توجہ بات یہ ہے کہ غیبت کے دوران شہر قم اسلامی پیغام رسانی کا مرکز بنے گا، اور یہاں سے زمین کے کمزور طبقوں کے کانوں تک اسلام کی بات پہنچے گی، نیز وہاں کے علماء دین اور دانشور حضرات دنیا پر حجت قرار پائیں گے۔

امام صادق (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں: ''عنقریب شہر کوفہ مومنین سے خالی ہو جائے گا، اور علم و دانش وہاں سے رخصت ہو جائے گا، اور سانپ کے مانند جو اپنی بل میں محدود رہتا ہے، محدود ہو جائے گا، اور شہر قم سے ظاہر ہوگا پھر وہ جگہ علم و دانش اور فضل و کمال کا مرکز بن جائے گی، اس درجہ کہ روئے زمین پر کوئی فکری اعتبار سے کمزور باقی نہیں بچے گا جو دین کے بارے میں جانتا نہ ہو، حد یہ ہے کہ پردہ نشین خواتین بھی، اور ایسا ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور سے نزدیک زمانہ میں ہوگا۔

خداوند عالم قم اور اہل قم کو حضرت حجت (عجل اللہ تعالی فرجہ) کا جانشین قرار دے گا، اگر ایسا نہ ہوا تو زمین اپنے رہنے والوں کو نگل جائے گی اور روئے زمین پر کوئی حجت نہیں رہ جائے گی. لہذا شرق وغرب عالم میں قم سے علم و دانش کی اشاعت ہوگی، اور عالم پر حجت تمام ہوگی، اس طرح سے کہ کوئی ایسا نہیں باقی بچے گا جو علم و دانش سے محروم ہو، اور اس وقت حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں

گے، اور کافروں پر خدا کا عذاب ان کے ذریعہ نازل ہوگا؛ اس لئے کہ خداوند عالم اپنے بندوں سے اس وقت تک انتقام نہیں لیتا، جب تک کہ ان پر حجت نہ تمام ہوئی ہو"۔(۱)

دوسری روایت میں اس طرح آیا ہے: "اگر قم کے رہنے والے نہ ہوتے تو دین مٹ چکا ہوتا"۔(۲)

قم کی فکری روش کی تائید

بعض روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ ائمہ معصومین (علیہم السلام) نے علماءِ قم کی تائید کی ہے۔

چنانچہ امام صادق (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں: "قم کی بلندی پر ایک فرشتہ ہے جو اپنے دونوں پروں کو ہلاتا رہتا ہے، اور کوئی ظالم سوء ارادہ نہیں کر پاتا؛ مگر اسے خداوند عالم نمک کی طرح پانی میں گھلا دیتا ہے۔

پھر اس وقت حضرت نے عیسیٰ بن عبد اللہ قمی کی طرف اشارہ کر کے کہا: قم پر خداوند عالم کا درود ہو، خداوند عالم ان کی سرزمین کو بارش سے سیراب کرے گا، اور ان پر اپنی برکتیں نازل کرے گا، اور گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دے گا، وہ لوگ رکوع، سجود، قیام اور قعود والے ہیں؛ جس طرح وہ لوگ فقیہ، دانشمند، اور صاحب درک و فہم ہیں، وہ لوگ اہل درایت و روایت، اور نیک اور عبادت گذاروں کی بصیرت رکھنے والے ہیں"۔

اس طرح امام (علیہ السلام) نے اس شخص کے جواب میں جس نے کہا: میں چاہتا ہوں آپ سے وہ سوال کروں کہ مجھ سے پہلے کسی نے نہ پوچھا ہو، اور نہ میرے بعد پوچھے گا، کہتے ہیں: شاید تم حشر و نشر سے متعلق سوال کرنا چاہتے ہو؟"۔ اس نے کہا: ہاں، اس ذات کی قسم جس نے

(۱) وہی، ص ۲۱۳

(۲) وہی، ج ۶۰، ص ۲۱۳؛ سفینۃ البحار، ج ۷، ص ۳۵۶۔

محمدؐ کو بشیر ونذیر بنا کر بھیجا، حضرت نے کہا: تمام افراد کا حشر بیت المقدس کی سمت ہے؛ سرزمین جبل کے ٹکڑے کی موت جسے قم کہتے ہیں بخشش الٰہی ان کے شامل حال ہے اس شخص نے اونگھتی ہوئی حالت میں کہا: اے فرزند رسول! کیا یہ قم والوں سے مخصوص ہے؟ امام (علیہ السلام) نے جواب دیا: ''ہاں؛ وہ لوگ بلکہ ہر وہ شخص جوان کے عقیدہ پر ہواوران کی بات کہے''.(۱)

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) کے انصار

قابل غور نکتہ یہ ہے کہ روایات میں قم والوں اوران افراد کے جواہل بیت (علیہم السلام) کا حق لینے کے لئے قیام کریں گے اسماء مذکور ہیں۔

عفان بصری کہتے ہیں: امام صادق (علیہ السلام) نے مجھ سے کہا: کیا جانتے ہو کہ قم کو قم کیوں کہتے ہیں؟ تو میں نے کہا: خداوند عالم اس کا رسول اورآپ بہتر جانتے ہیں، آپ نے کہا: قم کو اس لئے اس نام سے یاد کرتے ہیں کہ اس کے رہنے والے قائم آل محمدؐ کے اردگرد جمع ہوں گے، اور حضرت کے ساتھ قیام کریں گے، اوراس راہ میں ثبات قدم اور پایداری کا ثبوت پیش کریں گے، اور آپ کی مدد کریں گے''.(۲)

صادق آل محمد (علیہ السلام) ایک دوسری روایت میں اس طرح فرماتے ہیں: ''قم کی مٹی، مقدس وپاکیزہ ہے، اورقم والے ہم سے ہیں اور ہم ان سے ہیں، کوئی ظالم برائی کا ارادہ نہیں کرے گا مگر یہ کہ اس کواس سے پہلے سزا مل جائے، البتہ یہ اس وقت تک ہے جب اپنے بھائی سے نہ کریں اور اگرایسا کیا تو، خداوند عالم، بدکردار ستمگروں کوان پر مسلط کردے گا، لیکن قم والے ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے انصاراور ہمارے حق کی دعوت دینے والے ہیں۔ اس وقت امام علیہ السلام

---

(۱)۲و۳ بحار الانوار، ج ۶۰، ص ۲۱۷.

(۲) وہی، ص ۲۱۸.

نے آسمان کی جانب سر اٹھایا اور اس طرح دعا کی: خداوند! انھیں ہر فتنے سے محفوظ رکھ اور ہر ہلاکت وتباہی سے نجات عطا کر''.(۱)

ایران، امام زمانہ کا ملک ھے

جو روایات شہر قم کے بارے میں بیان کی گئی ہیں وہ ایک حد تک ظہور سے قبل اور ظہور کے وقت ایرانیوں کی تصویر کشی کرتی ہیں، لیکن معصومین (علیہم السلام) کی تقریروں میں تھوڑا غور کرنے سے اس نتیجہ تک پہنچیں گے کہ انھوں نے، ایرانیوں اور ایران کی طرف خاص توجہ رکھی ہے، اور مختلف مواقع پر دین کی مدد اور ظہور کے لئے مقدمہ چینی کے بارے میں اور بھی تقریریں کی ہیں. یہاں پر چند ایسی روایات پر جو ایرانیوں اور ظہور کے سلسلے میں مقدمہ بنانے والوں کی عظمت بیان کرتی ہیں اکتفاء کرتے ہیں:

ایرانیوں کی عظمت

ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں فارس، کی بات چلی تو آنحضرتؐ نے کہا: ''اہل فارس (ایرانی) بعض ہم اہل بیت سے ہیں''.(۲)

جس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں غیر عرب (۳) یا موالی (چاہنے والوں) کی بات چلی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم میں ان پر تم سے زیادہ اعتماد واطمینان رکھتا ہوں''.

(۴) ممکن ہے یہ چیز اہل فارس سے مخصوص نہ ہو بلکہ عام ہو۔

---

(۱) وہی، ص ۲۱۶.

(۲) وہی، ص ۲۱۸.

(۳) ذکر اصفہان، ص ۱۱.

(۴) موالی و مولی کا لغت میں مختلف استعمال ہے علامہ امینی نے الغدیر کی پہلی جلد میں ۲۲ معنی ذکر کیا ہے لیکن حدیث و آیت کی اصطلاح میں پانچ معنی ذکر ہوئے ہیں: ولاء عتق، ولاء اسلام، ولاء حلف، ولاء قبیلہ، ولاء عرب کے مقابل لیکن اس سے مراد غیر عرب ہیں اور غالباً یہی معنی علماء رجال کی مراد ہے.

ابن عباس کہتے ہیں جس گھڑی سیاہ پرچم تمہاری سمت بڑھ رہے ہوں فارسوں کا احترام کرو اس لئے کہ تمہاری حکومت ان کی بدولت ہے''۔(۱)

ایک روز اشعث نے حضرت علی! (علیہ السلام) سے اعتراض کرتے ہوئے کہا: اے امیرالمؤمنین یہ (گونگے) کیوں تمہارے اردگرد آئے ہوئے ہیں اور ہم پر سبقت کرتے ہیں۔؟ حضرت غصہ ہوئے اور جواب دیا: کون مجھے معذور قرار دے گا کہ ایسے قوی ہیکل اور بے خیر کہ ان میں سے ہر ایک لمبے کان لئے اپنے بستر پر لوٹتا ہو، اور فخر ومباحات کرتے ہوئے ایک قوم سے روگرداں ہو، تم مجھے حکم دیتے ہو کہ میں اُن سے دور ہو جاؤں؟ کبھی میں ان سے دور نہیں ہوں گا۔(۲) جب تک کہ وہ جاہل کی صف میں شامل نہ ہو جائیں، اس خدا کی قسم جس نے دانے اُگائے اور مخلوقات کو خلق کیا وہ لوگ ایسے ہیں جو تمہیں دین اسلام کی طرف لوٹانے کے لئے تم سے مبارزہ کریں گے؟ جس طرح تم اسلام لانے کے لئے ان کے درمیان تلوار چلاتے ہو۔''(۳)

ظہور کی راہ ہموار کرنے والے

قابل اہمیت حصہ جو روایات میں ظہور سے پہلے کے واقعات اور حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے انصار کے بارے میں آیا ہے وہ ایران اور ایرانیوں کے بارے میں مختلف تعبیر کے ساتھ جیسے اہل فارس۔ عجم، اہل خراسان، اہل قم، اہل طالقان، اہل رے۔و...بیان کیا گیا ہے۔

تمام روایات کی تحقیق کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ ملک ایران میں ظہور سے پہلے الٰہی حکومت جو ائمہ (علیہم السلام) کی دفاع کرنے والی اور امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی

---

(۱) ذکر اصفہان، ص ۱۲؛ ملاحظہ ہو: الجامع الصحیح، ج ۵، ص ۳۸۲۔

(۲) رموز الاحادیث، ص ۳۳۔

(۳) مستدرک الوسائل، ج ۱۳، ص ۲۵۰، حدیث ۴۔

عنایت کا مرکز ہوگی قائم ہوگی، نیز ایرانی، حضرت کے قیام میں بہت بڑا کردار ادا کریں گے چنانچہ قیام کی بحث میں ذکر کریں گے، یہاں پر صرف چند روایت پر اکتفاء کرتے ہیں:

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ فرماتے ہیں: ”ایک شخص سرزمین مشرق سے قیام کرے گا، اور حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے قیام کی راہ ہموار کرے گا۔“(۱)

نیز فرماتے ہیں: ایسے سیاہ پرچم مشرق کی طرف سے آئیں گے جن کے دل فولادی ہوں گے، لہذا جو بھی ان کی تحریک سے آگاہ ہو ان کی طرف جائے اور بیعت کرے خواہ انھیں برف پر چلنا پڑے“.(۲)

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ”گویا میں ایک ایسی قوم کو دیکھ رہا ہوں جس نے مشرق میں قیام کر دیا ہے، اور حق کے طالب ہیں، لیکن انھیں حق نہیں دیا جا رہا ہے، دوبارہ طلب کرتے ہیں پھر بھی ان کے حوالے نہیں کیا جا رہا ہے، ایسی صورت میں تلواریں نیام سے باہر نکالے شانوں پر رکھے ہوئے ہیں، اس وقت دشمن ان کی مرادوں کو پورا کر رہا ہے، لیکن وہ لوگ قبول نہیں کر رہے ہے، اور قیام کیے ہیں، اور حق صاحب حق ہی کو دیں گے، ان کے مقتولین شہید ہیں، اور اگر ہم نے انھیں درک کر لیا تو میں خود کو اس صاحب امر کے لئے آمادہ کروں گا“.(۳)

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ”حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے انصار ۳۱۳ ر اولاد عجم ہیں“.(۴)

(۱) الغارات، ج ۲۴، ص ۲۹۸؛ سفینۃ البحار، ج ۸، ص ۶۰۹؛ ابن ابی الحدید، شرح نہج البلاغہ، ج ۲۰، ص ۲۸۴.

(۲) ابن ماجہ، سنن، ج ۲، ص ۱۳۶۸؛ المعجم الاوسط، ج ۱، ص ۲۰۰؛ مجمع الزوائد، ج ۷، ص ۳۱۸؛ کشف الغمہ، ج ۳، ص ۲۶۸؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۹۹؛ بحار الانوار، ج ۵۱، ص ۸۷.

(۳) عقد الدرر، ص ۱۲۹؛ شافعی، بیان، ص ۴۹۰؛ ینابیع المودۃ، ص ۴۹۱؛ کشف الغمہ، ج ۳، ص ۲۶۳؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۹۶؛ بحار الانوار، ج ۵۱، ص ۸۳.

(۴) نعمانی، غیبۃ، ص ۳۷۳؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۲۳؛ ابن ماجہ، سنن، ج ۲، ص ۱۳۶۶؛ حاکم، مستدرک، ج ۴، ص ۴۶۴.

اگر چہ عجم کا اطلاق غیر عرب پر ہوتا ہے لیکن قطعی طور پر ایرانیوں کو بھی شامل ہے، اور دیگر روایات پر توجہ کرنے سے استفادہ ہوتا ہے کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ) کی مخصوص فوج کی تعداد زیادہ تر ایرانیوں پر مشتمل ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ’’عنقریب تمہارے بعد ایک قوم آئے گی جسے طی الارض کی صلاحیت ہوگی، اور دنیاوی دروازہ ان پر کھلے ہوں گے، نیز ان کی خدمت ایرانی مرد اور عورت کریں گی، زمین ان کے قدموں میں سمٹ جائے گی، اس طرح سے کہ ان میں سے ہر ایک شرق وغرب کی فاصلہ کے باوجود ایک گھنٹہ میں مسافت طے کرلے گا، نہ انھوں نے خود کو دنیا سے فروخت کیا ہے، اور نہ ہی وہ دنیادار ہیں‘‘.(۱)

حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: طالقان والوں کو مبارک ہو کہ خداوند عالم کا وہاں ایسا خزانہ ہے جو نہ سونے کا ہے اور نہ چاندی کا بلکہ صاحب ایمان لوگ ہیں، جنھوں نے خدا کو حق کے ساتھ پہچانا ہے، اور وہی لوگ آخر زمانہ میں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ) کے انصار میں سے ہوں گے‘‘.(۲)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی خراسان کے بارے میں فرماتے ہیں: ’’خراسان میں خزانے ہیں لیکن نہ وہ چاندی ہے اور نہ سونا، بلکہ ایسے لوگ ہیں جنھیں خدا اور رسول دوست رکھتے ہیں۔(۳)

---

(۱) فردوس الاخبار، ج۳، ص۴۳۹.

(۲) شافعی، بیان، ص۱۰۶؛ متقی ہندی، برہان، ص۱۵۰؛ کنزل العمال، ج۱۴، ص۵۹۱؛ ینابیع المودۃ، ص۴۹۱؛ کشف الغمہ، ج۳، ص۲۸۶.

(۳) کنزل العمال، ج۱۴، ص۵۹۱.

دوسرا حصّہ

حضرت امام مہدیؑ کا عالمی انقلاب

پہلی فصل

امام زمانہ (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کا قیام

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے روز قیام کے سلسلے میں مختلف روایتیں پائی جاتیں ہیں، بعض میں نو روز کا دن قیام کے آغاز کا دن ہے، اور بعض میں روز عاشورہ، اور کچھ روایتوں میں سنیچر کا دن اور کچھ میں جمعہ کا، قیام کے لئے معین ہے،

ایک ہی زمانے میں نوروز اور عاشورہ کا واقع ہونا محل اشکال نہیں ہے؛ اس لئے کہ نو روز شمسی اعتبار سے، اور عاشورہ قمری لحاظ سے حساب ہو جائے گا، لہذا دو روز کا ایک ہونا ممکن ہے۔

اور ان دو روز (عاشورہ ونوروز) کا ایک زمانہ میں واقع ہونا ممکن ہے البتہ جو کچھ مشکل اور مانع ہے وہ ہفتہ میں دو دن بعنوان قیام کا ذکر کرنا ہے، لیکن اس طرح کی روایت بھی قابل توجیہ ہے؛ اس طرح کہ اگر ان روائیوں کی سند صحیح ہو تو ایسی صورت میں روز جمعہ والی روایات کو قیام وظہور کے دن پر حمل کیا جائے گا، اور وہ روایات جو شنبہ کو قیام کا دن کہتی ہیں نظام الٰہی کے اثبات اور مخالفین کی نابودی کا دن سمجھا جائے گا، لیکن جاننا چاہئے کہ جو روایتیں شنبہ کا دن تعیین کرتی ہیں وہ سند کے لحاظ سے مورد تامل ہیں۔ لیکن روز جمعہ والی روایات اس اعتبار سے بے خدشہ ہیں۔

اس سلسلے میں اب روایات ملاحظہ ہوں۔

امام صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''ہمارا قائم جمعہ کے دن قیام کریں گا''.(۱)

---

(۱) اثبات الہداۃ، ص ۴۹۲؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۷۹.

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ حضرت قائم عاشور کے دن شنبہ کو رکن ومقام کے درمیان کھڑے ہیں، اور جبرئیلؑ آنحضرتؑ کے سامنے کھڑے لوگوں کو ان کی بیعت کی دعوت دے رہے ہیں''.(۱)

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: روز عاشورہ شنبہ کے دن حضرت قائم (عجل اللہ فرجہ) قیام کریں گے یعنی جس دن امام حسین (علیہ السلام) شہید ہوئے ہیں۔(۲)

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''کیا جانتے ہو کہ عاشورہ کون سا دن ہے؟ یہ وہی دن ہے جس میں خداوند عالم نے آدم وحوا کی توبہ قبول کی، اسی دن خدا نے بنی اسرائیل کے لئے دریا شگاف کیا، اور فرعون اور اس کے ماننے والوں کو غرق کیا، اور موسیٰ (علیہ السلام) فرعون پر غالب آئے اسی دن حضرت ابراہیم (علیہ السلام) پیدا ہوئے، حضرت یونس (علیہ السلام) کی قوم کے توبہ اور جناب عیسیٰ (علیہ السلام) کی ولادت اور حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے قیام کا دن ہے''.(۳)

اسی مضمون کی امام محمد باقر (علیہ السلام) سے ایک دوسری روایت بھی نقل ہوئی ہے؛(۴) لیکن اس روایت میں ابن بطائنی کی وثاقت جو سلسلہ سند میں واقع ہوا ہے مورد خدشہ ہے۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''تیسویں کی شب حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ)

---

(۱) طوسی، غیبۃ، ص۴۷۲؛ کشف الغمہ، ج۳، ص۲۵۲؛ بحار الانوار، ج۵۲، ص۲۹۰.

(۲) کمال الدین، ج۲، ص۶۵۳؛ طوسی، غیبۃ، ص۴۷۲؛ التہذیب، ج۴، ص۳۳۳؛ ملاذ الاخیار، ج۷، ص۴۷۱؛ بحار الانوار، ج۵۲، ص۲۸۵.

(۳) بحار الانوار، ج۵۲، ص۲۸۵.

(۴) التہذیب، ج۴، ص۳۰۰؛ ابن طاؤس، اقبال، ص۵۵۸؛ خرائج، ج۳، ص۱۱۵۹؛ وسائل الشیعہ، ج۷، ص۳۳۸؛ بحار الانوار، ج۹۸، ص۳۴۳؛ ملاذ الاخیار، ج۷، ص۱۱۶.

کے نام سے آواز آئے گی اور روز عاشورہ حسین بن علیؑ کی شہادت کے دن قیام کریں گے۔"(۱)

اسی طرح آنحضرت فرماتے ہیں: "نوروز کے دن ہم اہل بیت (علیہم السلام) کے قائم ظہور کریں گے"۔(۲)

الف) اعلان ظہور

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور کا اعلان سب سے پہلے آسمانی منادی کے ذریعہ ہوگا، اس وقت آنحضرت جب کہ قبلۂ کعبہ سے ٹیک لگائے ہوں گے، حق کی دعوت کے ساتھ، اپنے ظہور کا اعلان کریں گے۔

امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "جب منادی آسمانی آواز دے گا: حق آل محمد کی طرف ہے، اگر تم لوگ ہدایت وسعادت کے خواہاں ہو، تو آل محمد کے دامن سے متمسک ہو جاؤ، اور حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کر رہے ہیں"۔(۳)

امام محمد باقر (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں: "حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) مکہ میں نماز عشاء کے وقت ظہور کریں گے؛ جب کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پرچم، تلوار اور پیراہن ہمراہ لئے ہوں گے اور جب نماز عشاء پڑھ چکیں گے، تو آواز دیں گے: اے لوگو! تمہیں خدا اور خدا کے سامنے (روز قیامت) کھڑے ہونے کو یاد دلاتا ہوں؛ جب کہ تم پر دنیا میں اپنی حجت تمام کر چکا ہے انبیاء بھیجے، اور قرآن نازل کیا، خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ اس کا کسی کو شریک قرار نہ دو اور اس کے پیغمبروں کی

---

(۱) طوسی، غیبۃ، ص۲۷۴؛ بحار الانوار، ج۵۲، ص۲۹۰۔

(۲) المہذب البارع، ج۱، ص۱۹۴؛ خاتون آبادی، اربعین، ص۱۸۷؛ وسائل الشیعہ، ج۵، ص۲۲۸؛ اثبات الہداۃ، ج۳، ص۵۷۱؛ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۰۸۔

(۳) الحاوی للفتاوی، ج۲، ص۶۸؛ حقاق الحق، ج۱۳، ص۳۲۲۔

اطاعت کرو، جس کے زندہ کرنے کو قرآن نے کہا ہے اسے زندہ کرو، اور جس کے نابود کرنے کا حکم دیا ہے اسے نابود کرو اور راہ ہدایت کے ساتھی بنو اور تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرو اس لئے کہ دنیا کے فنا ہونے زوال اور وداع کا وقت آچکا ہے۔

میں تمہیں اللہ، رسول، کتاب عمل اور باطل کی نابودی رسول اللہ کی سیرت کے احیاء کی دعوت دیتا ہوں، اس وقت ۳۱۳/انصار کے درمیان ظہور کریں گے۔(۱)

ب) پرچم قیام کا نعرہ

ہر حکومت کا ایک قومی نشان ہوتا ہے تاکہ وہ اسی کے ذریعہ پہچانی جائے، اسی طرح قیام و انقلاب بھی ایک مخصوص پرچم رکھتے ہیں، اور اس کا مونوگرام ایک حدتک اس کے رہبروں کے مقاصد کو نمایاں کرتا ہے، حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کا عالمی انقلاب بھی مخصوص مونوگرام رکھتا ہوگا اور اس پر شعار لکھا ہوگا، البتہ مونوگرام کے شعار کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے لیکن ایک بات سب میں مشترک ہے وہ یہ کہ لوگوں کو حضرت کی اطاعت کی دعوت دے گا۔(۲)

ابھی ہم اس سلسلے میں چند نمونے ذکر کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے پرچم پہ لکھا ہوگا:

''کان کھلا رکھو اور حضرت کی اطاعت کرو''.(۳)

---

(۱) ابن حماد، فتن، ص ۹۵؛ عقد الدرر، ص ۱۳۵؛ مقارنی الوائح، ج ۲، ص ۱۱؛ ابن طاؤس، ملاحم، ص ۹۴؛ الصراط المستقیم، ج ۲، ص ۲۶۲.

(۲) امام محمد باقر علیہ السلام نے ابوحمزہ سے فرمایا: میں اہلبیت آل محمد کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ نجف میں وارد ہو رہے ہیں، اور جب نجف کے اندر پہنچے گے تو رسول خدا ﷺ کے پرچم کو لہرائیں گے، اور وہ پرچم جس طرح بدر میں کھلا تھا فرشتے نیچے آئے تھے اسی طرح حضرت کے لئے بھی نازل ہوں گے'' عیاشی، تفسیر، ج ۱، ص ۱۰۳؛ نعمانی، غیبۃ، ص ۳۰۸؛ کمال الدین، ج ۲، ص ۶۷۲؛ تفسیر برہان، ج ۱، ص ۲۰۹؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۲۶.

(۳) اثبات الہداۃ، ج ۲، ص ۵۸۴؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۰۵.

دوسری جگہ ملتا ہے کہ پرچم مہدی کا نعرہ "البیعۃ لِلّٰہ ؛ بیعت خدا کے لئے ہے"۔(۱)

ج) قیام سے کائنات کی خوشحالی

روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) کا قیام انسانوں کی خوشحالی کا باعث ہوگا، اور اس خوشحالی کا بیان مختلف طریقوں سے ہے، بعض روایتوں میں زمین اور آسمان والوں کی خوشی ہے، اور بعض میں مردوں کی خوشحالی مذکور ہے، ایک روایت میں قیام کے لئے لوگوں کے استقبال کا تذکرہ ہے دوسری روایتوں میں مردوں کے زندہ ہونے کی آرزو کا تذکرہ ہے یہاں پر اس کے چند نمونے ذکر کرتا ہوں۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: حضرت مہدی کے قیام سے تمام اہل زمین و آسمان پرندے، درندے اور دریا کی مچھلیاں خوشحال وشاد ہوں گی۔(۲)

اس سلسلے میں حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "اس وقت حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) ظہور کریں گے جب آپ کا نام مبارک خاص و عام کی زبان زد ہوگا اور لوگوں کے وجود حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) کے عشق سے سرشار ہوں گے، اس طرح سے کہ ان کے نام کے سوا کوئی اور نام نہ زبان زد ہوگا اور نہ یاد رہ جائے گا، اور ان کی دوستی سے اپنی روح کو سیراب کریں گے"۔(۳)

---

(۱) ابن حماد، فتن، ص ۹۸؛ ابن طاؤس، ملاحم، ص ۶۷؛ القول المختصر، ص ۲۴؛ ینابیع المودۃ، ص ۴۳۵؛ الشیعہ والرجعہ، ج ۱، ص ۲۱۰۔

(۲) عقد الدرر، ص ۸۲، ۱۴۹؛ البیان، ص ۱۱۸؛ حاکم مستدرک، ج ۴، ص ۴۳۱؛ الدر المنثور، ج ۶، ص ۵۰؛ نور الابصار، ص ۱۷۰؛ ابن طاؤس، ملاحم، ص ۱۴۴؛ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۱۵۰۔

(۳) الحاوی للفتاوی، ج ۲، ص ۶۸؛ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۳۴۴۔

روایت میں ''یَشْرِبُوْنَ حُبَّہُ'' کی تعبیر ہے یعنی ''لوگ ان کی محبت سے اپنی پیاس بجھائیں گے'' حضرت سے ارتباط و تعلق کو خوشگوار پینے کے پانی سے تشبیہ دی گئی ہے جسے لوگ الفت اور پوری رغبت سے پیتے ہیں، اور حضرت مہدی کا عشق ان کے وجود میں نفوذ کر جائے گا۔

حضرت امام رضا (علیہ السلام) ظہور سے قبل کے تلخ حوادث اور فتنوں کو شمار کرتے ہوئے ظہور کے بعد فرج اور کشادگی کے بارے میں فرماتے ہیں: ''اس وقت لوگوں کو اس طرح فرج و سکون حاصل ہوگا کہ مردے دوبارہ زندگی کی تمنا کریں گے''۔(۱)

امام جعفر صادق (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں: ''گویا میں منبر کوفہ کی بلندی پر قائم (عج) کو بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہوں، اور وہ رسول خدا ﷺ کی زرہ ڈالے ہوئے ہیں، اس وقت حضرت کے بعض حالات بیان فرمائے، اور اسی سلسلے کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا: کوئی مومن قبر میں نہیں بچے گا کہ اس کے دل میں خوشی و مسرت داخل نہ ہوئی ہو، اس طرح سے کہ مُردے ایک دوسرے کی زیارت کو جائیں گے، اور حضرت کے ظہور کی ایک دوسرے کو مبارک باد دیں گے۔

بعض روایتوں میں ''تلک الفرجة'' کی لفظ آئی ہے یعنی برزخ کے باشیوں کے لئے حضرت کے ظہور سے کشائش پیدا ہوگی، اس نقل کے مطابق رہبری و انقلاب کی عظمت اس درجہ ہے کہ ارواح پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔(۲)

د) محرومین کی نجات

اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کا قیام عدالت کی برقراری اور انسانی سماج سے تمام محرومیت کی بیخ کنی ہے، اس حصے میں حضرت کے قیام کے وقت مظلوموں

---

(۱) خرائج، ج ۳، ص ۱۱۶۹؛ طوسی، الغیبة، ص ۲۶۸.

(۲) اثبات الہداة، ج ۳، ص ۵۳۰.

کے سلسلے میں جو آپ کا اقدام ہوگا کہ محروموں کی پناہ کا باعث ہوا سے بیان کریں گے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''میری امت سے مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کریں گے، خدا انھیں انسانوں کا ملجاء بنا کر بھیجے گا، اس زمانے میں لوگ نعمت اور آسائش میں زندگی گذاریں گے''.(۱)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فریادرسی کو کسی گروہ، ملت اور قوم وقبیلہ سے مخصوص نہیں کیا ہے؛ بلکہ کلمہ (ناس) کے ذریعہ تمام انسانوں کا نجات دہندہ جانا ہے، اس بناء پر ان کے ظہور سے پہلے شرائط کچھ ایسے ہوجائیں گے کہ دنیا کے تمام انسان ظہور کی تمنا کریں گے. جابر کہتے ہیں: امام محمد باقر (علیہ السلام) نے فرمایا: ''حضرت مہدی مکہ میں ظہور کریں گے ...اور خداوند عالم ان کے ہاتھوں سے سرزمین حجاز کو فرج عطا کرے گا، اور حضرت (قائم عج) بنی ہاشم کے تمام قیدیوں کو آزاد کریں گے''.(۲)

ابوارطات کہتا ہے حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) (مکہ سے) مدینہ کے لئے عازم ہوں گے، اور اسراء بنی ہاشم کو آزادی دلائیں گے، پھر کوفہ جائیں گے، اور بنی ہاشم کے اسراء کو آزاد کریں گے۔(۳)

شعرانی کہتا ہے: جب حضرت مہدی غرب کی سرزمین پر پہنچیں گے تو اندلس کے لوگ ان کے پاس جا کے کہیں گے: اے حجۃ اللہ! جزیرہ اندلس کی مدد کیجئے کہ وہاں کے لوگ اور جزیرہ تباہ ہوگیا ہے۔(۴)

---

(۱) عقد الدرر، ص ۱۶۷.

(۲) ابن حماد، فتن، ص ۹۵؛ ابن طاؤس، ملاحم، ص ۶۲؛ الفتاوی الحدیثیہ، ص ۳۱؛ القول المختصر، ص ۲۳.

(۳) ابن حماد، فتن، ص ۸۳؛ الحاوی للفتاوی، ج ۲، ص ۶۷؛ متقی ہندی، برہان، ص ۱۱۸؛ ابن طاؤس، ملاحم، ص ۶۲.

(۴) قرطبی، مختصر تذکرہ، ص ۱۲۸؛ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۲۶۰.

۵۔امام (علیہ السلام) کے قیام کے وقت عورتوں کا کردار

ظہور سے قبل و بعد عورتوں کے کردار سے متعلق روایات کی چھان بین کرنے سے چند قابل توجہ باتیں سامنے آتی ہیں، اگر چہ بعض روایات کی رو سے، اکثر دجال کے پیرو یہود اور عورتیں ہوں گی۔(۱)

لیکن انھیں کے مقابل، مومنہ اور پاکدامن عورتیں بھی ہیں کہ اپنے عقیدہ کی حفاظت میں زیادہ سے زیادہ کوشاں رہیں گی، ظہور سے قبل کے حالات سے بہت متاثر ہیں، اور بعض عورتیں ثبات قدم اور مجاہدانہ قوت کی حامل ہوں گی وہ جہاں بھی جائیں گی لوگوں کو دجال کے خلاف جنگ کی تبلیغ کریں گی، اور دجال کی انسانی ہیئت کے خلاف ماہیت کو آشکار کریں گی۔

بعض روایتوں کے مطابق قیام کے وقت چار سو ۴۰۰ رعورتیں امام کے ہمراہ ہوں گی نیز ان کی اکثریت دوا، دارو اور معالجہ میں مشغول ہوگی، البتہ عورتوں کی تعداد کے بارے میں کہ قیام کے وقت کتنی ہوں گی اختلاف ہے، بعض روایتوں میں ۱۳ رعورتوں کا نام ہے کہ ظہور کے وقت حضرت کے ساتھ ہوں گی، شاید یہ عورتیں امام کی ابتدائی فوج میں ہوں، اور بعض روایات میں امام کی ناصر عورتوں کی تعداد سات ہزار آٹھ سو ذکر کی گئی ہے، اور وہ وہی عورتیں ہیں جو قیام کے بعد حضرت کے ہمراہ ہو کر حضرت کے کاموں میں مدد کریں گی۔

کتاب ''فتن'' میں ابن حماد سے نقل ہے کہ دجال کے خروج کے وقت مومنین کی تعداد ۱۲۰۰۰ رہزار مرد اور سات ہزار سات سو یا آٹھ سو عورتیں ہوں گی۔(۲)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: حضرت عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) آٹھ سو مرد اور چار سو

---

(۱) احمد، مسند، ج ۲، ص ۶۷؛ فردوس الاخبار، ج ۵، ص ۴۳۳؛ مجمع الزوائد، ج ۷، ص ۱۵۔

(۲) ابن حماد، فتن، ص ۱۵۱۔

عورتوں کے درمیان نازل ہوں گے کہ وہ لوگ زمین کے رہنے والوں میں سب سے بہتر اور گذشتہ لوگوں میں صالح تر ہوں گے''.(۱)

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں:''خدا کی قسم تین سو کچھ افراد آئیں گے جس میں ۵۰/عدد عورتیں ہوں گی''.(۲)

مفضل بن عمر کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا:''حضرت قائم، (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ہمراہ ۱۳/عورتیں ہیں، میں نے عرض کیا: وہ کیا کریں گی اور ان کا کیا کردار ہوگا؟ آپ نے فرمایا: زخمیوں کا مداوا، اور بیماروں کی تیمارداری کریں گی؛ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھیں، میں نے کہا: ان ۱۳/عورتوں کا نام بتائیے؟ آپ نے فرمایا:''قنوا دختر رشید هجری، ام ایمن، حبابۃ و البیہ، سمیہ مادر عمار یاسر، زبیدہ، ام خالد احمسیہ، ام سعید حنفیہ، صیانۃ ماشطہ و ام خالد جهنیہ''.(۳)

کتاب ''منتخب البصائر'' میں دو عورتوں کا نام وتیرہ اور احبشیہ بھی مذکور ہوا ہے کہ جو حضرت کے اصحاب ویاور میں ہوں گی۔(۴)

بعض روایتوں میں تنہا عورتوں کے ہمراہ ہونے پر اکتفاء کیا گیا ہے اور ان کی تعداد بیان نہیں کی گئی ہے۔

....

(۱) فردوس الاخبار، ج۵، ص۵۱۵؛ کنزل العمال، ج۱۴، ص۳۳۸؛ التصریح، ص۲۵۴.

(۲) عیاشی، تفسیر، ج۱، ص۶۵؛ نعمانی، غیبۃ، ص۲۷۹.

(۳) دلائل الامامہ، ص۲۵۹؛ اثبات الہداۃ، ج۳، ص۷۵.

(۴) بیان الائمہ، ج۳، ص۳۳۸.

تاریخی کتابوں میں عصر ظہور کی عورتوں کے ماضی کی تحقیق

مفضل ابن عمر کی روایت میں وضاحت کے ساتھ ان عورتوں کی تعداد جو حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ساتھ ہوں گی، ۱۳/ ذکر کی گئی ہے؛ لیکن اس تعداد میں بھی صرف ۹/ عورتوں کے اسماء اور خصوصیات بیان کی گئی ہے۔

اوران اسماء پر حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی تاکید نے مجھے مجبور کیا کہ ان کی سوانح حیات اور خصوصیات کی تحقیق کروں۔ اور تحقیق کے بعد ایسے نکتے ملے جو امام کی تاکید کا قانع کنندہ جواب ہیں۔

ان میں سے ہر ایک لیاقت رکھتی ہیں لیکن ان میں سے اکثر نے دشمنان خدا سے جہاد کے موقع پر اپنی صلاحیت کو ظاہر نہیں کیا۔ ان میں سے بعض جیسے صیانہ جو چند شہیدوں کی ماں تھیں، اور خود بھی جانسوز حالت میں شہید ہوئیں، اور دوسری سمیہ ہیں، جنھوں نے اسلامی عقیدہ کی دفاعی راہ میں سخت شکنجوں کو برداشت کیا، اور آخر دم تک اپنے عقیدہ کا دفاع کرتی رہیں، انھیں میں ام خالد ہیں، جنھوں نے تندرستی کی نعمت کو قالب اسلام کی حفاظت میں گنوادی اور جانباز بنیں، انھیں میں زبیدہ خاتون ہیں جنھیں دنیا کی چمک دمک اور مادی زرق و برق نے اسلام سے منحرف نہیں کیا بلکہ برعکس ہوا کہ ان امکانات سے عقیدہ کی راہ میں استفادہ کیا، اور حج برپا کرنے کے لئے جو اسلامی مظاہر اور دینی ارکان میں سے ایک ہے مدد کی، اور بعض دوسری خاتون نے امت اسلامی کے عظیم رہبر کی خدمت اور دایہ کا افتخار حاصل کیا، اور معنویت سے خود کو اتنا آراستہ کیا کہ زبان زد خاص و عام ہوگئیں اور کچھ شہداء گھرانوں سے تعلق رکھتی ہیں جنھوں نے نیم جان جسموں کو اٹھایا اور ان سے باتیں کی ہیں۔

ہاں، یہ وہ دل سوختہ ہیں جنھوں نے ہدایت کے فریضہ کی انجام دہی سے ثابت کیا کہ

حکومت اسلامی کے وزنی بار کے ایک کونہ کا تحمل کیا جا سکتا ہے۔

اب ان بعض کا تعارف کراتا ہوں:

۱۔صیانۃ

کتاب ''خصائص فاطمیہ'' میں آیا ہے: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی حکومت میں ۱۳ عورتیں زخمیوں کا معالجہ کرنے کے لئے زندہ کی جائیں گی، اور دنیا میں دوبارہ واپس آئیں گی۔ ان میں سے ایک صیانہ ہیں جو حضرت حزقیل کی بیوی، اور فرعون کی بیٹی کی آرایش گر تھیں، آپ کے شوہر حزقیل فرعون کے چچا زاد بھائی اور خزانہ کے مالک تھے اور اس کے بقول، حزقیل اور، خاندان فرعون کے مومن ہیں اور اپنے زمانے کے پیغمبر حضرت موسیٰ (علیہ السلام) پر ایمان لائے۔(۱)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''شب معراج مکہ معظمہ و مسجد اقصیٰ کی سیر کے درمیان اچانک ایک خوشبو میرے مشام سے ٹکرائی، جس کے مانند کبھی ایسی بو محسوس نہیں کی تھی، جبرئیل سے پوچھا کہ یہ خوشبو کیسی ہے؟

جبرئیل نے کہا: اے رسول خداؐ! حزقیل کی بیوی حضرت موسیٰ بن عمران پر ایمان تو لائی تھی لیکن اسے پوشیدہ رکھے ہوئے تھی، اس کا کام فرعون کے حرم سرا میں آرایش کرنا تھا، ایک روز وہ فرعون کی بیٹی کو آرایش کرنے میں مشغول تھی کہ اچانک کنگھی اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور بے اختیار اس نے کہا: ''بسم اللہ'' فرعون کی بیٹی نے کہا: کیا تم میرے باپ کی تعریف کر رہی ہو؟ اس نے کہا: نہیں بلکہ میں اس کی تعریف کر رہی ہوں جس نے تمہارے باپ کو پیدا کیا ہے، اور وہی اسے نابود کرے گا. فرعون کی بیٹی تیزی سے اپنے باپ کے پاس گئی اور کہنے لگی: جو عورت ہمارے گھر

---

(۱) ریاحین الشریعہ، ج ۵، ص ۱۵۳؛ خصائص فاطمیہ، ص ۳۴۳۔

میں آرایش گر ہے، موسیٰ پر ایمان رکھتی ہے فرعون نے اسے بلایا اور کہا: کیا تم میری خدائی کی معترف نہیں ہو؟ صیانہ نے کہا: ہر گز نہیں، میں حقیقی خدا سے دوری اختیار کر کے تمہاری پوجا نہیں کروں گی، فرعون نے حکم دیا، کہ تنور روشن کیا جائے، جب تنور سرخ ہوگیا، تو اس نے حکم دیا کہ اس کے تمام بچوں کو اس کے سامنے آگ میں ڈال دیا جائے۔

جس وقت اس کے شیر خوار بچے کو جو اس کی گود میں تھا لے کر آگ میں ڈالنے لگے، صیانہ کا حال بُرا ہوگیا، اور سوچا کہ زبان سے دین سے برائت و بیزاری کر لیں اچانک خدا کے حکم سے، بچہ گویا ہوا۔ اور بولا: "اصبری یا اُماہ اِنّکِ عَلَی الْحَقّ" مادر گرامی صبر کیجئے آپ حق پر ہیں فرعونیوں نے اس عورت کو بچے سمیت آگ میں ڈال دیا، اور اس کی خاک کو اس زمین پر ڈال دیا لہٰذا قیامت تک اس زمین سے خوشبو آتی رہے گی..." (۱)

وہ ان عورتوں میں ہے جو زندہ ہو کر دنیا میں آئے گی اور حضرت مہدی کے ہم رکاب اپنا وظیفہ انجام دے گی۔

۲۔ ام ایمن

آپ کا نام برکہ ہے. آپ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کنیز تھیں جو والد بزرگوار، حضرت عبداللہ، سے انھیں میراث میں ملی تھیں۔ اور رسول خدا کی خدمت گذار تھیں۔ (۲)

حضرت انھیں ماں کہتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ میرے باقی اہل بیت میں ہیں۔

وہ اپنے شوہر عبید خزرجی سے ایک فرزند رکھتی تھیں، اس لئے ام ایمن نام تھا ایمن ایک مجاہد اور مہاجر تھا جو جنگ حنین میں شہید ہوا۔

---

(۱) منہاج الدموع، ص ۹۳.

(۲) تاریخ طبری، ج ۲، ص ۷، حلبی سیرہ، ج ۱، ص ۵۹.

ام ایمن وہ شخصیت ہیں کہ جب مکہ و مدینہ کے راستے میں ان پر پیاس کا غلبہ ہوا، اور ہلاکت سے قریب ہوئیں تو آسمان سے پانی کا ڈول آیا، اسے پیا اس کے بعد پھر کبھی پیاسی نہ ہوئیں۔(۱)

انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے وقت بہت گریہ کیا؛ جب ان سے رونے کا سبب پوچھا گیا، تو جواب دیا: خدا کی قسم مجھے معلوم تھا کہ رحلت کریں گے، لیکن گریہ اس بات کا ہے کہ وحی منقطع ہوگئی۔(۲)

اور انھیں حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے فدک کے مسئلہ میں شاہد کے عنوان سے بھی پیش کیا تھا آخر کار عثمان کی خلافت کے دور میں انتقال کر گئیں۔

۳۔زبیدہ

آپ ہارون رشید کی بیوی اور شیعیان اہل بیت میں سے تھیں. جب ہارون ان کے عقیدہ سے آگاہ ہوا تو قسم کھائی کہ اسے طلاق دیدے.آپ نیک کاموں سے معروف تھیں، وہ اس زمانے میں جب شہر مکہ میں ایک مشک پانی کی قیمت ایک دینار سونا تھی، تو انھوں نے حجاج اور شاید تمام مکہ والوں کو سیراب کیا.انھوں نے پہاڑ اور دروں کو کھدوا کر حرم کے باہر ۱۰ ارمیل فاصلہ سے پانی حرم میں لائیں، زبیدہ کی ۱۰۰ کنیزیں تھیں، اور ساری کی ساری حافظ قرآن اور ہر ایک کا وظیفہ تھا کہ ایک دہم قرآن پڑھیں، اس طرح سے کہ رہائشی مکان تک قرآن کی آواز جائے۔(۳)

---

(۱)عبد الرزاق ،مصنف ،ج۴،ص۳۰۹؛الاصابہ ،ج۴،ص۴۳۲.

(۲)تنقیح المقال ،ج۳،ص۷۰.

(۳)وہی،ص۷۸.

۴. سمیّہ

اعلان بعثت کے بعد آپ ساتویں فرد ہیں جو اسلام سے متمسک ہوئیں، اسی وجہ سے ان کو بدترین شکنجہ دیا گیا، جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گذر عمار اور ان کے والدین کی طرف سے ہوتا اور دیکھتے کہ مکہ کی گرمی میں تپتی زمین پر شکنجہ دیا جا رہا ہے تو فرماتے تھے: اے خاندان یاسر! صبر کرو! اور یہ جان لو کہ تمہاری منزل موعود، جنت ہے۔ نتیجہ کے طور پر آپ ابوجہل نابکار کے خونی نیزہ سے شہید ہوگئیں یہ اسلام کی پہلی شہیدہ خاتون ہیں۔(۱)

۵. ام خالد

جب عراق کے حاکم یوسف بن عمر نے زید بن علی کو شہر کوفہ میں شہید کیا تو ام خالد کا ہاتھ شیعہ ہونے اور قیام زید کی طرف مائل ہونے کے جرم میں کاٹ ڈالا گیا۔

ابو بصیر کہتے ہیں میں امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی خدمت میں تھا کہ ام خالد کٹے ہاتھ لئے آئیں، حضرت نے کہا: اے ابو بصیر! ام خالد کی بات سننے کے خواہشمند ہو؟ میں نے عرض کیا: ہاں اور اس سے مجھے مسرت ہوگی، ام خالد حضرت کے قریب گئیں بات کرنے لگیں، میں نے انھیں نہایت ہی فصیح و بلیغ پایا، حضرت نے بھی ولایت کے مسئلہ اور دشمنوں سے برأت کے موضوع پر بات کی....(۲)

۶. حبابۂ والبیہ

شیخ طوسیؒ نے انھیں امام حسن (علیہ السلام) کے اصحاب میں شمار کیا ہے، اور ابن داؤد نے امام حسن، حسین، سجاد و باقر (علیہم السلام) کے اصحاب میں شمار کیا ہے اور بعض دیگر افراد نے

(۱) اسد الغابہ، ج ۵، ص ۴۸۱.

(۲) معجم رجال الحدیث، ج ۲۴، ص ۲۳، ۱۰۸، ۱۷۶؛ ریاحین الشریعہ، ج ۳، ص ۴۸۱.

امام رضاؑ تک آٹھ معصوم امام اصحاب میں شمار کیا ہے، اسی طرح کہا گیا ہے کہ امام رضا (علیہ السلام) نے اپنے شخصی لباس میں انھیں کفن دیا ہے، آپ کی عمر وفات کے وقت ۲۴۰ رسال تھی آپ دو مرتبہ جوا ن ہوئی ہیں ایک بار حضرت امام سجاد (علیہ السلام) کے معجزہ سے اور دوسری بار آٹھویں امام کے معجزہ سے، وہی خاتون ہیں آٹھ معصوم امام نے ان کے ہمراہ جو پتھر تھا اس پر اپنی انگوٹھی سے نقش کیا ہے۔(۱)

حبابۂ والبیہ کہتی ہیں:...میں نے امیر المؤمنین (علیہ السلام) سے عرض کیا: خدا آپ پر رحمت نازل کرے، امامت کی دلیل کیا ہے؟ حضرت نے جواب میں کہا: اس سنگریزہ کو میرے پاس لاؤ، تو میں اسے حضرت کی خدمت میں لائی، حضرت علی (علیہ السلام) نے اپنی انگوٹھی سے اس پر مہر کی اس طرح سے کہ اس پتھر پر نقش ہوگیا، اور مجھ سے کہا: ''اے حبابہ! جو بھی امامت کا مدعی ہو اور اس پر میری طرح مہر کردے تو وہ امام اور اس کی اطاعت واجب ہے امام وہ شخص ہے جو کچھ جاننا چاہے جان لیتا ہے''.

پھر میں اپنے کام میں مشغول ہوگئی، اور حضرت علی (علیہ السلام) رحلت کر گئے، تو پھر امام حسن (علیہ السلام) کے پاس آئی، جو حضرت علی کے جانشین تھے، اور لوگ ان سے سوال کر رہے ہیں؛ جب مجھے دیکھا تو کہا: ''اے حبابہ والبیہ!'' میں نے کہا: حاضر ہوں اے میرے سید و سردار! آپ نے کہا: ''جو تمہارے پاس ہے لے آؤ'' میں نے اس سنگریزہ کو حضرت کو دیا آنحضرت نے حضرت علی (علیہ السلام) کے مانند اپنی انگوٹھی سے مہر کی اس طرح سے کہ مہر کی جگہ نقش ہوگیا۔

پھر میں امام حسین (علیہ السلام) کی خدمت میں آئی جب کہ وہ مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تھے، مجھے اپنے پاس بلایا، اور خوش آمدید کہا: اور فرمایا: جو تم چاہتی ہو اس کی دلیل موجود ہے، کیا تم امامت کی علامت چاہتی ہو؟'' میں نے کہا: ہاں میرے آقا! آپ نے کہا: ''جو تمہارے پاس ہے

(۱) تنقیح المقال، ج ۳، ص ۷۵.

لے آؤ میں نے وہ سنگریزہ انھیں دیا، تو انھوں نے انگوٹھی سے اس پر نقش کر دیا۔ امام حسین (علیہ السلام) کے بعد امام سجاد (علیہ السلام) کی خدمت میں پہنچی جب کہ اتنی ضعیف ہو چکی تھی کہ میرے بدن میں رعشہ غالب تھا، اس وقت ۱۱۳ رسال کی تھی آنحضرت رکوع وسجود میں تھے اس لئے میری طرف توجہ نہیں کی تو میں امامت کی نشانی دریافت کرنے سے مایوس ہوگئی، آنحضرت نے اپنی انگلی سے میری طرف اشارہ کیا، ان کے اشارہ سے میری جوانی پلٹ آئی. میں نے کہا: اے آقا! دنیا کا کتنا حصہ گذر چکا ہے اور کتنا باقی بچا ہے؟ آپ نے کہا: گذشتہ کے متعلق، میں نے کہا ہاں اور جو بچا ہے اس کے متعلق نہیں۔

یعنی ہمیں گذشتہ کا علم ہے آیندہ غیب ہے خدا کے علاوہ کوئی نہیں جانتا، یا یہ کہ مصلحت نہیں کہ ہم بتائیں، اس وقت مجھ سے کہا: جو تمہارے پاس ہے اسے لے آؤ میں نے حضرت کو سنگریزہ دیا، حضرت نے اس پر مہر کی پھر کچھ زمانے کے بعد امام محمد باقر (علیہ السلام) کی خدمت میں آئی، آنحضرت نے بھی اس پر مہر کی، اس کے بعد امام جعفر صادق (علیہ السلام) کے پاس آئی تو آپ نے بھی اس پر مہر کی، پھر سالوں گذرنے کے بعد امام موسیٰ کاظم (علیہ السلام) کی خدمت میں شرفیاب ہوئی، آنحضرت نے بھی اس پر مہر کیا اس کے بعد امام رضا (علیہ السلام) کی خدمت میں پہنچی تو آنحضرت نے بھی اس پر نقش کیا اس کے بعد، نو ماہ زندہ رہیں۔ (۱)

۷۔ قنوا دختر رشید ہجری

اگر چہ آپ کی خصوصیات شیعہ وسنی کتابوں میں مذکور نہیں ہیں اصطلاحاً مہمل ہے۔ (۲) لیکن باپ کی اسیری ابن زیاد کے ہاتھوں ان کی شہادت کا قصہ خود ہی بیان کرتی ہیں، عقیدہ میں پختگی، اسلام میں پایداری وشیعت سے لگاؤ اور حضرت علی (علیہ السلام) سے محبت آشکار ہو جاتی ہے۔

....

(۱) کافی، ج ۱، ص ۳۴۶؛ تنقیح المقال، ج ۳، ص ۷۵۔ (۲) اعیان الشیعہ، ج ۴۳، ص ۶۔

ابو حیان بجلی کہتا ہے: میں نے رشید ہجری کی بیٹی قنوا سے پوچھا: تم نے اپنے باپ سے کون سی روایت یا حدیث سنی ہے؟ اس نے کہا: میرے باپ نے حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) سے نقل کیا ہے: آنحضرت نے فرمایا: اے رشید! تمہارا صبر کیسا ہوگا جب بنی امیہ کا منہ بولا بیٹا (ابن زیاد) تمھیں اپنے پاس بلائے اور دونوں ہاتھ پاؤں اور زبان قطع کر ڈالے؟'' میں نے کہا: آیا اس کا نتیجہ جنت ہے...؟ آپ نے کہا: اے رشید! تم دنیا و آخرت میں ہمارے ساتھ ہو''۔

قنوا کہتی ہیں: خدا کی قسم کچھ دن بعد ابن زیاد نے میرے باپ کو بلایا اور ان سے کہا: علی سے بیزاری کرو، لیکن انھوں نے کبھی ایسا نہیں کیا، ابن زیاد نے کہا: تمہارے قتل کی کیفیت علیؑ نے کیسے بیان کی ہے؟ میرے باپ نے جواب دیا: میرے دوست علیؑ نے مجھے اس طرح بتایا ہے کہ تم مجھے علیؑ سے بیزاری کرنے کے لئے بلاؤ گے لیکن میں تمہاری مراد پوری نہیں کروں گا؛ پھر میرے دونوں ہاتھ پاؤں اور زبان کاٹ ڈالو گے، ابن زیاد نے کہا: قسم خدا کی علیؑ کی پیش گوئی کے خلاف تمہارے حق میں کروں گا، اس وقت حکم دیا کہ ان کے دونوں ہاتھ، پاؤں کاٹ دئے جائیں۔

اور زبان سالم چھوڑ دی جائے، قنوا کہتی ہیں: میں نے اپنے باپ کو کاندھے پر اٹھایا اور راستے میں پوچھا: اے بابا! آیا درد کا احساس کرتے ہیں؟ تو انھوں نے کہا: نہیں صرف اتنا ہی جتنا مجھے مجمع کے دباؤ سے ہوتا ہے، جب ہم اپنے باپ کو اٹھا کر ابن زیاد کے محل سے خارج ہوئے، تو لوگ ان کے پاس جمع ہو گئے، میرے باپ نے موقع سے فائدہ اٹھایا، اور کہا: قلم، دوات اور کاغذ لے آؤ تا کہ تمھیں حادثات کی خبر دوں، لیکن جب یہ خبر ابن زیاد کو پہنچی تو اس نے زبان قطع کرنے کا حکم دیا، اور میرے باپ اسی شب شہید ہو گئے۔(۱)

---

(۱) اختیار معرفۃ الرجال، ص ۷۵؛ شرح حال رشید؛ تنقیح المقال، ج ۱، ص ۴۳۱، اور ج ۳، ص ۸۲؛ معجم رجال الحدیث، ج ۷، ص ۱۹۰؛ اعیان الشیعہ، ج ۳۲، ص ۹؛ سفینۃ البحار، ج ۵۲، ص ۳۵۷؛ ریاحین الشریعہ، ج ۵، ص ۴۰۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں عورتوں کا کردار

اس بات پر نظر کرتے ہوئے کہ عورتوں کا حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت میں وہی کردار ہوگا جو صدر اسلام میں تھا، مختصر طور پر، اُس زمانہ میں عورتوں کے کردار کے بارے میں بحث کرتے ہیں۔

اگر چہ روایت میں اشارہ ہوا ہے کہ (یُدَاوِینَ الجَرحیٰ و یَقُمنَ عَلَی المَرضیٰ) ''زخمیوں کا مداوا اور بیماروں کی تیمارداری کریں گی''، لیکن شاید زمانہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عورتوں کی خدمات کا سب سے بہتر نمونہ ہو اس لئے کہ وہ اس کے علاوہ بھی فعالیت کرتی تھیں وہی کردار حضرت مہدی کے زمانہ میں ادا کریں گی۔

عورتیں پیغمبر کے ساتھ جنگوں میں دوسرے وظائف کی بھی ذمہ دار تھیں جیسے سپاہیوں کو کھانا پانی پہنچانا، ان کا کھانا پکانا، سامان کی حفاظت، دواؤں کا انتظام کرنا، اسلحوں کی تعمیر، اہم خبروں کا پہنچانا، شہداء کو منتقل کرنا، دفاعی جنگوں میں شرکت، سپاہیوں کو محاذ جنگ پر جانے کی تشویق دلانا، جنگ میں حوصلہ افزائی کرنا و.....

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے کی عورتوں کی، عصر پیغمبر کی عورتوں سے تشبیہ دینا ہمیں اس بات پر آمادہ کرتی ہے کہ صدر اسلام میں ان کی فعالیت اور کارکردگی کا بھی ذکر کریں۔

بعض وہ عورتیں جو اہم کردار ادا کر رہی تھیں

۱۔ ام عطیہ: انھوں نے سات غزوں میں شرکت کی اور ان کی من جملہ خدمات میں زخمیوں

کا مداوا کرنا بھی ہے۔(۱)

ام عطیہ کہتی ہیں: میرے تمام کاموں میں ایک کام سپاہیوں کے سامان کی حفاظت کرنا تھا۔(۲)

۲۔ام عمارہ؛ (نسیبہ)؛ جنگ احد میں ان کی راہنمائی اس درجہ تھی کہ پیغمبر ﷺ کے نزدیک تعریف اور تشکر کی قابل بنی۔(۳)

۳۔ام ابیہ؛ یہ ان چھ عورتوں میں سے ایک تھیں جو قلعہ خیبر کی راہی ہوئیں، پیامبر نے ان سے کہا: کس کے حکم سے یہاں آئی ہو؟ ام ابیہ کہتی ہیں: جب ہم نے رسول کو غضبناک دیکھا تو کہا: ہم کچھ دواؤں کے ساتھ زخمیوں کا مداوا کرنے یہاں آئے ہیں۔

اس وقت حضرت ہمارے وہاں رکنے پر آمادہ ہوگئے اور اس جنگ میں ہمارا کام زخمیوں کا مداوا اور ان کا کھانا پکانا تھا۔

۴۔ام ایمن؛ جنگوں میں زخمیوں کا مداوا کرتی تھیں۔(۴)

۵۔حمنہ؛ انھوں نے زخمیوں تک پانی پہنچایا اور ان کا مداوا کیا یہ وہ خاتون ہیں جو کہ جنگ میں شوہر، بھائی اور ماموں سے محروم ہوگئیں۔(۵)

۶۔ربیعہ معوذ کی بیٹی؛ زخمیوں کا مداوا کرتی تھیں۔(۶) وہ کہتی ہیں ہم رسول خداؐ کے ساتھ جنگ کے لئے روانہ ہوئے اور شہداء کو مدینہ منتقل کیا۔

---

(۱) ابو عوانہ، مسند، ج ۴، ص ۳۳۱۔
(۲) واقدی، مغازی، ج ۱، ص ۲۷۰۔
(۳) کنزل العمال، ج ۳، ص ۳۲۵۔
(۴) الاصابہ، ج ۴، ص ۴۳۳۔
(۵) ابن سعد طبقات، ج ۸، ص ۲۴۱۔
(۶) سد الغابہ، ج ۵، ص ۴۵۱؛ بخاری صحیح، ج ۱۳، ص ۱۶۸۔

۷۔ام زیاد؛ آپ ان چھ عورتوں میں ہیں جو جنگ خیبر میں زخمیوں کے مداوا کے لئے گئیں۔(۱)

۸۔امیہ قیس کی بیٹی؛ ہجرت کے بعد مسلمان ہوئی اور کہتی ہے: بنی غفار کی عورتوں کے ہمراہ رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں گئی اور ان سے عرض کیا: ہم چاہتے ہیں کہ آپ کی خدمت میں زخمیوں کا علاج اور سپاہیوں کی مدد کرنے کے لئے خیبر کی سمت جائیں۔

رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوشی سے کہا: ''اللہ کی عنایتوں کے ساتھ جاؤ''.(۲)

۹۔لیلائے غفاریہ؛ فرماتی ہیں: میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ زخمیوں کا مداوا کرنے جنگ میں گئی۔(۳)

۱۰۔ام سلیم؛ جنگ احد میں سپاہیوں کو پانی پہنچاتی تھیں اور حاملہ ہونے کے باوجود؛ جنگ حنین میں شریک ہوئیں۔(۴)

۱۱۔معاذہ غفاریہ؛ بیماروں کی تیمارداری اور زخمیوں کا علاج کرتی تھیں۔(۵)

۱۲۔ام سنان اسلمیہ؛ آپ نے جنگ خیبر جاتے وقت رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا: میں بھی آپ کے ساتھ چلنا چاہتی ہوں، اور جنگ کے دوران زخمیوں کا معالجہ، بیماروں کا مداوا، اور سپاہیوں کی مدد کروں گی اور ان کے سامان کی حفاظت اور سپاہیوں کو پانی پہنچاؤں گی، رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا: ''مناسب ہے کہ تم ہماری بیوی ام سلمہ کے ساتھ ہوجاؤ''.(۶)

---

(۱) الاصابہ، ج۴، ص۴۴۴.

(۲) اسد الغابہ، ج۵، ص۴۰۵.

(۳) نقش زنان در جنگ، ص۲۲.

(۴) ابن سعد، طبقات، ج۸، ص۴۲۵.

(۵) اعلام النساء، ج۵، ص۶۱.

(۶) ریاحین الشریعہ، ج۳، ص۴۱۰.

۱۳۔فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا: محمد بن مسلمہ کہتا ہے: جو عورتیں جنگ احد میں پانی تلاش کر رہی تھیں اور وہ چودہ تھیں۔(۱)

اوران چودہ ۱۴ر خواتین میں حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا بھی تھیں، عورتیں کھانا، پانی اپنی پشت پر اٹھا کر لاتی تھیں اور زخمیوں کا علاج کرتی تھیں اور انھیں پانی پلاتی تھیں۔(۲)

۱۴۔ام سلیط؛ عمر ابن خطاب کہتے ہیں: ام سلیط جنگ احد میں پانی کی مشک اٹھا کر لاتی اور جنگی ساز و سامان کی تعمیر میں مشغول رہتی تھیں۔(۳)

۱۵۔نسیبہ؛ آپ اپنے شوہر اور دو بچوں کے ہمراہ جنگ احد میں شریک ہوئیں، پانی کی مشک اٹھاتی تھیں، اور زخمیوں کو سیراب کرتی تھیں، جب جنگ اپنے شباب پر چھڑی تو یہ خود بھی جنگ میں شریک ہوگئیں، اور تلوار اور نیزوں کے بارہ زخم کی متحمل ہوئیں۔(۴)

۱۶۔انیہ؛ جنگ احد کے موقع پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں مشرف ہوئیں اور کہا: اے رسول خداؐ! میرا بیٹا عبداللہ بن سلمہ جنگ بدر میں شریک ہوا، اور احد میں شہید ہوگیا، میں چاہتی ہوں کہ اسے مدینہ لے جاؤں، اور وہاں اسے دفن کروں، تاکہ اس کا مزار میرے گھر سے قریب رہے، اور اس سے اُنس حاصل کروں، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اجازت دے دی. انیہ نے اپنے بیٹے کے پاکیزہ جسم کو مجدر بن زیاد نامی دوسرے شہید کے ساتھ ایک عبا میں لپیٹا اور انھیں اونٹ پر رکھ کر مدینہ لے گئیں۔(۵)

---

(۱) واقدی، مغازی، ج۱،ص۲۴۹.

(۲) واقدی، مغازی، ج۱،ص۲۴۹.

(۳) بخاری، صحیح، ج۱۲،ص۱۵۳.

(۴) واقدی، مغازی، ج۱،ص۲۶۸.

(۵) اسد الغابہ، ج۵،ص۴۰۶؛ حجۃ الاسلام محمد جواد طبسی نقش زنان، ملاحظہ ہو

یہ عورتوں کی مختصر سی اسلامی محاذ پر رسول خداؐ کے ہم رکاب فعالیت ہے، اور یہ عورتوں کی فوجی ہمراہی اور پشت پناہی اس لئے تھی کہ جنگجو سپاہیوں کا دشمن کے مقابل زیادہ سے زیادہ استفادہ ہو، حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے میں بھی وہی کردار ادا کریں گی جو رسول اللہؐ کے زمانے میں تھا، اس زمانے میں اس سے پہلے عورتیں مختلف فعالیت انجام دیتی تھیں، دجال کے خلاف تبلیغ، لوگوں کو اس سے محفوظ رکھنا، ان کے من جملہ وظیفوں میں ہے۔

ابوسعید خدری؛ کہتے ہیں: دجال جہاں بھی جائے گا اس سے پہلے لـــــبیۃ (طیبۃ) نامی خاتون وہاں پہنچ جائے گی، اور لوگوں سے کہے گی: تمہاری طرف دجال آرہا ہے؛ لہٰذا تم لوگ ہوشیار رہو گے اور انجام سے باخبر! (۱)

....

(۱) ابن حماد، فتن، ص ۱۵۱؛ کنزل العمال، ج ۱۴، ص ۶۰۴۔

دوسری فصل

رہبر قیام

انقلاب اور حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے قیام سے متعلق ہم گفتگو کر چکے. اب اس فصل میں، آپ کے جسمی اور اخلاقی خصوصیات وکرامات کے بارے میں گفتگو کریں گے۔

الف) جسمی خصوصیات

۱۔ عمر اور چہرہ: حصین کا بیٹا عمران کہتا ہے میں نے رسول خداؐ سے کہا: اس شخص (مہدی) کا مجھے تعارف کرایئے؛ اور ان کے کچھ حالات بیان کیجئے۔

رسول خداؐ نے فرمایا: وہ میری اولاد میں سے ہے، ان کا جسم اسرائیل کے مردوں کے مانند سخت اور سڈول ہے؛ میری امت کی مصیبت کے وقت قیام کرے گا؛ ان کے چہرے کا رنگ عربوں سے مشابہ ہے؛ اس کا قیافہ چالیس ۴۰ ر سالہ مرد کے مانند ہوگا؛ صورت چاند کے ٹکڑے کے مانند چمکتی ہوگی؛ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا؛ جب کہ ظلم وستم سے بھری ہوگی. بیس سال تک حکومت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے گا اور تمام کفار ممالک مانند قسطنطنیہ وروم و... پر قبضہ جمائے گا۔ (۱)

امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں: ''...خداوند متعال حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی عمر غیبت کے زمانے میں طولانی کر دے گا. اس کے بعد اپنی قدرت کاملہ سے ان کے چہرے کو چالیس سال سے کم سالہ جوان کی مانند بنا دے گا''. (۲)

---

(۱) ابن طاؤس، ملاحم، ص۱۳۴.

(۲) کمال الدین، ج۱، ص۳۱۵؛ کفایۃ الاثر، ص۲۲۴؛ اعلام الوری، ص۴۰۱؛ الاحتجاج، ص۲۸۹.

امام صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے تو لوگ انکار کریں گے، اور کوئی ان کا پاس ولحاظ نہیں کرے گا؛ سوائے ان لوگوں کے جن سے خداوند عالم نے عالم ارواح (۱) میں عہد و پیمان لیا ہو، وہ ایک مکمل اور کامیاب اور معتدل انداز میں آئے گا۔'' (۲)

حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''جب مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو آپ کا سن ۳۰/اور ۴۰/سال کے درمیان ہوگا''۔ (۳)

مروی کہتا ہے میں نے امام رضا (علیہ السلام) سے عرض کیا: ظہور وقیام کے وقت آپ کے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی کیا علامت ہے؟ امام نے فرمایا: ''علامت یہ ہے کہ عمر تو زیادہ ہے لیکن چہرے سے جوان ہوں گے؛ اور اتنا جوان ہوں گے کہ دیکھنے والے کہیں گے کہ ۳۰/یا چالیس سال کے ہیں۔ (۴)

دوسری علامت یہ ہے کہ زمانے کی آمد ورفت اسے بوڑھا نہیں بنا سکے گی مگر یہ کہ ان کو موت آجائے''۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''یقیناً ولی خدا ۱۲۰/سال جناب ابراہیم (علیہ السلام) کی طرح عمر کریں گے، لیکن چہرہ اور رخسار ۳۰/یا ۴۰/سالہ جوان کی طرح ہوگا''۔

مرحوم مجلسیؒ فرماتے ہیں: شاید اس سے مراد حکومت اور سلطنت کی مدت ہو یا یہ کہ حضرت کی عمر اتنی ہی تھی؛ اور لیکن اسے خداوند عالم نے طولانی کر دیا ہے۔

---

(۱) سورہ اعراف، آیت ۱۷۲۔

(۲) نعمانی، غیبۃ، ص ۱۸۸؛ عقد الدرر، ص ۴۱؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۸۷؛ ینابیع المودۃ، ص ۴۹۲۔

(۳) احقاق الحق، ج ۱۹، ص ۶۵۴۔

(۴) کمال الدین، ج ۲، ص ۶۵۲؛ اعلام الوری، ص ۴۳۵؛ خرائج، ج ۳، ص ۱۱۷۰۔

لفظ "موفق" سے مراد اعضاء کا معتدل اور متناسب ہونا ہے اس سے کنایہ یہ ہے کہ (درمیانی سن کے ہوں گے) یا آخر عمر میں ایک جوان کی طرح ہیں۔(۱)

ظہور کے وقت آپ کے سن کے بارے میں دیگر اقوال بھی پائے جاتے ہیں، ارطات کہتا ہے: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ۶۰ رسال کے ہیں۔(۲) ابن حماد کہتا ہے: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ۱۸ رسالہ ہیں۔(۳)

۲۔ جسمی خصوصیات ابوبصیر کی زبانی

ابوبصیر کہتے ہیں: میں نے حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے عرض کی کہ میں نے آپ کے والد بزرگوار سے سنا ہے کہ امام زمانہ (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کا سینہ کشادہ اور شانے چوڑے ہوں گے؟ حضرت نے کہا: اے ابومحمد! میرے والد نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زرہ پہنی تو انھیں بڑی ہو رہی تھی اور اتنی بڑی کہ زمین سے خط کر رہی تھی، میں نے بھی اسے پہنا تو مجھے بھی بڑی ہوئی، لیکن وہی زرہ حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے جسم پر بالکل رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم کی طرح مناسب ہوگی، اوراس زرہ کا نچلا حصہ کوتاہ ہے اس طرح سے کہ ہر دیکھنے والا گمان کرے گا کہ اسے موڑ دیا گیا ہے"۔(۴)

صلت کے بیٹے ریان کہتے ہیں کہ میں نے امام رضا (علیہ السلام) سے عرض کیا: کیا آپ صاحب امر ہیں؟ تو آپ نے کہا: میں امام اور صاحب امر ہوں، لیکن نہ وہ صاحب امر جو زمین کو

---

(۱) بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۸۳۔

(۲) بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۸۳۔

(۳) ملاحم، ابن طاؤس، ص ۷۳؛ کنز العمال، ج ۱۴، ص ۵۷۶۔

(۴) ابن حماد فتن، ص ۱۰۲۔

عدل وانصاف سے بھر دے گا؛ جب کہ ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی. میں کس طرح وہ صاحب امر ہوں گا جب کہ میرے جسم کی ناتوانی دیکھ رہے ہو؟ حضرت قائم وہ ہیں کہ جب ظہور کریں گے، تو بوڑھوں کی عمر ہوگی لیکن صورت جوانوں کی سی ہوگی، قوی اور تندرست جسم کے مالک ہوں گے، کہ اگر کسی بڑے سے بڑے درخت پر ہاتھ ماردیں گے تو وہ جڑ سے اکھڑ جائے گا، اور اگر پہاڑوں کے درمیان آواز دیں گے تو چٹان چیخ جائیں گے، اور پہاڑ نیز اپنی جگہ چھوڑ دیں گے. جناب موسیٰ (علیہ السلام) کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ان کے ساتھ ہوگی". (۱)

ب) اخلاقی کمالات

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) دیگر معصومین (علیہم السلام) کی مانند مخصوص اخلاقی کمالات کے مالک ہیں، یعنی حضرات معصومین (علیہم السلام) کامل انسان اور بشریت کے لئے نمونہ اور اعلیٰ حد تک نیک اخلاق کے مالک ہیں۔

حضرت امام رضا (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) لوگوں میں سب سے زیادہ دانا، حلیم، بردبار اور پرہیزگار ہیں وہ تمام انسانوں سے زیادہ بخشش کرنے والے، عابد اور بہادر ہیں". (۲)

۱. خوف خدا

کعب کہتے ہیں: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کا خدا کے سامنے خوف وہراس عقاب کی طرح ہے۔(۳) یعنی جس طرح اپنے پیروں کے سامنے سر جھکائے رہتا ہے شاید کعب کی مراد

(۱) بصائر الدرجات، ج ۴، ص ۱۸۸؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۴۴۰ و ۵۲۰؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۱۹.

(۲) کمال الدین، ج ۲، ص ۴۸؛ اعلام الوری، ص ۴۰۷؛ کشف الغمہ، ج ۳، ص ۲۱۳؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۲۲؛ وافی، ج ۲، ص ۱۱۳؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۴۷۸.

(۳) ینابیع المودۃ، ص ۴۰۱؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۳۷؛ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۳۶۷.

یہ ہو کہ اگرچہ عقاب طاقتور پرندہ ہے لیکن عقاب کی تمام قوت کا دارومدار پروں پر ہے اگر کسی وقت اس کے پر اس کی مدد نہ کریں تو آسمان سے زمین پر گر پڑے گا حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ) بھی الٰہی قدرت مندرہبر ہیں، لیکن اس قدرت کا سرچشمہ اللہ کی ذات ہے، اگر خداوند عالم کسی وقت آپ کی مدد نہ کرے، تو کارکردگی کی قوت باقی نہیں رہے گی، اس وجہ سے حضرت خداوند عالم کے سامنے خاضع و خاشع ہیں۔

ابن طاؤس کی نقل کے مطابق (۱) حضرت کا خشوع خداوند عالم کے سامنے نیزوں کے دو طرف سے تشبیہ دیا گیا ہے نیزہ کی کارکردگی اور نشانہ پر اس کا لگنا دو کنارے سے تعلق رکھتا ہے جو دو پروں کے مانند ہے کہ اگر ایک سرا ٹیڑھا ہوا تو نیزہ خطا کر جائے گا۔

شاید اس سے مراد یہ ہو کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ) کی قدرت خداوند عالم سے ہے اور خداوند عالم کی مدد سے تعلق رکھتی ہے۔

۲۔زھد

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ) کے ظہور میں کیوں جلد بازی کرتے ہو؟ خدا جانتا ہے کہ آپ کا لباس معمولی، اور کھردرا، غذا نان جو، حکومت، تلوار کی حکومت ہے، اور موت تلوار کے سایہ میں ہے''.(۲)

عثمان بن حماد کہتے ہیں: ہم امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی بزم میں تھے کہ ایک شخص نے حضرت سے عرض کی: حضرت علی ابن ابی طالب (علیہ السلام) ایسا معمولی لباس پہنتے تھے جس کی

---

(۱) ابن حماد، فتن، ص ۱۰۰؛ عقد الدرر، ص ۱۵۸؛ ابن طاؤس، ملاحم، ص ۷۳؛ متقی ہندی، برہان، ص ۱۰۱.

(۲) ابن طاؤس، ملاحم، ص ۷۳.

قیمت چار درہم تھی لیکن آپ قیمتی لباس پہنتے ہیں! حضرت نے جواب دیا: ''حضرت علی (علیہ السلام) نے ایسا لباس اس زمانے میں زیب تن کیا ہے کہ کوئی اعتراض کرنے والا نہیں تھا، ہر زمانے کا عمدہ لباس اس زمانے کے لوگوں کا ہے، جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو حضرت علی (علیہ السلام) کا لباس پہنیں گے، اور انھیں کی سیاست اور ڈگر پر چلیں گے۔(۱)

۳. لباس

روایات میں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کا مخصوص لباس مذکور ہے کبھی رسول اللہؐ کے لباس کی بات آتی ہے تو کبھی جناب یوسف (علیہ السلام) کے لباس کی گفتگو ہوتی ہے۔

شعیب کے بیٹے یعقوب کہتے ہیں: امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: ''کیا تم نہیں چاہتے کہ میں تمہیں وہ لباس دیکھاؤں جو حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کے وقت زیب تن کریں گے؟'' میں نے کہا: کیوں نہیں دیکھنا چاہتا ہوں، حضرت نے صندوقچہ منگوایا، اور اسے کھولا، اور کرباسی (روئی کے دھاگہ سے بنا ہوا) لباس نکالا اور اسے کھولا تو اس کے بائیں طرف ایک خون کا دھبہ تھا۔

امام (علیہ السلام) نے کہا: ''یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لباس ہے، جس دن حضرت کے اگلے چار دانت (جنگ احد) میں شہید ہوئے تھے حضرت نے اسے پہنا تھا، اور حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) یہی لباس پہنے ہوئے قیام کریں گے، میں نے اس خون کو چوما اور آنکھوں سے لگایا، پھر حضرت نے لباس تہہ کر کے اٹھا لیا''۔(۲)

مفضل بن عمر کہتے ہیں کہ امام صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: جناب یوسف کے لباس کے بارے میں جانتے ہو؟ میں نے کہا: نہیں تو حضرت نے کہا: ''جب حضرت ابراہیم (علیہ السلام)

---

(۱) نعمانی، غیبۃ، ص ۲۳۳ و ۲۳۴ تھوڑے سے فرق کے ساتھ؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۵۴.

(۲) کافی، ج ۶، ص ۴۴۴؛ بحار الانوار، ج ۴۱، ص ۱۵۹، و ج ۴۷، ص ۵۵.

کے لئے آگ روشن کی گئی، تو جبرئیل (علیہ السلام) نے ایک لباس لا کر انھیں پہنایا جو سردی وگرمی سے حفاظت کرتا ہو، اور جب ان کی وفات نزدیک ہوئی، تو انھوں نے دعا کی اور جلد میں رکھ کر حضرت اسحاق کے بازو پر باندھ دیا، انھوں نے یعقوب (علیہ السلام) کو دیا اور جب جناب یوسف (علیہ السلام) پیدا ہوگئے تو حضرت یعقوب (علیہ السلام) نے یوسف (علیہ السلام) کے بازو پر باندھ دیا یوسف بھی حادثات سے گذرنے کے بعد مصر کے بادشاہ ہوئے، جب جناب یوسف نے اسے وہاں کھولا تو حضرت یعقوب نے اس کی خوشبو محسوس کی، یہ خداوند کی گفتگو قرآن میں ہے کہ یوسف کی یعقوب کے قول کے مطابق حکایت کرتا ہے، کہ میں یوسف کی خوشبو محسوس کررہا ہوں میری طرف خطا کی نسبت نہ دو' (۱) یہ وہی لباس ہے، جو جنت سے آیا ہے''۔

میں نے عرض کیا: میں قربان جاؤں؛ وہ لباس کس کے ذریعہ آیا ہے؟ کہا: اس کے اہل کے ہاتھ؛ لباس ہمارے قائم کے ہمراہ ہے جب وہ ظہور کریں گے'' پھر کہا: ہر نبی جسے علم ودانش یا کوئی اور چیز بعنوان ارث ملی ہے وہ محمد ﷺ تک پہنچی ہے۔'' (۲)

۴۔ اسلحہ

رسول خدا ﷺ نے حضرت علی (علیہ السلام) سے کہا: ''جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے اور ان کی ماموریت کا وقت آجائے گا تو ان کے ساتھ ایک تلوار ہوگی جو انھیں آواز دے گی: اے خدا کے ولی! قیام کیجئے اور اپنے دشمنوں کو قتل کیجئے''. (۳)

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کے

---

(۱) نعمانی، غیبۃ، ص ۲۴۳؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۴۴؛ حلیۃ الابرار، ج ۲، ص ۵۷۵؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۵۵.

(۲) سورۂ یوسف، آیت ۹۴.

(۳) کافی، ج ۱، ص ۲۳۲؛ کمال الدین، ج ۲، ص ۶۷۴؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۲۷.

وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہی لباس زیب تن کریں گے جو انھوں نے جنگ احد میں زیب تن کیا تھا اور وہی زرہ وعمامہ بھی ہوگا، جو آنحضرت نے پہنا تھا اور ذوالفقار جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار ہے ہاتھ میں لیں گے،تلوار آٹھ ماہ تک بے دینوں کے کشتوں کے پشتے لگائے گی"۔(۱)

جابر جعفیؒ کہتے ہیں: امام محمد باقر (علیہ السلام) نے فرمایا:"امام مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) مکہ سے رکن ومقام کے درمیان اپنے وزیر اور ۳۱۳ اصحاب کے ساتھ ظہور کریں گے، اور رسول خداؐ کا دستورالعمل، پرچم اور اسلحہ ان کے ہاتھ میں ہوگا، اس وقت منادی آسمان مکہ سے حضرت کے نام اور آپ کی ولایت کے ساتھ آواز دے گا؛ اس طرح سے کہ تمام اہل زمین اس نام کو سنیں گے، آپ کا نام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہے"۔(۲)

۵۔امام اور صورت کی شناخت

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی ایک خصوصیت یہ ہوگی کہ انسان کی اندرونی حالت چہروں سے پہچان لیں گے، اور نیک افراد کو بدکردار سے جدا کردیں گے، اور فساد کرنے والوں کو اسی شناخت کے مطابق کیفر کردار تک پہنچائیں گے۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں:"جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے، تو کوئی ایسا نہیں بچے گا جسے حضرت پہچانتے نہ ہوں کہ یہ نیک انسان ہے یا فاسد وبد کردار۔"(۳)

(۱) کفایۃ الاثر، ص ۲۶۳؛ بحار الانوار، ج ۳۶، ص ۴۰۹؛ عوالم، ج ۱۵، بخش ۳، ص ۲۶۹؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۶۳۔

(۲) نعمانی، غیبۃ، ص ۳۰۸؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۲۳؛ ارشاد، ص ۲۷۵۔

(۳) الاصول الستۃ عشر، ص ۷۹؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۸۸؛ بحار الانوار، ج ۲۶، ص ۲۰۹؛ مستدرک الوسائل، ج ۱۱، ص ۳۸۔

نیز فرماتے ہیں: ''جب قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے تو ہمارے دشمنوں کو ان کے چہروں سے پہچان لیں گے، اور اس وقت ان کے سر و پیر کو پکڑیں گے اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ انھیں قتل کر دیں گے''.(۱)

اسی طرح فرماتے ہیں: ''جب قیام کریں گے تو دوست و دشمن کو اپنی قوت شناخت سے الگ کر دیں گے''.

معاویہ دھنی کہتے ہیں: امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے آیۂ مجرمین جس میں ہے کہ وہ اپنے چہروں سے پہچان لئے جائیں گے تو پھر ان کے سر اور پیر پکڑے جائیں گے۔(۲)

امام (علیہ السلام) نے کہا: اے معاویہ! اس سلسلے میں دوسرے لوگ کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا: ان کا خیال ہے کہ خداوند عالم قیامت کے دن گناہگاروں کو ان کے قیافے سے پہچان لے گا، اور سر کے بال و پاؤں پکڑ کر جہنم میں ڈال دے گا، امام (علیہ السلام) نے کہا: خداوند عالم کو کیا ضرورت ہے کہ انھیں ان کے چہروں سے پہچانے جب کہ اسی نے انھیں پیدا کیا ہے''. میں نے کہا: پھر آیت کے کیا معنی ہیں؟ آپ نے کہا: جب قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کریں گے تو خداوند عالم انھیں چہرہ شناسی کا علم عطا کرے گا، اور حضرت حکم دیں گے کہ کافروں کو سر اور پیر پکڑ کر ان پر سخت ضرب لگائی جائے''.(۳)

---

(۱) کمال الدین، ج۲، ص ۶۷۱؛ خرائج، ج۲، ص ۹۳۰؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۴۹۳؛ بحار الانوار، ج ۵۱، ص ۵۸ و ج ۵۲، ص ۳۸۹.

(۲) احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۳۵۷؛ ملاحظہ ہو: نعمانی، غیبۃ، ص ۲۴۲؛ کمال الدین، ج ۲، ص ۶۷۳: ارشاد، ج ۵، ص ۳۶: اعلام الوری، ص ۴۳۳؛ کشف الغمہ، ج ۳، ص ۲۵۶.

(۳) (اس وقت) گناہگار افراد اپنی علامتوں سے پہچان لئے جائیں گے تو پیشانی کے پٹے اور پاؤں پکڑے (جہنم میں ڈال دیے جائیں گے۔ سورۂ رحمن ۵۵، آیت ۴۱.

۲۔کرامات

اگر چہ آخر زمانہ میں لوگ قوی حکومت کے بروئے کار آنے سے جب کہ وہ مظلوموں کے حامی کے انتظار میں وقت شماری کریں گے، لیکن بہت ساری حکومتوں سے خوشحال نہیں ہوں گے، اور ہر گروہ اور پارٹی کی بات نہیں مانیں گے، سچی بات یہ ہے کہ وہ کسی کو قادر نہیں سمجھتے جو دنیا کے نظام کو درست کر سکے اور پُر آشوب دنیا کو ٹھکانے لگا سکے۔

اس لحاظ سے جو سماج کے نظم برقرار ہونے اور دنیا میں امنیت کی وسعت کے دعویدار ہیں، انھیں مافوق قوت کا مالک ہونا چاہئے اس بات کا اثبات کرامتوں کے ظاہر کرنے اور خارق العادۃ کاموں کے انجام دینے پر ہے، شاید اس لئے ہے کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ابتدائے ظہور میں معجزات وکرامات سے کام لیں گے، اگر اڑتے پرندوں کو آواز دیں گے تو وہ فوراً نیچے آ کر حضرت کے اختیار میں آجائیں گے، خشک لکڑی کو اگر بنجر اور سخت زمین میں گاڑیں گے تو بلا فاصلہ وہ ہری بھری ہوجائے گی اور اس میں شاخ وپتے نکل آئیں گے۔

ان کاموں سے لوگوں پر ثابت ہوجائے گا کہ میرا ایسی شخصیت سے سامنا ہے جس کے اختیار میں زمین وآسمان ہیں، یہ کرامتیں درحقیقت ان لوگوں کے لئے ایک نوید اور مژدہ ہوں گی جو سالہا سال اور صدیوں سے آسمان وزمین کے نیچے مظلوم ومغلوب اور دبے ہوں گے اور لاکھوں قربانی دینے کے باوجود قادر نہ ہوسکے ہوں گے جو ایسے حملوں کے لئے رکاوٹ بن سکے، لیکن اس وقت خود کو ایک ایسی شخصیت کے سامنے پائیں گے جس کے اختیار میں زمین وآسمان ومافیھا ہوں گے۔

جو لوگ کل تک قحط کی زندگی گذار رہے تھے حد تو یہ تھی کہ ابتدائی ضرورتوں کو بھی پورا نہ کر سکتے ہوں گے، اور خشک سالی اور زراعت نہ ہونے کی وجہ سے اقتصادی بحران کا شکار ہوں گے، آج

وہ لوگ ایسی شخصیت کے سامنے ہوں گے جس کے ادنیٰ اشارہ سے زمین سرسبز و شاداب ہو جائے گی اور پانی و بارش کا ذخیرہ ہو جائے گا۔

جو لوگ لا علاج بیماریوں سے دوچار ہوں گے، آج اس شخصیت کا سامنا کریں گے جو لا علاج بیماریوں کا علاج کرے گا اور مردوں کو حیات دے گا. یہ سارے معجزات و کرامات ہیں جو اس ذات کی قوت و صداقت گفتار کو ثابت کریں گی۔

خلاصہ یہ کہ دنیا والے یقین کریں گے کہ یہ نوید دینے والا گذشتہ دعویداروں سے کسی طرح مشابہ نہیں ہے، بلکہ یہ وہی نجات دینے والا، اللہ کا واقعی ذخیرہ مہدی موعود ہے۔

کبھی حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی کرامتیں سپاہیوں کے لئے ظاہر ہوں گی جو ان کے ایمان کو محکم اور اعتقاد کو راسخ کریں گی، اور کبھی دشمنوں اور شک کرنے والوں کے لئے ہوں گی جو آنحضرت پر ان کے ایمان و اعتقاد کا سبب ہوگا۔

یہاں پر بعض معجزات و کرامات کو بیان کر رہا ہوں۔

۱۔پرندوں کا بات کرنا

امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اپنی راہ میں ایک سادات حسنی سے ملاقات کریں گے جس کے پاس بارہ ۱۲/ ہزار سپاہی ہوں گے حسنی احتجاج کرے گا اور خود کو رہبری کا زیادہ حق دار سمجھے، گا حضرت اس کے جواب میں کہیں گے ''میں مہدی ہوں''، حسنی ان سے کہے گا: کیا تمہارے پاس کوئی علامت اور نشانی ہے کہ میں بھی بیعت کروں حضرت آسمان پر اڑتے پرندے کی طرف اشارہ کریں گے تو پرندہ نیچے آجائے گا، اور حضرت کے ہاتھوں پر بیٹھے گا پھر اس وقت قدرت خدا سے گویا ہوگا اور حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی امامت کی گواہی دے گا۔

سید حسنی کے مزید اطمینان کے لئے حضرت سوکھی لکڑی زمین میں گاڑیں گے تو وہ سرسبز ہو

جائے گی اور شاخ و پتے نکل آئیں گے، دوبارہ پتھر کے ٹکڑے کو زمین سے اٹھائیں گے اور ہلکے سے دباؤ سے اسے ریزہ ریزہ کر کے خمیر کی طرح نرم کر دیں گے۔

سید یہ ساری کرامتیں دیکھنے کے بعد حضرت پر ایمان لائے گا، اور خود اپنی تمام فوج کے ساتھ حضرت کے سامنے سر تسلیم خم کر دے گا، حضرت اسے فوج کے پہلے دستہ کا کمانڈر بنا دیں گے''۔(۱)

۴۔پانی کا ابلنا اور زمین سے غذا کا حاصل کرنا

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''جب امام (عجل اللہ تعالی فرجہ) شہر مکہ میں ظہور کریں گے اور وہاں سے کوفہ کا قصد کریں گے، تو اپنی فوج میں اعلان کریں گے کہ کوئی اپنے ہمراہ کھانا پانی نہیں لے گا، حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کا پتھر جو اپنے ہمراہ صاف و شفاف پانی کا بارہ چشمے رکھتا ہے، لئے ہوں گے، راستے میں جہاں بھی رکیں گے اس کو نصب کر دیں گے، زمین سے پانی کے چشمے ابل پڑیں گے، اور سارے بھوکے اور پیاسے افراد اس سے شکم سیر ہو جائیں گے۔

راستے میں سپاہیوں کی خوراک کا بندوبست اسی طرح سے ہے، پھر جب نجف پہنچ جائیں گے وہاں اس پتھر کے نصب کرنے سے ہمیشہ کے لئے پانی اور دودھ ابلتا رہے گا، جو بھوکے پیاسوں کو سیراب کرے گا۔(۲)

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے، تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پرچم، سلیمان کی انگوٹھی، عصا اور سنگ موسیٰ (علیہ السلام) ان کے ہمراہ ہوگا، پھر حضرت کے حکم سے سپاہیوں کے درمیان اعلان ہوگا کہ کوئی اپنے کھانے پینے نیز جانوروں کے چارے کا انتظام نہ کرے۔ بعض لوگ اپنے ساتھیوں سے کہیں گے: کیا وہ ہمیں ہلاک کرنا اور

---

(۱) اختصاص، ص۳۰۴؛ نعمانی، غیبۃ، ص۱۲۸؛ بصائر الدرجات، ص۳۵۶؛ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۲۱؛ الشیعہ والرجعہ، ج۱، ص۲۳۱؛ المحجہ، ص۲۱۷؛ ینابیع المودۃ، ص۴۲۹۔

(۲) عقد الدرر، ص۹۷، ۱۳۸، ۱۳۹؛ القول المختصر، ص۱۹؛ الشیعہ والرجعہ، ج۱، ص۱۵۸۔

ہماری سواریوں کو بھوکا پیاسا مارنا چاہتے ہیں، پہلی جگہ پہنچتے ہی حضرت پتھر زمین میں نصب کریں گے، اور فوج کے کھانے پینے نیز چوپایوں کے چارے کا انتظام ہو جائے گا، شہر نجف پہنچنے تک اس سے استفادہ کرتے رہیں گے۔(۱)

۳۔طی الارض اور سایہ کا فقدان

امام رضا (علیہ السلام) فرماتے ہیں: جب حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کریں گے تو زمین نورالٰہی سے روشن ہو جائے گی، اور حضرت مہدی کے قدموں کے نیچے تیزی سے آگے بڑھے گی، آپ تیزی سے راستہ طے کریں گے اور آپ وہ ہیں کہ جس کا سایہ نہ ہوگا۔(۲)

۴۔انتقال کا ذریعہ

امام محمد باقر (علیہ السلام) نے سورہ نامی شخص سے کہا: ''ذوالقرنین کو اختیار دیا گیا کہ نرم و سخت دو بادلوں میں کسی ایک کا انتخاب کرلیں، انھوں نے نرم بادل کا انتخاب کیا، سخت حضرت صاحب الامر کے لئے ذخیرہ رہ گیا، سورہ نے پوچھا: سخت بادل کس لئے ہے؟ حضرت نے کہا جن بادلوں میں چمک۔ گرج، کڑک اور بجلی ہوگی جب ایسا ابر ہوگا تو تمہارے صاحب الامر اس پر سوار ہیں، بے شک آپ بادل پر سوار ہوں گے، اور اس کے ذریعہ آسمان کی بلندی کی طرف جائیں گے، اور سات آسمان و زمین کی مسافت طے کریں گے، وہی پانچ زمینیں جو قابل سکونت ہیں اور ۲ رویران ہیں۔(۳)

---

(۱) بصائر الدرجات، ص۱۸۸؛ کافی، ج۱، ص۲۳۱؛ نعمانی، غیبۃ، ص۲۳۸؛ خرائج، ج۲، ص۶۹۰؛ نور الثقلین، ج۱، ص۸۲؛ بحار الانوار، ج۱۳، ص۱۸۵ و ج۵۲، ص۳۴۴.

(۲) کمال الدین، ص۶۷۰؛ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۵۱؛ وافی، ج۲، ص۴۶۵.

(۳) کمال الدین، ص۳۷۴؛ کفایۃ الاثر، ص۳۲۳؛ اعلام الوریٰ، ص۴۰۸؛ کشف الغمہ، ج۳، ص۳۱۴؛ فرائد السمطین، ج۲، ص۳۳۶؛ ینابیع المودۃ، ص۴۸۹؛ نور الثقلین، ج۴، ص۴۷؛ بحار الانوار، ج۵۱، ص۱۵۷؛ ملاحظہ ہو: کفایۃ الاثر، ص۳۲۴؛ احتجاج، ج۲، ص۴۴۹؛ اعلام الوریٰ، ص۴۰۹؛ خرائج، ج۳، ص۱۱۷۱؛ مستدرک الوسائل، ج۲، ص۳۳.

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''جب خداوند عالم نے ذوالقرنین کو سخت و نرم بادلوں کے درمیان ایک کا اختیار دیا، تو انھوں نے نرم کو اختیار کیا، یہ وہی ابر ہے جس میں بجلی اور کڑک نہیں پائی جاتی اور اگر سخت بادل کا انتخاب کرتے تو انھیں اس سے استفادہ کی اجازت نہیں ملتی، اس لئے کہ خداوند عالم نے سخت بادل کو حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے لئے ذخیرہ کیا ہے۔ (۱)

۵۔زمانے کی چال میں سستی

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''جب حضرت امام (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے تو کوفہ کی سمت حرکت کریں گے، پھر وہاں سات سال حکومت کریں گے جس کا ہر سال ۱۰ سال کے برابر ہوگا، پھر اس کے بعد جو اللہ کا ارادہ ہوگا انجام دیں گے، کہا گیا سال کس طرح طولانی ہوگا؟ امام نے کہا: کہ خداوند عالم شمسی اور اس کے مدیر فرشتوں کو حکم دے گا کہ اپنی رفتار کم کرو اس طرح سے ایام و سال طولانی ہو جائیں گے''۔

کہتے ہیں کہ اگر ان کی رفتار میں معمولی سے بھی تبدیلی ہوئی تو آپس میں ٹکرا کر تباہ ہو جائیں گے تو امام نے جواب دیا: یہ قول مادہ پرستوں اور منکران خدا کا ہے لیکن مسلمان (جو خداوند عالم کو اس کا گردش دینے والا جانتے ہیں) ایسی بات نہیں کہتے''۔ (۲)

۶۔قدرت تکبیر

کعب حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ذریعہ شہر قسطنطنیہ کی فتح کے بارے میں کہتا ہے: حضرت، اپنا پرچم زمین میں رکھ کر پانی کی طرف وضو کرنے نماز صبح کے لئے جائیں گے، پانی حضرت سے دور ہو جائے گا، امام پرچم اٹھا کر پانی کے طرف دوڑیں گے تا کہ حضرت کا اس گوشہ

....

(۱) مفید، اختصاص، ص ۱۹۹؛ بصائر الدرجات، ص ۴۰۹؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۲۱.

(۲) اختصاص، ص ۳۲۶؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۱۲؛ غایۃ المرام، ص ۷۷.

سے گذر ہو جائے پھر اس وقت پرچم زمین میں رکھ دیں گے، اور سپاہیوں کو آواز دیں گے اور کہیں گے: اے لوگو! خداوند عالم نے دریا تمہارے لئے بنائے ہیں، جس طرح بنی اسرائیل کے لئے شگاف کیا تھا پھر فوجی دریا سے پار ہو کر شہر قسطنطنیہ کے مقابل کھڑے ہو جائیں گے، سپاہی تکبیر کی آواز بلند کریں، اور شہر کی دیواریں ہلنے لگیں گی، دوبارہ تکبیر کہیں گے پھر دیوار ہلنے لگے گی، جب تیسری بار تکبیر کی آواز بلند ہوگی تو بارہ برج محفوظ دیواریں زمین بوس ہو جائیں گی۔(۱)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "...حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) قسطنطنیہ کے سامنے اتریں گے، اس وقت اس قلعہ میں ۷ دیواریں ہوگی، حضرت سات تکبیر کہیں گے تو دیواریں زمین بوس ہو جائیں گی، اور بہت سارے رومی سپاہی کے قتل کے بعد وہ جگہ حضرت کے تحت تصرف آجائے گی اور کچھ گروہ اسلام لے آئیں گے"۔(۲)

حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "پھر حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اور ان کے اصحاب تحریک جاری رکھیں گے، رومی کسی قلعہ سے نہیں گزریں گے مگر وہ ایک (لا الہ الا اللہ) سے ڈھ (مسمار) جائے گا، اس کے بعد شہر قسطنطنیہ سے قریب ہو جائیں گے، وہاں پر چند تکبیر کہیں گے، پھر اس کے پڑوس میں واقع دریا خشک ہو جائے گا، اور پانی زمین کی تہہ میں چلا جائے، گا اور شہر کی دیواریں بھی گر جائیں گی، وہاں سے رومیوں کے شہر کی جانب چل پڑیں گے، اور جب وہاں پہنچ جائیں گے، تو مسلمان تین تکبیر کہیں گے، تو شہر دھول اور ریت کی طرح نرم ہو کر اڑنے لگے گا۔(۳)

....

(۱) عقد الدرر، ص ۱۳۸۔

(۲) الملاحم والفتن، ج ۲، ص ۸۵۵؛ عقد الدرر، ص ۱۸۰۔

(۳) عقد الدرر، ص ۱۳۹۔

نیز آنحضرت فرماتے ہیں: ''...حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اپنی تحریک جاری رکھیں گے یہاں تک کہ شہروں کو عبور کرتے ہوئے دریا تک پہنچ جائیں گے، حضرت کا لشکر تکبیر کہے گا، اس کے کہتے ہی دیواریں آپس میں ٹکرا کر گر جائیں گی''.(۱)

۷.پانی سے گذر

امام صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: میرے باپ نے کہا: حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو افواج کو شہر قسطنطنیہ تک روانہ کریں گے، اس وقت وہ خلیج تک پہنچ جائیں گے، اپنے قدموں پر ایک جملہ لکھیں گے، اور پانی سے گذر جائیں گے، اور جب رومی اس عظمت اور معجزہ کو دیکھیں گے، تو ایک دوسرے سے کہیں گے جب امام زمانہ کے سپاہی ایسے ہیں تو خود حضرت کیسے ہوں گے! اس طرح وہ دروازے کھول دیں گے، اور لشکر شہر میں داخل ہو جائے گا، اور وہاں حکومت کرے گا''.(۲)

۸.بیماروں کو شفا

امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''...حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) پرچموں کو ہلا کر معجزات ظاہر کریں گے، اور خدوند عالم کے اذن سے ناپید اشیاء کو وجود میں لائیں گے، سفید داغ اور کوڑھ کے مریضوں کو شفا دیں گے، مردوں کو زندہ اور زندوں کو مردہ کریں گے۔(۳)

۹.ہاتھ میں موسیٰ (علیہ السلام) کا عصا

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کا عصا جناب آدم (علیہ السلام) سے متعلق تھا جو شعیب (پیغمبر) تک پہنچا، اس کے بعد موسیٰ (علیہ السلام)

---

(۱) الشیعہ والرجعہ، ج۱، ص۱۶۱.

(۲) نعمانی، غیبۃ، ص۱۵۹؛ دلائل الامامہ، ص۲۴۹؛ اثبات الہداۃ، ج۳، ص۵۷۳؛ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۶۵.

(۳) الشیعہ والرجعہ، ج۱، ص۱۶۹.

ابن عمران کو دیا گیا، وہی عصا اب میرے پاس ہے، ابھی جلدی ہی اسے دیکھا ہے، تو وہ سبز تھا؛ ویسے ہی جیسے ابھی درخت سے الگ کیا گیا ہو، جب اس عصا سے سوال کیا جائے گا، تو جواب دے گا، اور وہ ہمارے قائم کے لئے آمادہ ہے، اور جو کچھ موسیٰ (علیہ السلام) نے اس سے انجام دیا ہے، وہی حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) اس سے انجام دیں گے، اور اس عصا کو جو بھی حکم ہوگا انجام دے گا، اور جہاں ڈال دیا جائے گا جادو کو نگل جائے گا''.(۱)

۱۰. بادل کی آواز

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: آخر زمانہ میں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کریں گے تو بادل آپ کے سر پر سایہ فگن ہو کر جہاں آپ جائیں گے آپ کے ہمراہ وہ بھی جائے گا، تا کہ حضرت کی سورج کی تمازت سے حفاظت کرے، اور ببانگ دہل آواز دے گا کہ یہ مہدی ہیں''.(۲)

امام جعفر صادق (علیہ السلام) کے بقول نتیجہ یہ ہوگا کہ کسی نبی اور وصی کا معجزہ باقی نہیں بچے گا مگر یہ کہ خداوند عالم اسے حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ہاتھوں ظاہر کر دے گا، تا کہ دشمنوں پر حجت تمام ہو جائے''.(۳)

---

(۱) کمال الدین، ج ۲، ص ۶۷۳؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۱۸، ۳۵۱؛ کافی، ج ۱، ص ۲۳۲.

(۲) تاریخ موالید الائمہ، ص ۲۰۰؛ کشف الغمہ، ج ۳، ص ۲۶۵؛ الصراط المستقیم، ج ۲، ص ۲۶۰؛ بحار الانوار، ج ۵۱، ص ۲۴۰؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۶۱۵؛ نوری، کشف الاستار، ص ۶۹.

(۳) خاتون آبادی، اربعین، ص ۶۷؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۷۰۰.

تیسری فصل

امام کے سپاہی

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے سپاہی مختلف قوم وملت پر مشتمل ہوں گے، اور قیام کے وقت ایک خاص انداز میں بلائے جائیں گے، جو لوگ پہلے سے کمانڈر معین کیے جا چکے ہوں گے، لشکر کی رہنمائی اور جنگی طریقوں کے بتانے کی ذمہ داری لے لیں گے. جو سپاہی حضرت کے لشکر میں خاص شرائط سے قبول کیے گئے ہوں گے وہ خود بخود خصوصیت کے مالک ہوں گے۔

اس فصل میں اس موضوع سے متعلق روایات ملاحظہ ہوں۔

الف) لشکر کے کمانڈر

روایات میں ایسے لوگوں کا نام ہے جو یا تو اس عنوان سے نام ہے جو خاص فوجی مشق کریں گے، یا کچھ لشکر کی کمانڈری کریں گے، چنانچہ اس حصے میں ان کے اسماء اور کارکردگی بیان کریں گے۔

۱. حضرت عیسیٰ (علیہ السلام)

امیر المؤمنین (علیہ السلام) ایک خطبہ میں فرماتے ہیں:... اس وقت حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) جناب عیسیٰ (علیہ السلام) کو دجال کے خلاف حملے میں اپنا جانشین بنائیں گے. جناب عیسیٰ (علیہ السلام) دجال کو شکست دینے کے لئے روانہ ہوں گے، دجال وہ ہے جو پوری دنیا پر اپنا تسلط جما کے کھیتوں کو اور انسانی نسل کو جمع کر کے لوگوں کو اپنی طرف دعوت دے گا، جو قبول کرلے گا، وہ اس کی عنایتوں کا مرکز ہوگا، اور جو انکار کر دے گا، اسے وہ قتل کر دے گا. اور مکہ، مدینہ

اور بیت المقدس کے علاوہ پوری کائنات کو درہم و برہم کر دے گا، اور جتنی ناجائز اولاد ہیں اس کے لشکر سے ملحق ہو جائیں گی۔

دجال حجاز کی سمت حرکت کرے گا، اور عیسیٰ (علیہ السلام) سے ''ہرشا'' میں اس سے ملاقات ہوگی تو دردناک صدا بلند کریں گے، اور ایک کاری ضرب اسے لگائیں گے، اور اسے آگ کے شعلوں میں پگھلا دیں گے، جس طرح موم آگ میں پگھلتی ہے''۔(۱)

ایسی ضرب جس سے دجال پگھل جائے یہ اس زمانے کے جدید ترین اسلحوں کے استعمال سے ہوگا ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے اعجاز کی حکایت کرے۔

حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی خصوصیت میں بیان ہوا ہے: آپ اس درجہ ہیبت رکھتے ہوں گے کہ دشمن دیکھتے ہی موت کو یاد کرنے لگے گا، یا یہ کہوں کہ عیسیٰ (علیہ السلام) نے اس کی جان کا قصد کر لیا ہے۔(۲)

۲۔ شعیب بن صالحؑ

حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''کہ سفیانی اور کالے پرچم والے ایک دوسرے کے روبرو ہوں گے، جب کہ ان کے درمیان ایک بنی ہاشم کا جوان ہوگا جس کے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر سیاہ نشان ہوگا، اور لشکر کے آگے آگے قبیلۂ بنی تمیم سے شعیب بن صالح ہوں گے''، ممکن ہے کہ یہ کہا جائے کہ ضروری نہیں ہے کہ شعیب بن صالح امام کے اصحاب ہی میں ہوں لیکن ہم اس کا جواب اس طرح دیں گے کہ دوسری روایت اس بات پر قرینہ ہے کہ وہ امام کے اصحاب میں ہیں (۳)

حسن بصری کہتے ہیں: سرزمین رے میں شعیب بن صالح نامی شخص جس کے چار سبز شانے ہوں گے، اور داڑھی نہ ہوگی خروج کرے گا، اور چار ہزار کا لشکر اس کے ماتحت ہوگا، ان کے

---

(۱) الشیعہ والرجعہ، ج۱، ص۱۶۷.

(۲) ابن حماد، فتن، ص۱۶۱.

(۳) ابن حماد، فتن، ص۸۶؛ عقد الدرر، ص۱۲۷؛ کنز العمال، ج۱۴، ص۵۸۸.

لباس سفید اور پرچم سیاہ ہوں گے، وہ لوگ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے مقدمۃ الجیش میں سے ہوں گے۔(۱)

عمار یاسر فرماتے ہیں: شعیب بن صالح حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کا علمدار ہے۔(۲)

شبلنجی کہتے ہیں: حضرت مہدی کے لشکر کا پیشرو کمانڈر شعیب بن صالح ہے جو قبیلۂ بنی تمیم سے ہوگا، اور جس کی داڑھی کم ہوگی۔(۳)

محمد بن حنفیہ کہتے ہیں: خراسان سے سفید پوش، اور سیاہ کمر بند والے سپاہی چلیں گے، مقدمۃ الجیش کے علاوہ ایک کمانڈر شعیب بن صالح یا صالح بن شعیب کے نام سے ہوگا جو قبیلۂ بنی تمیم سے ہے یہ لوگ سفیانی لشکر کو شکست دیکر، بھاگنے پر مجبور کریں گے، اس کے بعد بیت المقدس میں پڑاؤ ڈالیں گے، اور حضرت مہدی کی حکومت کی بنیاد ڈالیں گے۔(۴)

۳۔امام جعفر صادق (علیہ السلام) کے فرزند اسمٰعیل اور عبد ا..بن شریک

ابو خدیجہ کہتا ہے: امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: ”میں نے خدا سے چاہا کہ میری جگہ (میرے بیٹے) اسماعیل (علیہ السلام) کو قرار دے، لیکن خدا نے نہیں چاہا، اور اس کے بارے میں ایک دوسرا مقام عطا کیا، وہ پہلا شخص ہے جو دس لوگوں میں حضرت کے اصحاب

....

(۱) ابن طاؤس، ملاحم، ص۵۳؛ الشیعہ والرجعہ، ج۱، ص۲۱۰.

(۲) ابن طاؤس، ملاحم، ص۵۳؛ الشیعہ والرجعہ، ج۱، ص۲۱۱.

(۳) نور الابصار، ص۱۳۸؛ الشیعہ والرجعہ، ج۱، ص۲۱۱.

(۴) ابن حماد، فتن، ص۸۴؛ ابن المنادی، ص۴۷؛ داری، سنن، ص۹۸؛ عقد الدرر، ص۱۲۹؛ ابن طاؤس، فتن، ص۴۹.

کے ساتھ ظہور کرے گا اور عبداللہ بن شریک ان دس میں ایک ہے جو اس کا پرچم دار ہوگا۔(۱)

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''گویا میں عبداللہ بن شریک کو دیکھ رہا ہوں جو سیاہ عمامہ پہنے ہوئے ہے، اور عمامہ کا دونوں سرا شانوں پر لٹک رہا ہے، اور چار ہزار سپاہیوں کے ہمراہ حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے آگے آگے پہاڑ کے دامن سے اوپر چڑھ رہا ہے، اور مسلسل تکبیر کہہ رہا ہے''.(۲)

عبداللہ بن شریک امام باقر و امام صادق (علیہما السلام) کے حواریوں میں ہیں نیز حضرت امام سجاد و امام باقر (علیہما السلام) سے روایت بھی کی ہے یہ ان دونوں کے نزدیک مورد توجہ بھی تھے۔(۳)

۴۔عقیل و حارث

حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''حضرت مہدی لشکر کو تحریک کریں گے، تاکہ عراق میں داخل ہو جائیں، جب کہ سپاہی آگے آگے اور آپ پیچھے پیچھے حرکت کر رہے ہوں گے، لشکر طلیعہ کا کمانڈر عقیل نامی شخص ہوگا، اور پچھلے لشکر کی کمانڈری حارث نامی شخص کے ذمہ ہوگی۔(۴)

۵۔جبیر بن خابور

امام جعفر صادق (علیہ السلام) حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) سے نقل کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''یہ شخص (جبیر) جبل الاھواز پر چار ہزار اسلحوں سے لیس لشکر کے ساتھ ہم اہل بیت (علیہم السلام) کے قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور کا انتظار کر رہے ہیں، پھر یہ شخص حضرت کے ہمراہ

---

(۱) الایقاظ من الھجعہ، ص۲۶۶؛ کشی اختیار معرفۃ الرجال، ص۲۱۷؛ ابن داؤد، رجال، ص۲۰۶.

(۲) الایقاظ من الھجعہ، ص۲۶۶؛ ملاحظہ ہو: بحار الانوار، ج۵۳، ص۶۷؛ اثبات الھداۃ، ج۳، ص۵۶۱.

(۳) مستدرک علم الرجال، ج۵، ص۳۴؛ تنقیح المقال، ج۲، ص۱۸۹.

(۴) الشیعہ والرجعہ، ج۱، ص۱۵۸.

اور آپ کے ہمرکاب دشمنوں سے جنگ کرے گا۔(۱)

۶۔مفضل بن عمر

امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے مفضل سے کہا: ''تم دیگر ۴۴ ر آدمیوں کے ساتھ حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ) کے ہمراہ ہوگے، تم حضرت کے داہنے طرف امر و نہی کروگے، اور اس زمانے کے لوگ آج کے لوگوں سے زیادہ تمہاری اطاعت کریں گے۔(۲)

۷۔اصحاب کہف

حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: اصحاب کہف حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ)

---

(۱) خرائج، ج ۱، ص ۱۸۵؛ بحار الانوار، ج ۴۱، ص ۲۶۹؛ مستدرکات علم رجال الحدیث ۲: ۱۱۸۔

جبیر بن خابور کے بارے میں کافی تلاش و تحقیق کے باوجود شیعہ و سنی کتابوں میں درج ذیل مطلب کے علاوہ کچھ نہیں ملا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: جبیر بن خابور معاویہ کا خزانہ دار تھا، اس کی ایک ضعیف ماں تھی جو کوفے میں رہتی تھی، ایک روز جبیر نے معاویہ سے کہا: میرا دل ماں کے لئے تنگ ہو رہا ہے؛ اجازت دو، تا کہ اس کی زیارت کروں، اور جو میری گردن پر حق ہے ادا کروں۔

معاویہ نے کہا: کوفہ شہر میں کیا کام ہے؟ وہاں ایک علی ابن ابی طالب نامی جادوگر ہے مجھے اطمینان نہیں ہے کہ تم اس کے قریب میں نہ آؤ۔ جبیر نے کہا مجھے علیؑ سے کوئی سروکار نہیں ہے، میں صرف اپنی ماں سے ملاقات اور اس کا کچھ حق ادا کرنے جا رہا ہوں، جبیر اجازت لینے کے بعد عازم سفر ہوا، اس وقت کوفہ پہنچا جب حضرت علیؑ جنگ صفین کے بعد شہر کوفہ میں گماشتے چھوڑے ہوئے تھے، اور رفت و آمد کو کنٹرول کر رہے تھے، گماشتوں نے اسے پکڑ لیا، اور شہر لے آئے علیؑ نے اس سے کہا: ''خداوند عالم کے خزانوں میں تو ایک ہے، معاویہ نے تم سے کہا ہے کہ میں جادوگر ہوں'' جبیر نے کہا: خدا کی قسم معاویہ نے ایسا ہی کہا ہے، حضرت نے کہا: تمہارے ہمراہ کچھ رقم تھی جسے عین التمر نامی علاقہ میں دفن کر دی ہے، جبیر نے اس بات کی بھی تصدیق کی، پھر امیر المومنینؑ نے امام حسنؑ کو حکم دیا کہ اس کی مہمان نوازی کریں، دوسرے دن حضرت علیؑ نے اپنے اصحاب سے کہا: یہ شخص جبل الاہواز میں ......'' (باقی مطلب اصل متن میں موجود ہے)

(۲) دلائل الامامہ، ص ۲۴۸؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۷۳۔

کی مدد کو آئیں گے۔(۱)

ب) سپاہیوں کی قومیت

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی فوج مختلف قوم وملت سے تعلق رکھتی ہوگی اس سلسلے میں روایات مختلف ہیں کبھی عجم کا ان کے سپاہی میں نام آتا ہے، تو کبھی غیر عرب کا بعض روایتیں ملک اور شہر کا بھی نام بتاتی ہیں، کبھی خاص قوم کا جیسے بنی اسرائیل کے تائب لوگ، مسیحی مومنین، اور رجعت یافتہ لائق افرادو....۔

اس فصل میں اس سلسلے میں بعض روایات ذکر کریں گے۔

۱. ایرانی

روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ایرانیوں کی معتد بہ تعداد حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے لشکر میں ہوگی، کیونکہ روایات میں اہل رے، خراسان...اور گنج ھای طالقان (طالقان کے خزانے) قمی، اور اہل فارس و...کے ذریعہ تعبیر ہوئی ہے۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''پرچم والی فوج جو خراسان سے قیام کرے گی کوفہ آجائے گی، اور جب حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) شہر مکہ میں ظہور کریں گے تو ان کی بیعت کرے گی۔(۲)

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''غیر عرب اولاد میں امام قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے چاہنے والے ۳۱۳/افراد ہوں گے''.(۳)

---

(۱) حضینی، الہدایہ، ص ۳۱؛ ارشاد القلوب، ص ۲۸۶؛ حلیۃ الابرار، ج ۵، ص ۳۰۳؛ تفسیر عیاشی، ج ۱، ص ۳۲؛ داؤد رقی، نجم بن اعین، حمران بن اعین اور میسر بن عبد العزیز جیسے ہیں جن کا روایات میں زندہ ہونے اور امام زمان (عج) کی خدمت میں حاضر ہونے کی طرف اشارہ ہے لہذا ہم آئندہ اس کی طرف اشارہ کریں گے۔

(۲) ابن حماد، فتن، ص ۸۵؛ عقد الدرر، ص ۱۲۹؛ الحاوی للفتاوی، ج ۲، ص ۶۹.

(۳) نعمانی، غیبہ، ص ۳۲۵؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۴۷؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۶۹.

عبداللہ بن عمر کہتے ہیں: رسول خدا ﷺ نے فرمایا: "تمہاری طاقت (مسلمانوں کی) عجم کے ذریعہ ہوگی، وہ لوگ ایسے شیر ہیں جو کبھی جنگ سے فرار نہیں کریں گے، تمہیں (عربوں کو) قتل کریں گے اور لوٹ لیں گے"۔(۱)

حذیفہ بھی رسول خدا ﷺ سے اسی مضمون کی روایت نقل کرتے ہیں۔(۲) لیکن اس روایت کی دلالت میں شک واشکال ہے، روایت کے مطابق ایک دن ایسا آئے گا کہ ایرانی اسلام کی وسعت اور تم عربوں سے اسلام لانے کے لئے تلوار چلائیں گے، اور گردنیں اڑا دیں گے، اس وقت عربوں کی حالت ناگفتہ بہ ہوگی، اور سخت ودشوار حالات کا انھیں سامنا ہوگا۔

اگر چہ عجم غیر عرب کو کہا جاتا ہے لیکن قطعی طور پر ایرانیوں کو بھی شامل ہے، دوسری روایات کے مطابق ظہور سے قبل اور قیام کے وقت مقدمہ سازی اور راہ ہموار کرنے میں ایرانیوں کا بہت بڑا ہاتھ ہوگا، اور زیادہ تعداد میں جنگ کے لئے آمادہ ہوں گے۔

حضرت علی (علیہ السلام) کے ایک خطبہ میں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ناصروں کے اسماء شہر کے ساتھ بیان ہوئے ہیں۔

اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں: حضرت علی (علیہ السلام) نے ایک خطبہ کے ضمن میں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ان ساتھیوں کا جو حضرت کے ساتھ قیام کریں گے شمار کیا، اور کہا: اھواز سے ایک آدمی شوشتر سے ایک، شیراز سے ۳ آدمی، حفص، یعقوب، علی نامی، اصفہان سے ۴ر موسیٰ، علی، عبداللہ وغلفان نامی، بروجرد سے ایک قدیم نامی، نہاوند سے ایک عبدالرزاق نامی، ہمدان سے تین (۳) جعفر، اسحٰق، موسیٰ نامی، اور قم سے دس آدمی جو اہل بیت رسول خدا ﷺ کے ہمنام

---

(۱) فردوس الاخبار، ج۵، ص ۳۲۶۔

(۲) عبد الرزاق، مصنف، ج۱۱، ص۳۸۴؛ المعجم الکبیر، ج۷، ص ۲۶۸؛ حلیۃ الاولیاء، ج۳، ص۲۴؛ فردوس الاخبار، ج۵، ص۴۴۵۔

(۳) احتمال ہے کہ قبیلہ ہمدان عرب کے قبیلوں میں سے ہے۔

ہوں گے، ایک دوسری حدیث میں ۱۸/آدمی مذکور ہیں۔ شیروان سے ا، خراسان سے ا، زید نامی اور پانچ زید جو اصحاب کہف کے ہمنام ہوں گے، آمل سے ا، جرجان سے ا، دامغان سے ا، سرخس سے ا، ساوہ سے ا، طالقان سے ۲۴ آدمی، قزوین سے ۲، فارس سے ا، ابھر سے ا، اردبیل سے ا، مراغہ سے ۳، خوئی سے ا، سلماس سے ا، آبادان سے ۳، کازرون سے ا، آدمی ہوگا۔

پھر حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) نے فرمایا: رسول خدا ﷺ نے حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ناصروں کی تعداد ۳۱۳/ بیان کی ہے مانند یاران بدر۔ اور فرمایا: خداوند عالم انھیں مشرق و مغرب سے پلک جھپکنے سے پہلے کعبہ کے کنارے جمع کر دے گا۔ (۱)

حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے قیام کے آغاز میں آپ کے مخصوص سپاہیوں کی تعداد ۳۱۳ ہے جیسا کہ مشاہدہ کر رہے ہیں۔

۷۲/ افراد داخل ایران کے شہروں سے ہوں گے اور اگر دلائل الامامۃ (۲) طبری کی نقل کے مطابق حساب کیا جائے یا ان شہروں کے نام کے اعتبار سے جو اس زمانے میں ایران میں شمار ہوتے تھے ایرانی سپاہیوں کی تعداد اس سے زیادہ ہو جائیگی۔

اس روایت میں کبھی ایک شہر کا دوبار نام آیا ہے یا یہ کہ ایک ملک سے چند شہر کا نام ہے اس وقت ملک کا نام بھی مذکور ہے۔

روایت کے صحیح ہونے کی صورت میں اس وقت کی تقسیم اور نامگذاری کا پتہ دیتی ہے آج

(۱) ابن طاؤس، ملاحم، ص ۱۴۶.

(۲) دلائل الامامہ، ج ۳۱۶.

کی جغرافیائی تقسیم معیار نہیں بن سکتی، اس لئے کہ نام بدل گئے ہیں کبھی ایک شہر کا نام اس وقت ملک کا نام تھا موجودہ جغرافیائی نقشہ پر ان شہروں کے نام کی مطابقت کرنے سے نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ حضرت کے ناصر و یاور دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور ممکن ہے کہ خصوصیت کے ساتھ لفظ ''افرنجہ'' کا روایت میں ذکر یورپ زمین کی طرف اشارہ ہو، اگر یہ بات اور مطابقت صحیح ہو تو روایت کا جملہ ''لو خلیت قلبت'' بامعنی ہو جائے گا اس لئے کہ زمین کسی وقت نیک افراد سے خالی نہیں رہے گی ورنہ نابود و فنا ہو جائے۔

دوسری روایات میں خصوصاً شہروں کے نام مذکور ہیں کہ یہاں پر چند شہروں کے نام مانند قم، خراسان اور طالقان پر اکتفاء کرتے ہیں۔

قم

امام جعفر صادق (علیہ السلام) ''قم'' کے بارے میں فرماتے ہیں: شہر قم پاکیزہ و مقدس ہے کیا تمہیں نہیں معلوم کہ وہ لوگ ہمارے قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ناصر و مددگار اور حق کی دعوت دینے والے ہیں؟''(۱)

عفان بصری کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) مجھ سے فرماتے تھے: ''کیا تم جانتے ہو کہ شہر قم کو ''قم'' کیوں کہتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: خدا اور رسول اور آپ بہتر جانتے ہیں، تو آپ نے کہا: ''اس لئے کہ قم کے لوگ قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ساتھ رہیں گے اور ان کی ثبات قدمی کے ساتھ مدد کریں گے''۔(۲)

خراسان

امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خراسان میں

(۱) عن ابی عبد اللہ الصادق علیہ السلام "تربة قم مقدسة ... اما و انهم انصار قائمنا و دعاة حقنا "؛ بحار الانوار، ج ۶۰، ص ۲۱۸۔ (۲) بحار الانوار، ج ۶۰، ص ۲۱۶۔

ایسے خزانے ہیں جو سونے چاندی کے نہیں ہیں بلکہ ایسے ہیں جن کا عقیدہ خدا اور رسول پر ان کو ایک جگہ جمع کردے گا۔(۱) شاید ان کی مراد یہ ہو کہ ان کا خدا اور رسول پر اعتقاد اشتراکی ہو یا یہ کہ سب کو خداوندعالم مکہ میں یکجا کردے گا۔

طالقان

حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ”طالقان والوں کے لئے مژدہ وخوشخبری ہے! اس لئے کہ خداوندعالم کا وہاں سونے اور چاندی کے علاوہ خزانہ ہے؛ یعنی وہاں مومنین ہیں جو خدا کو حق کے ساتھ پہچانتے اور وہی لوگ آخر زمانہ میں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے یاور و مددگار رہوں گے“.(۲)

۲۔عرب

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ساتھ قیام کے بارے میں عربوں سے متعلق دوطرح کی روایتیں ہیں بعض حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے انقلاب میں ان کی عدم شرکت پر دلالت کرتی ہیں، اور کچھ روایتیں عرب ممالک کے کچھ شہروں کا نام بتاتی ہیں کہ وہاں سے کچھ لوگ حضرت کی پشت پناہی میں قیام کریں گے۔

جو روایات عربوں کے شرکت نہ کرنے پر دلالت کرتی ہیں، اگر سند صحیح ہو تو بھی قابل توجیہ ہیں اس لئے کہ ممکن ہے کہ حضرت کے آغاز قیام میں مخصوص سپاہیوں میں عرب شامل نہ ہوں، جیسا کہ شیخ حر عاملیؒ اپنی کتاب اثبات الہداۃ میں ایسی ہی تشریح کرتے ہیں، اور جو عربی شہروں کے روایت میں نام بتائے گئے ہیں ممکن ہے وہاں سے غیر عرب سپاہی حضرت کی مدد کے لئے آئیں

---

(۱) ابن طاؤس، ملاحم، ص ۱۴۷؛ روضۃ الواعظین، ص ۳۱۰؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۰۴.

(۲) کشف الغمہ، ج ۳، ص ۲۶۸؛ کنزل العمال، ج ۱۴، ص ۵۹۱؛ شافعی، بیان، ص ۱۰۶؛ ینابیع المودۃ، ص ۹۱.

نہ وہ لوگ جو اصل عرب ہوں یا یہ کہ اس سے مراد عربی حکومتیں ہیں۔اس طرح کی روایات پر توجہ کیجئے۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ”عربوں سے بچو اس لئے کہ ان کا مستقبل خراب و خطرناک ہے کیا ایسا نہیں ہے کہ ان میں سے کوئی حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ) کے ساتھ قیام نہیں کرے گا“.(۱)

شیخ حر عاملیؒ فرماتے ہیں: شاید امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی گفتگو کا مطلب یہ ہو کہ آغاز قیام میں وہ شرکت نہیں کریں گے، یا کنایہ ہو کہ اگر شرکت کریں گے تو ان کی تعداد کم ہوگی....

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: سرزمین شام سے شریف و بزرگ لوگ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ) سے متمسک ہوں گے، نیز شام کے اطراف سے مختلف قبیلے کے لوگوں کے دل فولاد کے مانند ہیں، وہ لوگ شب کے پاکیزہ سیرت اور دن کے شیر ہیں“.(۲)

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ۳۱۳ر افراد جنگ بدر والوں کی تعداد میں رکن و مقام (کعبہ) کے درمیان حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ) کی بیعت کریں گے، ان لوگوں میں بعض بزرگ مصر اور بعض نیک خو شام سے اور بعض پاکیزہ سیرت عراق سے ہوں گے، حضرت جب تک خدا کی مرضی ہوگی حکومت کریں گے“.(۳)

نیز امام محمد باقر (علیہ السلام) شہر کوفہ کے بارے میں فرماتے ہیں: ”جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ) ظہور کریں گے تو خداوند عالم ۷۰ر ہزار افراد کو کوفہ کی پشت سے (نجف) جو سچے اور صادق ہوں گے مبعوث کرے گا.وہ لوگ حضرت کے اصحاب و انصار میں ہوں گے“.(۴)

---

(۱) طوسی، غیبۃ، ص۲۸۴؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۱۷؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۳.

(۲) ابن طاؤس، ملاحم، ص۱۴۲؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۰۴.

(۳) طوسی، غیبۃ، چاپ جدید، ص ۴۷۷؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۴؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۱۸.

(۴) ابن طاؤس، ملاحم، ص۴۳؛ ینابیع المودۃ، ج ۳، ص ۳۳۵؛ الشیعہ والرجعہ، ج ۱، ص ۴۵۶.

مختلف ادیان کے پیرو کار

مفضل کہتے ہیں: امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: ”جب قائم آل محمد (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے تو کچھ لوگ کعبے کی پشت سے ظاہر ہوں گے جو درج ذیل ہیں۔ موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم سے ۲۸/آدمی۔ جوحق کا فیصلہ کریں گے، ۷/آدمی اصحاب کہف سے، یوشع جناب موسیٰ کے وصی، مومن آل فرعون، (۲)

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ”ارواح مومنین آل محمد کو رضوی نامی پہاڑ میں مشاہدہ کریں گی، اور انھیں کے کھانے اور پانی سے شکم سیر ہوں گی، ان کی مجلسوں میں شرکت کریں گی، اور ان سے ہم کلام ہوں گی، جب تک کہ ہمارے قائم آل محمد (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام نہ کریں، جب خداوند عالم ان کو مبعوث کرے گا تو، گروہ در گروہ آکر حضرت کی دعوت قبول کریں گی اور حضرت کے ساتھ آئیں گی، اس وقت باطل عقیدے والے شک و تردید میں پڑ جائیں گے اور پارٹیاں، احزاب، حمایت، طرفداری اور پیروی کے دعویدار ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں گے، اور مقرب الٰہی (مومنین) نجات پائیں گے“. (۳)

ابن جریح کہتے ہیں: میں نے سنا ہے کہ جب بنی اسرائیل کے بارہ ۱۲/قبیلوں نے اپنے نبی کو قتل کر ڈالا، اور کافر ہو گئے، تو ایک قبیلہ اس رفتار سے پشیمان ہوا، اور اپنے گروہ سے بیزار ہو کر خداوند عالم سے خود کو دیگر قبیلوں سے جدا ہونے کی درخواست کی. خداوند عالم نے زمین کے

....

(۱) اس کا نام سماک بن خرشہ ہے، مرحوم مامقانی اس کے بارے میں کہتے ہیں: میں اسے اچھا سمجھتا ہوں. (تنقیح المقال، ج ۲، ص ۶۸)

(۲) روضۃ الواعظین، ج ۲، ص ۲۶۶.

(۳) کافی، ج ۳، ص ۱۳۱؛ الایقاظ، ص ۲۹۰؛ بحار الانوار، ج ۲۷، ص ۳۰۸.

نیچے ایک سرنگ بنادی اور وہ لوگ ڈیڑھ سال تک اس میں چلتے رہے، یہاں تک کہ سرزمین چین کی پشت سے باہر آئے اور ابھی وہیں زندگی گذار رہے ہیں، وہ لوگ مسلمان ہیں، اور ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرتے ہیں۔(۱)

بعض لوگ کہتے ہیں: جبرئیل شب معراج، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے پاس لے گئے، تو حضرت نے قرآن کے مکی سوروں میں سے دس سورہ کی تلاوت کی تو وہ لوگ ایمان لے آئے، اور آپ کی رسالت کی تصدیق کی، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں حکم دیا کہ یہیں پر قیام کریں، اور سنیچر کو (یہودیوں کی تعطیل کے روز) اپنے کاموں کو ترک کردیں، نماز برپا کریں، اور زکاۃ دیں، ان لوگوں نے بھی قبول کیا، اور اس وظیفے کو انجام دیا(۲) اور ابھی کوئی دوسرا فریضہ واجب نہیں ہوا تھا۔

ابن عباس کہتے ہیں: آیہ مبارکہ ﴿وَ قُلْنَا مِنْ بَعْدِهِ لِبَنِیْ اِسْرَائِیلَ اسْکُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَاءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِکُمْ لَفِیفاً﴾.(۳) اس کے بعد بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ اس زمین پر سکونت اختیار کریں اور جب وعدہ آخرت آپہنچے گا تو وہاں سے تمہیں بلالیں گے،

لوگوں نے کہا ہے کہ آخری وعدہ سے مراد، حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کا ظہور ہے، کہ جب آنحضرت کے ساتھ بنی اسرائیل قیام کریں گے؛ لیکن ہمارے اصحاب روایت کرتے ہیں کہ وہ لوگ حضرت قائم آل محمد (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ہمراہ قیام کریں گے۔(۴)

(۱) بحار الانوار، ج۵۴، ص۳۱۶۔

(۲) بحار الانوار، ج۵۴، ص۳۱۶۔

(۳) سورۂ اسراء، (بنی اسرائیل) آیت۱۰۴۔

(۴) بحار الانوار، ج۵۴، ص۳۱۶۔

آیہ شریفہ ﴿وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَ بِهٖ يَعْدِلُوْنَ﴾. (۱) ''حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم سے ایک ایک گروہ ہدایت پائے گا اور اس دین کی طرف لوٹ آئے گا (لوگوں کو دین اسلام اور قرآن کی دعوت دیں گے)

مرحوم مجلسیؒ فرماتے ہیں: وہ امت کون ہے اس میں اختلاف نظر ہے۔

بعض جیسے ابن عباس کہتے ہیں کہ وہ وہی قوم ہے جو چین کی طرف زندگی گذارتی ہے، نیز ان کے اور چین کے درمیان ریتیلے بیابان کا فاصلہ ہے، وہ لوگ کبھی حکم الٰہی میں تبدیلی نہیں لائیں گے۔(۲)

امام محمد باقر (علیہ السلام) ان کی وصف میں فرماتے ہیں: ''وہ لوگ کسی مال کو اپنے سے مخصوص نہیں سمجھتے، مگر یہ کہ اپنے دینی بھائی کو اس میں شریک کریں، وہ رات کو آرام اور دن کو کھیتی باڑی میں مشغول رہتے ہیں لیکن ہم میں سے کوئی ان کی سرزمین تک اور ان میں سے کوئی ہماری سر زمین تک نہیں آئے گا، وہ لوگ حق پر ہیں۔(۳)

آیہ شریفہ ﴿وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّا نَصٰرٰى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ﴾. (۴)

ان میں سے بعض نے کہا: ہم عیسائی ہیں، تو ہم نے ان سے عہد و پیمان لیا کہ وہ کتاب الٰہی اور رسول خدا کے پیرو رہیں گے، ان لوگوں نے انجیل میں مذکور پند و نصیحت کو بھلا دیا اور حق کے مخالف ہوگئے۔

---

(۱) سورۂ اعراف، آیت ۱۵۹.

(۲) بحار الانوار، ج ۵۴، ص ۳۱۶.

(۳) بحار الانوار، ج ۵۴، ص ۳۱۶.

(۴) سورۂ مائدہ، آیت ۱۴.

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''نصاریٰ اس راہ و روش کو یاد کریں گے اور حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ) کے ہمراہ ہو جائیں گے''۔(۱)

۴۔جابلقا و جابرسا۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''خداوند عالم کا مشرق میں جابلقا نامی شہر ہے اس میں بارہ ہزار سونے کے دروازے ہیں۔ایک در سے دوسرے در کا فاصلہ ایک فرسخ ہے۔ ہر در پر ایک برج ہے جس میں ۱۲؍ ہزار پر مشتمل لشکر رہتا ہے۔وہ اپنے تمام جنگی سامان و ہتھیار و تلوار سے آمادہ حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ) کے ظہور کے منتظر ہیں، نیز خداوند عالم کا ایک شہر جابرسا نامی مغرب میں ہے (انھیں تمام خصوصیات کے ساتھ) اور میں ان پر خدا کی حجت ہوں'۔(۲)

اس کے علاوہ متعدد روایات پائی جاتی ہیں کہ ان شہروں اور زمینوں کے علاوہ بھی شہروں کا وجود ہے کہ جہاں کے لوگ بھی خدا کی نافرمانی نہیں کرتے، مزید معلومات کے لئے بحار الانوار کی ۵۴ ویں جلد کا مطالعہ کیجئے تمام روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ) پوری دنیا میں آمادہ لشکر اور چھاؤنی رکھتے ہیں جو ظہور کے وقت جنگ کریں گے، لیکن بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ برسوں پہلے مر چکے ہیں، خداوند عالم انھیں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ) کی مدد کے لئے دوبارہ زندہ کرے گا، اور وہ دوبارہ دنیا میں آئیں گے، اور رجعت کریں گے،(۳)

....

(۱) کافی، ج۵،ص۳۵۲؛ التہذیب، ج۷،ص۴۰۵؛ الوسائل الشیعہ، ج۱۴،ص۵۶؛ نور الثقلین، ج۱،ص۲۰۱؛ تفسیر برہان، ج۱،ص۲۵۴؛ ینابیع المودۃ،ص۴۲۲۔

(۲) بحار الانوار، ج۵۴،ص۳۳۴ و ج۲۶،ص۴۷۔

(۳) شیعوں کا عقیدہ ہے کہ اسی دنیا میں حضرت مہدی (عج) کے ظہور کے بعد کچھ مومنین اور کچھ کفار دوبارہ زندہ کئے جائیں گے، اور دنیا میں واپس آئیں گے اس سلسلے میں دسیوں روایتیں موجود ہیں، مرحوم آیۃ اللہ والد محترم نے شیعہ و رجعت کی دوسری جلد میں بسط و تفصیل سے گفتگو کی ہے آخر میں اس کتاب کو حجۃ الاسلام میر شاہ ولد نے ستارۂ درخشاں کے نام سے ترجمہ کرکے شائع کیا ہے اور ۱۵؍ سال قبل اس ناچیز کی طرف سے رجعت اور نظر شیعہ کے عنوان سے ایک جزوہ شائع ہوا ہے جو والد مرحوم کی تقریروں اور نوشتوں سے مستفاد ہے۔

اور مشغول جہاد ہو جائیں گے۔(۱)

نیز حمران اور میسر کے بارے میں فرماتے ہیں: گویا حمران بن اعین اور میسر بن عبد العزیز کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ لوگ تلوار ہاتھوں میں لئے صفا و مروہ کے درمیان لوگوں کو خطبہ دے رہے ہیں۔"(۲)

آیۃ اللہ خوئیؒ معجم الرجال الحدیث میں ((یخبطان الناس)) شمشیر سے مارنے کی تفسیر کرتے ہیں۔(۳)

اسی طرح حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے داؤد رقی کی طرف نگاہ کر کے کہا: "جو حضرت قائم کے انصار کو دیکھنا چاہتا ہے وہ اس شخص کو دیکھے۔ (یعنی یہ شخص حضرت کے ناصروں میں ہے) اور دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔"(۴)

ج) سپاھیوں کی تعداد

حضرت امام زمانہ (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے لشکر اور ان کے ساتھیوں کے سلسلے میں مختلف روایتیں ہیں، بعض روایتیں ۳۱۳ ر کی تعداد بتاتی ہیں بعض دس ہزار اور اس سے زیادہ بتاتی ہیں۔ یہاں پر دو نکتے قابل ذکر ہیں۔

---

(۱) الایقاظ من الھجعہ، ص ۲۶۹.

(۲) کشی، رجال، ص ۳۰۲؛ الخلاصہ، ص ۹۸؛ قہپائی، رجال، ج ۲ ص ۲۸۹؛ الایقاظ، ص ۲۸۳؛ بحار الانوار، ج ۵۳، ص ۴؛ معجم رجال الحدیث، ج ۶، ص ۲۵۹.

(۳) داؤد کے ثقہ ہونے کے سلسلے میں علماء رجال نے شرح و بسط سے گفتگو کی ہے بعض نے اس روایت کو ضعیف اور بعض نے اسے موثق جانا ہے، دوسری روایت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: "داؤد کا میرے نزدیک وہی مقام ہے جو مقداد کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک تھا (تنقیح المقال، ج ۲، ص ۴۱۴)

(۴) الایقاظ، ص ۲۶۴.

الف) روایت میں ۳۱۳؍ کی تعداد حضرت کے خاص الخاص جو آغاز قیام میں حضرت کے ہمراہ ہوں گے اور وہی لوگ امام زمانہ کی عالمی حکومت میں کارگزاروں میں ہوں گے؛ (یعنی وزراء سفراؤ...)

جیسا کہ مرحوم اردبلی کشف الغمہ میں فرماتے ہیں: دس ہزار والی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کے سپاہیوں کی تعداد ۳۱۳؍ میں محدود نہیں ہے، بلکہ یہ تعداد ان لوگوں کی ہے جو حضرت کے قیام کے آغاز میں ان کے ہمراہ ہوں گے۔

ب) چار ہزار، دس ہزار سپاہیوں کی تعداد و.... جیسا کہ بعض روایات میں بیان کیا گیا ہے حضرت مہدی (عج) کی پوری فوج کی تعداد نہیں ہے؛ بلکہ جس طرح روایات سے استفادہ ہوتا ہے۔ کہ ان میں سے ہر ایک شمارہ ان افواج کی نشاندہی کرتا ہے جو ظہور کے وقت یا جنگ کے کسی خاص موقع پر دنیا کے گوشہ سے شریک ہوں گے شاید اس کے علاوہ کوئی اور بات ہو جسے ہم نہیں جانتے اور وہ حضرت کے ظہور کے وقت روشن ہو۔

۱. مخصوص افواج

ظبیان کے بیٹے یونس کہتے ہیں: میں امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی خدمت میں تھا کہ حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے انصار کی بات چلنے لگی تو آپ نے کہا: ''ان کی تعداد ۳۱۳؍ ہے ان میں سے ہر ایک خود کو ۴۰۰؍ میں سمجھتا ہے''.(۱)

دو احتمال پائے جاتے ہیں:

۱۔ ہر ایک کی جسمی توانائی ۳۰۰؍ سو کے برابر ہے جیسا کہ اُس وقت ہر مومن کی توانائی ۴۰؍ مرد کے برابر ہوگی،

۲۔ ہر ایک ۳۰۰؍ سو فوج رکھتے ہیں کہ خود کو ۳۰۰؍ کی تعداد کے درمیان دیکھتے ہیں جوان

(۱) دلائل الامامہ، ص ۳۲۰؛ المحجہ، ص ۴۶.

کے ماتحت ہیں اس احتمال کی بناء پر وہ لوگ ۳۰۰ر پر الگ الگ مشتمل فوج کی کمانڈری کریں گے، اور احتمال ہے کہ وہی ظاہر لفظ مراد ہو یعنی ہر ایک خود کو ۳۰۰ر میں ایک سمجھتا ہے جیسا کہ بعض نے کہا ہے۔

امام زین العابدین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: جو لوگ حضرت کی مدد کے لئے اپنے بستر سے غائب ہو جائیں گے ان کی تعداد ۳۱۳ر کی تعداد اہل بدر کی تعداد ہے، اور اس شب کی صبح یعنی دوسرے دن وہ مکہ میں اکٹھا ہوں گے۔(۱)

امام جواد (علیہ السلام) فرماتے ہیں: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) سرزمین تہامہ سے ظہور کریں گے، اس میں سونے اور، چاندی کے علاوہ خزانہ ہے، وہ لوگ اصحاب بدر کی تعداد میں قوی گھوڑے اور نامی گرامی مرد ہیں، وہ ۳۱۳ر میں جو دنیا سے ان کے اردگرد آئیں گے مہر کردہ کتاب حضرت کے ساتھ ہے، جس پر ساتھیوں کی تعداد نام اور شہر، قبیلہ، کنیت نیز تمام پہچان کے ساتھ اس پر لکھی ہوئی ہے، وہ سب کے سب حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی اطاعت کے لئے کوشش کریں گے''.(۲)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ''لوگ پرندوں کی مانندان کے گرد جمع ہو جائیں گے، تا کہ ۳۱۴ر مرد جس میں عورتیں بھی ہوں گی ان کے پاس آئیں گے، اور آنحضرت ہر ظالم اور اولاد ظالم پر کامیاب ہوں گے، اور ایسی عدالت قائم ہوگی کہ لوگ آرزو کریں گے کہ کاش مردے زندوں کے درمیان ہوتے، اور عدالت سے فیضیاب ہوتے''.(۳)

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اپنے ۳۱۳ر ساتھی جو اہل بدر کی تعداد میں ہیں۔ کے ہمراہ کسی آگاہی اور پہلے سے کوئی وعدہ کئے بغیر ظاہر

(۱) کمال الدین، ج ۲، ص ۶۵۴؛ عیاشی، تفسیر، ج ۲، ص ۵۶؛ نور الثقلین، ج ۱، ص ۱۳۹ و ج ۴، ص ۹۳؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۲۳.

(۲) عیون اخبار رضا، ج ۱، ص ۵۹؛ بحار الانوار، ج ۵۳، ص ۳۱۰.

(۳) مجمع الزوائد، ج ۷، ص ۳۱۵.

(۴) ابن طاؤس، ملاحم، ص ۶۴؛ الفتاوی الحدیثیہ، ج ۳۱.

ہو جائیں گے؛ جب کہ وہ بہار کے بادل کی طرح پراکندہ ہیں وہ لوگ دن کے شیر اور رات کے راز و نیاز کرنے والے ہیں۔"(۴)

ابان بن تغلب کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: "عنقریب ۳۱۳/ آدمی تمہاری مسجد (مکہ) میں آئیں گے، مکہ والے جانتے ہیں کہ یہ اپنے آباؤ واجداد کی طرف منسوب نہیں ہیں، (اور مکہ والوں میں سے بھی نہیں ہیں) ان میں سے ہر ایک کے پاس ایک تلوار ہوگی، اور تلوار پر لکھا ہوگا کہ اس کلمہ سے ہزار کلمے (مشکل) حل ہوں گے"۔(۱)

بعض روایات میں ان بعض کا نام بھی درج ہے کہ اس سلسلے میں دو روایت پر اکتفاء کر رہا ہوں۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) مفضل بن عمر سے فرماتے ہیں: تم اور ۴۴/ آدمی اور حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے دوستوں اور چاہنے والوں میں سے ہوں گے۔ شاید ۴۴ کی تعداد سے مراد امام جعفر صادقؑ کے اصحاب ہوں۔(۲)

نیز آنحضرت فرماتے ہیں: "جب حضرت قائم آل محمد (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کریں گے تو ۲۷/ آدمی کعبہ کی پشت سے ظاہر ہوں گے اور ۲۵/ آدمی موسیٰ کی قوم سے، جو سارے کے سارے حق کے ساتھ قاضی اور عادل ہوں گے، زندہ ہوں گے اور ۷/ آدمی اصحاب کہف سے، یوشع وصی موسیٰ، مومن آل فرعون، سلمان فارسی، ابو دجانہ انصاری، مالک اشتر دنیا میں لوٹائے جائیں گے، (۳) اور بعض روایات میں مقداد بن اسود کا بھی نام ہے، روایات کے مطابق فرشتے نیک لوگوں کو مقامات مقدسہ (کعبہ) میں منتقل کریں گے۔(۴)

اس بناء پر شاید ان کے جسم کعبہ کے کنارے منتقل کیے جا چکے ہیں، اور ان کا دوبارہ زندہ ہونا

---

(۱) کمال الدین، ج ۲ ص ۶۷۱؛ بصائر الدرجات ص ۳۱۱؛ بحار الانوار، ج ۵۲ ص ۲۸۶۔

(۲) دلائل الامامہ ص ۲۴۸؛ اثبات الہداۃ، ج ۳ ص ۵۷۳۔

(۳) روضۃ الواعظین ص ۲۶۶؛ اثبات الہداۃ، ج ۳ ص ۵۵۔

(۴) درر الاخبار، ج ۱ ص ۲۵۸۔

اور رجعت بھی وہیں سے ہوگی، ایک دوسری روایت کے مطابق، شاید یہ جگہ کوفہ شہر کی پشت (نجف) ہو، تو پھر روایت کے معنی صحیح ہو جائیں گے، اس لئے کہ ان کے جسم وہاں یعنی نجف اشرف منتقل ہو چکے ہیں، شایان ذکر یہ ہے کہ یہ لوگ زمانے کے طاغوت کے خلاف سیاسی اور فوجی سابقہ رکھتے ہیں، خصوصا! سلمان فارسی، ابودجانہ، مالک اشتر، مقداد جنھوں نے صدر اسلام کی جنگوں میں شرکت کی ہے، اور اپنی ہدایت وراہنمائی کا اظہار کیا ہے، بعض لوگ تو کمانڈری کا بھی سابقہ رکھتے ہیں۔

۲. حضرت مهدی (عجل الله تعالی فرجهٗ) کی فوج

ابو بصیر کہتے ہیں: ایک کوفے کے رہنے والے نے امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے پوچھا: حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ساتھ کتنے لوگ قیام کریں گے؟ لوگ کہتے ہیں کہ ان کے ہمراہ اہل بدر کی تعداد کے بقدر سپاہی ہوں گے یعنی ۳۱۳/ آدمی، امام (علیہ السلام) نے کہا: ''حضرت مہدی توانا اور قوی فوج کے ساتھ ظہور کریں گے، اور یہ قوی فوج دس ہزار سے کم نہ ہوگی''. (۱)

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: جب خداوند عالم حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کو قیام کی اجازت دے گا تو ۳۱۳/ افراد ان کی بیعت کریں گے، آنحضرت مکہ میں اس وقت تک توقف کریں گے جب تک کہ ان کے اصحاب کی تعداد دس ہزار نہ ہو جائے، پھر اس وقت مدینہ کی سمت حرکت کریں گے۔ (۲)

حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کم سے کم بارہ ہزار اور زیادہ سے زیادہ ۱۵/ ہزار لشکر کے ساتھ ظہور کریں گے، آپ کی فوجی طاقت کا

---

(۱) کمال الدین، ج ۲، ص ۶۵۴؛ عیاشی تفسیر، ج ۱، ص ۱۳۴؛ نور الثقلین، ج ۴، ص ۹۸؛ ج ۱، ص ۳۴۰؛ العدد القویہ، ص ۶۵؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۴۸۔

(۲) المحجۃ، ص ۵۱۱۔

رعب و دبدبہ سپاہیوں کے آگے آگے ہوگا، کوئی دشمن ان کے سامنے نہیں آئے گا، مگر شکست کھا جائے گا، آنحضرت اور آپ کے سپاہی راہ خدا میں کسی کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے، آپ کے لشکر کا نعرہ ہوگا ((مارڈالو مارڈالو))(۱)

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''حضرت اس وقت ظہور کریں گے جب ان کی تعداد پوری ہو جائے گی'' راوی نے پوچھا: ان کی تعداد کتنی ہے؟ حضرت نے کہا: ((دس ۱۰/ ہزار))(۲)

شیخ حر عاملیؒ کہتے ہیں: روایت میں مکمل فوج کی تعداد ایک لاکھ ہے۔(۳)

۳. حفاظتی گارڈ

کعب کہتے ہیں: ایک ہاشمی مرد بیت المقدس میں ساکن ہوگا، اس کی محافظ فوج کی تعداد ۱۲/ ہزار ہے، اور ایک دوسری روایت میں محافظوں کی تعداد ۳۶/ ہزار ہے، اور بیت المقدس تک منتہی ہونے والے ہر بڑے راستوں پر ۱۲/ ہزار فوج لگی ہوگی۔(۴)

البتہ کلمہ حرس جو روایت میں آیا ہے، اعوان و انصار کے معنی میں بھی ہے، اگر چہ یہ معنی حدیث کے عنوان سے مناسب نہیں ہے، اس لئے کہ ممکن ہے کہ حضرت کے اعوان و انصار مراد ہوں۔

د) سپاہیوں کا اجتماع

جیسا کہ پہلے کہا جا چکا ہے، حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے لشکر والے دنیا کے گوشہ و کنار سے ان کے پاس اکٹھا ہو جائیں گے. حضرت کے سپاہی کس طرح قیام اور مکہ میں کیسے جمع

(۱) ابن طاؤس، ملاحم، ص ۶۵.

(۲) نعمانی، غیبۃ، ص ۳۰۷؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۴۵.

(۳) اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۷۸؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۰۷، ۳۶۷؛ بشارۃ الاسلام، ص ۱۹۰.

(۴) ابن حماد، فتن، ص ۱۰۶؛ عقد الدرر، ص ۱۴۳.

ہو جائیں گے مختلف روایتیں ہیں؛ بعض لوگ رات کو بستر پر سوئیں گے، اور امام کے حضور حاضر ہوں گے؛ بعض طی الارض (کم مدت میں طولانی سفر کا ہونا) کے ذریعہ حضرت سے جاملیں گے، اور بعض افراد قیام سے آگاہ ہونے کے بعد بادلوں کے ذریعہ حضرت کے پاس آئیں گے۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: جب حضرت مہدی کو خروج اور قیام کی اجازت دی جائے گی تو عبری زبان میں خدا کو پکاریں گے، اس وقت ان کے اصحاب، جن کی تعداد ۳۱۳ رہے اور بادلوں کے مانند پراکندہ ہیں = آمادہ ہو جائیں گے، یہی لوگ پرچم دار اور کمانڈر ہیں، بعض لوگ رات کو بستر سے غائب ہو جائیں گے، اور صبح کو خود کو مکہ میں پائیں گے، اور بعض لوگ دن میں بادل پر سوار دیکھائی دیں گے، یہ اپنے نام ونسب اور شہرت سے پہچانے جائیں گے"۔(۱)

مفضل بن عمر کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: میں آپ پر فدا ہو جاؤں؛ کون گروہ ایمان کے لحاظ سے بلند مرتبہ پر فائز ہوگا؟ آپ نے فرمایا: جو ابر کی بلندی پر سوار ہوں گے وہی لوگ غائب ہونے والوں میں ہیں، جن کی شان میں یہ آیہ کریمہ ہے: ﴿أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا﴾:(۱)

"تم لوگ جہاں بھی ہو گے خداوند عالم یکجا کردے گا"۔

رسول خداؐ فرماتے ہیں: تمہارے بعد ایسا گروہ آئے گا، کہ زمین ان کے قدموں تلے سمٹے گی، اور دنیا ان کا استقبال کرے گی، فارس کے مرد و عورت ان کی خدمت کریں گے، زمین

---

(۱) کمال الدین، ج ۲، ص ۶۷۲؛ عیاشی تفسیر، ج ۱، ص ۶۷؛ نعمانی، غیبہ، ص ۳۱۵؛ بحار الانوار، ج ۲، ص ۳۶۸؛ کافی، ج ۸، ص ۳۱۳؛ المحجہ، ص ۱۹.

(۲) سورۂ بقرہ، آیت ۱۴۸.

پلک جھپکنے سے پہلے سمٹ جائے گی، اس طرح سے کہ ان میں سے ہر ایک شرق وغرب کی ایک آن میں سیر کرلے گا، وہ لوگ اس دنیا کے نہیں ہیں، اور نہ ہی اس میں ان کا کوئی حصہ ہے"۔(۱)

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے شیعہ اور ناصر دنیا کے گوشے سے ان کی طرف آئیں گے، زمین ان کے قدموں میں سمٹ جائے گی، اور طی الارض کے ذریعہ امام تک پہنچ جائیں گے، اور آپ کی بیعت کریں گے"۔(۲)

عجلان کے بیٹے عبداللہ کہتے ہیں: امام صادق (علیہ السلام) کی خدمت میں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے قیام کی بات چلی تو میں نے حضرت سے کہا: حضرت کے ظہور سے ہم کیسے باخبر ہوں گے؟ آپ نے کہا: صبح کو اپنے تکیہ کے نیچے ایک خط پاؤگے جس میں تحریر ہوگا کہ حضرت مہدی کی اطاعت اچھا اور نیک کام ہے"۔(۳)

امام رضا (علیہ السلام) فرماتے ہیں: خدا کی قسم اگر ہمارے قائم قیام کریں گے تو خداوندعالم، شیعوں کو تمام شہروں سے ان کے قریب کردے گا،(۴) نیز امام جعفرصادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: جب ہمارے شیعہ، چھتوں پر سوئے ہوں گے تو اچانک ایک شب بغیر کسی وعدہ کے، حضرت کے پاس لائے جائیں گے، اس وقت بھی صبح کے وقت حضرت کے پاس ہوں گے۔(۵)

....

(۱) فردوس الاخبار، ج۲، ص۴۴۹.

(۲) روضۃ الواعظین، ج۲، ص۲۶۳؛ متقی ہندی، برہان، ص۱۴۵؛ عقد الدرر، ص۶۵.

(۳) بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۲۴؛ اثبات الہداۃ، ج۳، ص۵۸۲؛ ترجمہ جلد۱۳؛ بحار الانوار، ص۹۱۶.

(۴) مجمع البیان، ج۱، ص۲۳۱؛ اثبات الہداۃ، ج۳، ص۵۲۴؛ نور الثقلین، ج۱، ص۱۴۰؛ بحار الانوار، ج۵۲، ص۲۹۱.

(۵) نعمانی، غیبۃ، ص۳۱۶؛ بحار الانوار، ج۵۲، ص۱۹۸؛ بشارۃ الاسلام، ص۱۹۸.

۵)سپاہیوں کی قبولیت کے شرائط اور امتحان

حضرت امیرالمؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے انصار= جن کی تعداد ۳۱۳ رہے= ان (حضرت) کی سمت جائیں گے، اور اپنی گمشدہ چیز پالیں گے، اور سوال کریں گے: کیا تمہیں مہدی موعود ہو؟ تو آپ فرمائیں گے: ہاں، میرے ساتھیو! اس کے بعد دوبارہ غائب ہو کر مدینہ چلے جائیں گے، جب حضرت کے انصار کو خبر ہوگی، راہی مدینہ ہو جائیں گے اور جب وہ لوگ مدینہ پہنچیں گے، تو امام پوشیدہ طور پر مکہ واپس آجائیں گے، انصار حضرت سے ملنے کے لئے مکہ جائیں گے، پھر دوبارہ حضرت مدینہ آجائیں گے، اور جب چاہنے والے مدینہ پہنچیں گے تو حضرت مکہ کا قصد کرلیں گے اسی طرح تین بار تکرار ہوگی۔

امام (علیہ السلام) اس طرح چاہنے والوں کو آزمائیں گے، تاکہ ان کی پیروی و اطاعت کا معیار معلوم ہو جائے، اس کے بعد صفا و مروہ کے درمیان، کعبہ میں ظاہر ہوں گے، اور اپنے چاہنے والوں سے مخاطب ہو کر کہیں گے کہ میں اس وقت تک کوئی کام نہیں کروں گا جب تک تم لوگ شرائط کے ساتھ میری بیعت نہ کرو، اور اس پر پابند رہو، اور ذرا بھی کوئی تبدیلی نہ ہو میں بھی آٹھ چیزوں کا وعدہ کرتا ہوں تو سارے اصحاب جواب دیں گے: ہم مکمل تسلیم ہیں، اور آپ کی پیروی کریں گے، جو شرائط رکھنا چاہیں رکھ دیں بتایئے وہ شرائط کیا ہیں؟

حضرت مکہ میں صفا پہاڑی کی طرف جائیں گے تو ان کے انصار بھی پیچھے پیچھے جائیں گے وہاں ان سے مخاطب ہو کر کہیں گے: ''تم سے ان شرائط کے ساتھ عہد و پیمان کرتا ہوں:

۱۔میدان جنگ سے فرار نہیں کروگے۔

۲۔چوری نہیں کروگے۔

۳۔ناجائز کام نہیں کروگے۔

۴۔ حرام کام نہیں کروگے۔

۵۔ منکر و بُرے کام انجام نہیں دوگے۔

۶۔ کسی کو ناحق نہیں ماروگے۔

۷۔ سونا چاندی ذخیرہ نہیں کروگے۔

۸۔ جو، گیہوں ذخیرہ نہیں کروگے۔

۹۔ کسی مسجد کو خراب نہیں کروگے۔

۱۰۔ ناحق گواہی نہیں دوگے۔

۱۱۔ کسی مومن کو ذلیل و خوار نہیں کروگے۔

۱۲۔ سود نہیں کھاؤگے۔

۱۳۔ سختی و مشکلات میں ثابت قدم رہوگے۔

۱۴۔ خدا پرست و یکتا پرست انسان پر لعنت نہیں کروگے۔

۱۵۔ شراب نہیں پیؤگے۔

۱۶۔ سونے سے بنا لباس نہیں پہنوگے۔

۱۷۔ حریر و ریشم کا لباس نہیں پہنوگے۔

۱۸۔ بھاگنے والے کا پیچھا نہیں کروگے۔

۱۹۔ خونِ حرام نہیں بہاؤگے۔

۲۰۔ کافر و منافق سے اتحاد نہیں کروگے۔

۲۱۔ خز کا لباس نہیں پہنوگے۔

۲۲۔ مٹی کو اپنی تکیہ نہیں بناؤگے (شاید اس معنی میں ہو کہ فروتن و خاکسار رہوگے)

۲۳۔ ناپسندیدہ کاموں سے پرہیز کروگے۔

۲۴۔ نیکی کا حکم دوگے اور بُرائی سے روکوگے۔

اگران شرائط کے پابند ہو، اور ایسی رفتار رکھوگے، تو مجھ پر واجب ہوگا کہ تمہارے علاوہ کسی کو اپنا ناصر نہ بناؤں اور میں وہی پہنوں گا جو تم پہنوگے، اور جو تم کھاؤگے وہی کھاؤں گا، اور جو سواری تم استعمال کروگے وہی میں استعمال کروں گا، جہاں تم رہوگے وہیں میں بھی رہوں گا، جہاں تم جاؤگے وہاں میں جاؤں گا، اور کم فوج پر راضی وخوشحال رہوں گا، نیز زمین کو عدل وانصاف سے بھردوں گا، جس طرح ظلم وستم سے بھری ہوگی، اور خدا کی ویسی ہی عبادت کروں گا جس کا وہ حقدار ہے، جو میں نے کہا اسے پورا کروں گا تم بھی اپنے عہد وپیمان کو پورا کرنا۔

اصحاب کہیں گے جو آپ نے فرمایا ہم اس پر راضی اور آپ کی بیعت کرتے ہیں، اس وقت امام (علیہ السلام) ایک ایک چاہنے والوں سے (بیعت کی علامت کے ساتھ) مصافحہ کریں گے۔(۱)

لیکن یہ خیال رکھنا چاہئے کہ حضرت امام (علیہ السلام) نے یہ شرائط وامتحان اپنی خاص فوج کے لئے رکھی ہیں،

اس لئے کہ امام (علیہ السلام) کی حکومت کے کارگزاروں میں وہ لوگ ہیں جو اپنے نیک کردار سے دنیا میں عدالت برقرار کرنے کے لئے ایک موثر اقدام کریں گے۔

لیکن اس روایت کی سند قابل تأمل ہے اس لئے کہ یہ ''خطبۃ البیان'' سے ماخوذ ہے جس کو بعض لوگوں نے ضعیف سمجھا ہے، اگر چہ بعض بزرگوں نے اس کا دفاع کر کے قوی بنانے کی

....

(۱) الشیعہ والرجعہ، ج۱، ص۱۵۷؛ عقدالدرر، ص۹۶.

کوشش کی ہے۔(۱)

و) سپاهیوں کی خصوصیت

روایات میں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) کے اصحاب وانصار کی بہت زیادہ ہی خصوصیت بیان کی گئی ہے، مگر ہم کچھ کے بیان پر اکتفاء کرتے ہیں:

۱۔عبادت و پر ہیز گاری

امام جعفر صادق (علیہ السلام) حضرت کے اصحاب کی توصیف فرماتے ہیں وہ لوگ شب زندہ دار انسان ہیں۔ جو راتوں کو قیام کی حالت میں عبادت کرتے ہیں۔ اور نماز کے وقت شہد کی مکھی کی طرح بھنبھناتے ہیں اور صبح کے وقت گھوڑوں پر سوار اپنی (وظیفوں کو) ماٴموریت انجام

---

(۱) والد مرحوم نے الشیعہ والرجعہ کی پہلی جلد کے حاشیہ پر خطبۂ بیان کے بارے میں اس طرح فرمایا ہے: ہم نے یہ خطبہ شیخ محمد یزدی کی کتاب روضۃ الانوار سے نقل کیا ہے، لیکن اسی کتاب میں منحصر نہیں ہے بلکہ دیگر کتابوں میں بھی درج ہے جیسا کہ آقا بزرگ تہرانی الذریعہ کی ساتویں جلد میں چند کتابوں کا تذکرہ کرتے ہیں:

۱۔ قاضی سعید قمی در شرح حدیث غمامہ م ۱۱۰۳ھ ق؛

۲۔ محقق قمی در جامع الشتات، ص ۷۷۲.

۳۔ ایک نسخہ کتاب خانہ امام رضا علیہ السلام تاریخ ۷۳۹ھ ق؛

۴۔ ایک نسخہ خط علی بن کمال الدین تاریخ ۹۲۳ھ ق؛

۵۔ خلاصۃ الترجمان،

۶۔ معالم التنزیل،

اس خطبے میں ایسی عبارتیں ہیں جو توحید سے ہم آہنگ نہیں ہیں لیکن تمام نسخوں میں یہ عبارتیں نہیں ہیں، بلا تردید یہ غالیوں کی گڑھی باتیں ہیں۔ "انا مورق الاشجار و مثمر الثمار" اس طرح کی روایت کثرت سے ہے۔ "بنا أثمرت الاشجار و اینعت الثمار" اور زیارت مطلقہ میں اس طرح آیا ہے "وبکم تنبت الارض اشجار ها و بکم تخرج الاشجار و اثمارها..." اور زیارت رجبیہ میں "انا سائلکم و املکم فیما الیکم التفویض وعلیکم التعویض، فبکم یجبر المہیض و یشفی المریض و..." اس لحاظ سے جو بات بھی قرآن کے خلاف ہو اور اس کی صحیح تاویل بھی نہ ہو تو بھی معصومین علیہم السلام اس سے بری ہیں لیکن اس خطبہ کی عبارت کا جعلی ہونا تمام خطبہ کی صحت کو مخدوش نہیں کر سکتا۔

دینے جاتے ہیں، وہ لوگ رات کے عبادت گزار، پاکیزہ نفس اور دن کے دلاور و شیر ہیں اور خوف الٰہی سے ایک خاص کیفیت پیدا کر چکے ہیں، خداوند عالم ان کے ذریعہ امام برحق کی مدد کرے گا۔(۱)

نیز آنحضرت فرماتے ہیں: ''گویا قائم آل محمد (علیہم السلام) اور ان کے چاہنے والوں کو شہر کوفہ کی پشت پر دیکھ رہا ہوں، یوں کہیے کہ فرشتے ان کے سروں پر اپنے پروں کا سایہ کیے ہوئے ہیں، اور ان کی پیشانی پر سجدہ کا اثر ہے، راہ توشہ تمام ہو چکا ہے، اور ان کے لباس بوسیدہ و پرانے ہو چکے ہیں، ہاں وہ لوگ شب کے پارسا اور دن کے شیر ہیں، ان کے دل آہنی ٹکڑوں کے مانند محکم و مضبوط ہیں، ان میں سے ہر ایک چالیس آدمی کی قوت کا مالک ہوگا، اور کافر و منافق کے علاوہ کسی کو قتل نہیں کریں گے، خداوند عالم قرآن میں ان کے بارے میں اس طرح فرماتا ہے:

﴿إِنَّ ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ﴾ (۲)

''اس میں ہوشمند افراد کے لئے نشانی اور عبرت ہے''۔(۳)

۲. امام سے عشق اور آپ کی اطاعت

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''صاحب امر کے لئے بعض دروں میں غیبت ہے ظہور سے دو شب قبل آپ کا نزدیک ترین خادم حضرت کے دیدار کو جائے گا، اور آپ سے پوچھے گا کہ آپ یہاں کتنے لوگ ہیں؟

---

(۱) بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۰۸.

(۲) سورۂ حجر، آیت ۷۵.

(۳) بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۸۶

کہیں گے: چالیس آدمی تو وہ کہے گا: تمہارا کیا حال ہوگا، جب تم اپنے پیشوا کو دیکھو گے، جواب دیں گے: اگر وہ پہاڑوں پر زندگی کریں گے تو ہم ان کے ساتھ ہوں گے، اور اُسی طرح زندگی گذاریں گے"۔(۱)

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: حضرت کے انصار اپنے ہاتھوں کو حضرت امام کی سواری کے زین میں ڈال کر برکت کے لئے کھینچیں گے، اور حضرت کے حلقہ بگوش ہوں گے، اور اپنے جسم و جان کو ان کی سپر بنالیں گے، اور آپ جو اُن سے چاہیں گے وہ کریں گے۔(۲)

نیز آنحضرت حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے انصار و مددگاروں کی توصیف میں فرماتے ہیں: ان کے پاس ایسے ایسے لوگ ہیں جن کے دل فولاد کے ٹکڑے ہیں ...وہ لوگ حضرت کے سامنے کنیز کی طرح جو اپنے مولا و آقا کے سامنے مطیع و فرمانبردار ہوتی ہے تسلیم ہوں گے۔(۳)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "خداوند عالم حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے لئے دنیا کے گوشہ و کنار سے اہل بدر کی تعداد میں لوگوں کو ان کے ارد گرد جمع کر دے گا، وہ لوگ حضرت کی فرمانبرداری کرنے میں حد سے زیادہ کوشاں ہوں گے۔(۴)

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) اور ان کے ناصر و مددگار نجف (کوفہ) میں مستقر ہیں اور اس طرح ثابت قدم ہیں کہ گویا پرندہ ان کے سر پر سایہ فگن ہے۔(۱)

---

(۱) عیاشی، تفسیر، ج۲، ص۵۶؛ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۴۱.

(۲) بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۰۸.

(۳) اسی جگہ.

(۴) وہی، ص۳۱۰.

یعنی جنگجو، منظم، اور تسلیم محض ہو کر حضرت کے سامنے کھڑے ہیں، گویا پرندہ ان کے سروں پر سایہ کئے ہوئے ہے، اگر معمولی حرکت کریں تو پرندے اڑ جائیں گے۔

۴۔ سپاہی قوی ہیکل اور جوان ہوں گے

حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ناصر سارے کے سارے جوان ہیں، کوئی ان میں ضعیف و سن رسیدہ نہیں ہے، جز تھوڑے افراد کے، جو آنکھ میں سرمہ یا غذا میں نمک کے مانند ہیں، لیکن سب سے کم قیمت زیادہ ضرورت کی چیز نمک ہی ہے۔ (۲)

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: لوط پیامبر کی مراد اپنی اس بات سے جو انھوں نے دشمنوں سے کہی ہے: اے کاش تمہارے مقابل قوی اور توانا ہوتا یا کسی مضبوط و محکم پایۂ کی سمت پناہ لیتا۔ کوئی طاقت مہدی موعود (عجل اللہ تعالی فرجہ) اور ان کے ناصروں کی قدرت کے برابر نہیں ہوگی، اور ہر ایک آدمی کی قوت چالیس آدمی کے برابر ہوگی، ان کے پاس لوہے سے زیادہ ہموار دل ہے، اور جب پہاڑوں سے گذریں گے، تو چٹان لرز اٹھیں گے، اور خداوند عالم کی رضا و خوشنودی کے حصول تک وہ تلوار چلاتے رہیں گے۔ (۳)

حضرت امام سجاد (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں: ”جب ہمارے قائم قیام کریں گے تو خداوند عالم ہمارے شیعوں سے ضعف و سستی کو دور کردے گا، اور ان کے دلوں کو آہنی ٹکڑوں کی طرح محکم و استوار کردے گا، نیز ان میں سے ہر ایک کو چالیس آدمی کی قوت عطا کرے گا، یہی لوگ

---

(۱) اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۸۵.

(۲) طوسی، غیبۃ، ص ۲۸۴؛ النعمانی، غیبۃ، ص ۳۱۵؛ ابن طاؤس، ملاحم، ص ۱۳۵؛ کنز العمال، ج ۱۴، ص ۵۹۲؛ بحار الانوار ج ۵۲، ص ۳۳۴؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۱۷.

(۳) کمال الدین، ج ۲، ص ۶۷۳؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۱۷ و ۳۲۷.

زمین کے حاکم اور رئیس ہوں گے"۔(۱)

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت میں ہمارے شیعہ زمین کے حاکم اور رئیس ہوں گے، اور ان میں سے ہر ایک کو ۴۰/مرد کی قوت دی جائے گی۔(۲)

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: آج ہمارے شیعوں کے دلوں میں دشمنوں کا خوف بیٹھا ہوا ہے؛ لیکن جب ہماری حکومت آئے گی اور امام مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے، تو ہمارا ہر ایک شیعہ شیر کی طرح نڈر اور تلوار سے زیادہ تیز ہو جائے گا، اور ہمارے دشمنوں کو پاؤں سے کچل ڈالیں گے اور ہاتھ سے کھینچیں گے۔(۳)

عبد الملک بن اعین کہتا ہے: ایک روز حضرت امام (علیہ السلام) کی خدمت سے جب ہم اٹھے، تو ہاتھوں کا سہارا لیا اور کہا: کاش حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور کو جوانی میں درک کرتا، (یعنی جسمی توانائی کے ساتھ) تو امام نے کہا: کیا تمہاری خوشی کے لئے اتنا کافی نہیں ہے کہ تمہارے دشمن آپس ہی میں ایک دوسرے کو مار ڈالیں گے، لیکن تم لوگ اپنے گھروں میں محفوظ رہو گے؟ اگر امام ظہور کر جائیں گے تو تم میں سے ہر ایک کو ۴۰/مرد کی قوت دی جائے گی، اور تمہارے دل آہنی ٹکڑوں کی طرح ہوں گے، اس طرح سے کہ تم لوگ زمین کے رہبر اور امین رہو گے"۔(۴)

---

(۱) کمال الدین، ج ۲، ص ۶۷۳؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۱۷، ۳۲۷، ۳۷۲؛ ینابیع المودۃ، ص ۴۲۳؛ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۳۳۶.

(۲) مفید، اختصاص، ص ۲۴؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۷۲.

(۳) مفید، اختصاص، ص ۲۴؛ بصائر الدرجات، ج ۱، ص ۱۲۴؛ ینابیع المودۃ، ص ۴۲۸، ۴۸۹؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۵۷؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۱۸، ۳۷۲.

(۴) کافی، ج ۸، ص ۲۹۴؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۵.

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ہمارا حکم (حضرت مہدی کی حکومت) آتے ہی خداوند عالم ہمارے شیعوں کے دلوں سے خوف مٹادے کر ان کے دشمنوں کے دلوں میں ڈال دے گا. اس وقت ہمارا ہر ایک شیعہ نیزہ سے زیادہ تیز اور شیر سے زیادہ دلیر ہو جائے گا، ایک شیعہ اپنے نیزہ اور تلوار سے دشمن کا نشانہ لے کر اسے کچل ڈالے گا۔(۱)

اسی طرح حضرت فرماتے ہیں: ''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے چاہنے والے وہ لوگ ہیں جن کے دل فولاد کے مانند سخت و مضبوط ہیں اور کبھی ان دلوں پر ذات الٰہی کی راہ میں شک و شبہ نہیں آئے گا، وہ لوگ پتھر سے زیادہ سخت اور محکم ہیں. اگر انہیں حکم دیا جائے کہ پہاڑوں کو ان کی جگہ سے ہٹادیں اور جابجا کردیں تو وہ بہت آسانی اور تیزی سے ایسا کردیں گے. اسی طرح شہروں کی تباہی کا حکم دیا جائے تو وہ فوراً ویران کردیں گے، ان کے عمل میں اتنی قاطعیت ہوگی جیسے عقاب گھوڑوں پر سوار ہو۔(۲)

۴. پسندیدہ سپاہی

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ناصروں کو دیکھ رہا ہوں کہ پوری کائنات کا احاطہ کئے ہوئے ہیں، اور دنیا کی کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو ان کی مطیع و فرمانبردار نہ ہو، زمین کے درندے اور شکاری پرندے بھی ان کی خوشنودی کے خواہاں ہوں گے، وہ لوگ اتنی محبوبیت رکھتے ہوں گے کہ ایک زمین دوسری زمین پر فخر و مباہات کرے گی، اور وہ جگہ

---

(۱) خرائج، ج ۲، ص ۸۴۰؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۶؛ ملاحظہ ہو حلیۃ الاولیاء، ج ۳، ص ۱۸۴؛ کشف الغمہ، ج ، ص ۳۳۵؛ ینابیع المودۃ، ص ۴۴۸؛ اس طرح کی روایت امام محمد باقر علیہ السلام سے بھی منقول ہے: بصائر الدرجات، ص ۴؛ بحار الانوار، ج ۲، ص ۱۸۹.

(۲) بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۰۸.

کہے گی کہ آج حضرت مہدی کے چاہنے والے نے مجھ پر قدم رکھا ہے۔(۱)

شہادت کے متوالے

امام جعفر صادق (علیہ السلام) حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) کے ناصروں کی خصوصیات کے بارے میں فرماتے ہیں: کہ وہ لوگ خدا کا خوف اور شہادت کی تمنا رکھتے ہیں ان کی خواہش یہ ہے کہ راہ خدا میں قتل ہو جائیں ان کا نعرہ حسین کے خون کا بدلہ لینا ہے جب وہ چلیں گے تو ایک ماہ کے فاصلہ سے دشمنوں کے دل میں خوف بیٹھ جائے گا۔(۲)

---

(۱) کمال الدین، ج ۲، ص ۶۷۳؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۴۹۳؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۲۷۔

(۲) مستدرک الوسائل، ج ۱۱، ص ۱۱۴۔

چوتھی فصل

حضرت کی جنگیں

جب حضرت کا ہدف پوری دنیا میں حکومت برپا کرنا اور ظلم وستم کو فنا کرنا ہے تو یقیناً اس ہدف کی تکمیل میں انواع واقسام کی دشواریوں اور رکاوٹوں کا سامنا ہوگا؟ لہٰذا ضروری ہے کہ فوجی مشق اور ٹرینگ کے ذریعہ ان رکاوٹوں کو ختم کریں، اور یکے بعد دیگرے ممالک کو فتح کرکے شرق و غرب عالم میں تسلط حاصل کریں، اور عادلانہ خدائی حکومت قائم کریں، اس فصل میں اس سلسلے میں روایات نقل کرتے ہیں ملاحظہ ہوں۔

الف) شہیدوں اور مجاہدوں کی جزا

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے میں جنگ کا مقصد مفسدین زمانہ اور ستمگار وقت کی نابودی اور خاتمہ ہے، لہٰذا حضرت کے ہمرکاب جنگ میں شرکت بھی، کئی گنا جزا کی حامل ہو گی، اس طرح سے ہے کہ اگر کوئی سپاہی کسی ایک دشمن کو نابود کرے تو ۲۵/۲۰ شہیدوں کا اجر پائے گا، (۱) اور اگر خود شہید ہو جائے تو اس کی جزا دو شہیدوں کے برابر ہوگی، اسی طرح جانباز و زخمی افراد معنوی مقام کے علاوہ حکومت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) میں خصوصی امتیاز کے حامل ہوں گے، نیز شہداء کے گھرانے خصوصی امتیاز اور اہمیت کے حامل ہوں گے۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) اپنے شیعوں سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں: ''اگر تمہاری رفتار

---

(۱) کافی، ج۲، ص۲۲۲.

ہمارے فرمان کے مطابق رہی، اور سرکشی دیکھنے میں نہ آئی، اور کوئی اس حال میں ظہور سے پہلے مرجائے تو شہید ہوگا، اور اگر حضرت کو درک کر کے درجہ شہادت پر فائز ہوجائے، تو دو شہیدوں کے برابر اجر پائے گا اور اگر ہمارے کسی ایک دشمن کو قتل کردے تو پھر بیس ۲۰ر شہیدوں کا اجر پائے گا''.(۱)

اس روایت میں، دشمنوں کی نابودی ایک شہید کے اجر سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے؛ اس لئے کہ دشمن کو قتل کرنا خدا کی خوشنودی، لوگوں کے سکون و آرام اور اسلام کی عزت وشوکت کا باعث ہوگا؛ اگرچہ شہادت کے درجہ پر فائز ہونا شہید کو کمال تک پہنچاتا ہے. اس لحاظ سے سپاہیوں کو چاہئے کہ محاذ جنگ پر دشمنوں کی فکر میں رہیں. نہ شہادت کی۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''امام (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ہمرکاب شہید ہونا دو شہیدوں کا اجر رکھتا ہے''.(۲)

''کافی''میں اس طرح آیا ہے: ''اگر امام کے سپاہی دشمن کو قتل کردیں تو ان کا اجر ۲۰ر شہیدوں کے برابر ہے، اور اگر کوئی حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ہمراہ شہید ہوجائے، تو پھر ۲۵ر شہیدوں کا اجر پائے گا''.(۳)

حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) امام زمانہ (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے شہداء کے گھرانوں اور شہیدوں کے ساتھ طرز سلوک کے سلسلے میں فرماتے ہیں: حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) فوجی تشکیل کے بعد کوفہ روانہ ہوجائیں گے، اور وہاں قیام کریں گے،...اور کوئی شہید ایسا نہیں ہوگا، جس کا قرضہ امام ادا نہ کریں، اور اس کے خاندان کو دائمی وظیفہ و تنخواہ عنایت کریں گے''.(۴)

---

(۱) طوسی، امالی، ج۱، ص۲۳۲؛ بشارۃ المصطفی، ص۱۱۳؛ اثبات الہداۃ، ج۳، ص۵۲۹؛ بحار الانوار، ج۵۲، ص۱۲۳، ۳۱۷.

(۲) اثبات الہداۃ، ج۳، ص۴۹۰؛ ملاحظہ ہو: طوسی، امالی، ج۱، ص۲۳۲؛ برقی، محاسن، ص۱۷۳؛ نور الثقلین، ج۵، ص۳۵۶.

(۳) کافی، ج۲، ص۲۲۲. (۴) عیاشی، تفسیر، ج۲، ص۲۶۱؛ بحار الانوار، ج۵۲، ص۲۲۴.

یہ روایت حضرت کی خاندان شہداء کی دیکھ ریکھ کا پتہ دیتی ہے۔

ب؛ جنگی اسلحے اور ساز وسامان

قطعی و یقینی طور پر جو اسلحے حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) جنگوں میں استعمال کریں گے، دیگر اسلحوں سے بنیادی طور پر جدا ہوں گے، اور روایت میں لفظ سیف کا استعمال، شاید اسلحہ سے کنایہ ہو نہ یہ کہ مراد خاص کر تلوار ہو؛ اس لئے کہ امام کا اسلحہ اس طرح ہے جس کے استعمال سے کوفہ کی دیوار گر پڑیں گے، اور دھوؤں میں تبدیل ہو جائیں گی، اور دشمن ایک وار میں پانی میں نمک کی طرح پگھل جائے گا، اس لئے کہ دل ہل جائیں گے۔

روایت کے مطابق، حضرت کے سپاہیوں کا اسلحہ آہنی ہے، لیکن ایسا ہے کہ اگر پہاڑ پر گرے تو دو ٹکڑے ہو جائے گا، شاید دشمن بھی آتشی اسلحہ استعمال کرے، اس لئے کہ امام وہ لباس پہنیں گے جو گرمی سے محفوظ ہو گا، اور یہ وہی لباس ہے جو جبرئیل (علیہ السلام) آسمان سے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کے لئے آتش نمرود سے نجات کے لئے لائے تھے، وہی لباس حضرت بقیۃ اللہ (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے اختیار میں ہے، اگر ایسا نہ ہوتا یعنی ترقی یافتہ اسلحہ دشمن کے پاس نہ ہوتا تو پھر اس لباس کی ضرورت نہ ہوتی، ہر چند اس میں اعجازی جنبہ ہو۔

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے تو جنگی تلواریں آسمان سے نازل ہوں گی، ایسی تلواریں کہ جس پر سپاہی اور اس کے باپ کا نام لکھا ہو گا''۔(۱)

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ہمنوا گروہ کے بارے میں فرماتے ہیں: ''حضرت مہدی کے ناصر و یاور آہنی تلواریں رکھتے ہیں، لیکن اس کی جنس

---

(۱) نعمانی، غیبۃ، ص ۲۴۴؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۶۹؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۴۴۔

لوہے کے علاوہ ہے، اگر ان میں سے کوئی ایک پہاڑ پر وار کردے تو پہاڑ دو ٹکڑے ہو جائے گا، حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ایسے سپاہیوں اور اسلحوں کے ساتھ ھند، دیلم، کرد، روم، بربر، فارس، جابلقا اور جابرسا کے درمیان جنگ کے لئے جائیں گے"۔(۱)

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی فوج کے پاس ایسے دفاعی وسائل ہوں گے کہ دشمن بے بس ہوگا ۔امام جعفر صادق (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں: "اگر حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے انصار ان سپاہیوں سے جو شرق و غرب میں پھیلے اور قبضہ جمائے ہیں روبرو ہوں گے تو ایک آن میں انھیں فنا کے گھاٹ اتار دیں گے، اور دشمن کے اسلحے ان پر کارآمد نہیں ہوں گے"۔(۲)

ج) امام کا نجات بشر کے لئے دنیا پر قبضہ

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی فوجی ترتیب اور شہر و ملک پر قابض ہونے کے بارے میں دو طرح کی روایت پائی جاتی ہے، بعض روایت میں شرق و غرب جنوب اور قبلہ ہے نتیجہ کے طور پر ساری کائنات پر تسلط کی خبر ہے اور بعض روایات صرف مخصوص و معین زمین پر فتح و غلبہ کی خبر دیتی ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ حضرت تمام کائنات کو اپنے قبضہ و دسترس میں کرلیں گے؛ مگر ایسا کیوں ہوا کہ بعض شہروں کے نام مذکور ہیں، تو شاید ایسا کسی اہمیت کے اعتبار سے ہو کہ وہ تمام شہر

---

(۱) بصائر الدرجات، ص ۱۴۱؛ اثبات الهداة، ج ۳، ص ۵۲۳؛ تبصرة الولی، ص ۹۷؛ بحار الانوار، ج ۲۷، ص ۴۱ و ج ۵۴، ص ۳۳۴.

(۲) بصائر الدرجات، ص ۱۴۱؛ اثبات الهداة، ج ۳، ص ۵۲۳؛ تبصرة الولی، ص ۹۷؛ بحار الانوار، ج ۲۷، ص ۴۱ و ج ۵۴، ص ۳۳۴.

اس وقت ظاہر ہو جائیں گے یہ اہمیت اس لئے ہے کہ شاید اس وقت ان کا شمار طاقت ور میں ہو اور کسی نہ کسی جگہ کو اپنے نفوذ و تسلط میں رکھے ہوئے ہیں، یا وہ سرزمین اتنی وسیع و عریض ہے کہ اکثریت آبادی اس میں زندگی گذارتی ہے، یا یہ کہ ایک دین و مذہب کی آرزوں کا مرکز ہے: اس طرح سے کہ وہ شہر قبضہ میں آجائے تو اس مکتب و آئین کے پیرو بھی تسلیم ہو جائیں، یا یہ کہ ان کی فوجی اہمیت ہے اس طرح سے کہ ان کے سلنڈر ہو جانے سے دشمن کی تکنک بیکار ہو جائے، تو حضرت کے فوجی حملہ کی راہ ہموار ہو جائے گی۔

آغاز قیام کے لحاظ سے شہر مکہ کا انتخاب، پھر اس کے بعد عراق، کوفہ سیاسی مرکز بنانے حکومت کی فوجی تحریک شام کی جانب پھر بیت المقدس کو فتح کرنا شاید اس بات کی تائید ہو اس لئے کہ آج تینوں سرزمینوں کی سیاسی، مذہبی اور فوجی سرگرمی کسی پر پوشیدہ نہیں ہے۔

پہلے دستہ کی روایت حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے پورے جہان پر قبضہ کے بارے میں تھی کہ بعض درج ذیل ہیں حضرت رضا (علیہ السلام) اپنے آباؤ اجداد سے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب ہمیں معراج پر لیجایا گیا...تو میں نے عرض کیا خدایا! یہ لوگ (ائمہ) میرے بعد میرے جانشین ہوں گے آواز آئی: ہاں! اے محمد! یہ لوگ میرے دوست، منتخب، لوگوں پر حجت ہوں گے، اور تمہارے بعد بہترین بندے اور جانشین ہوں گے، میری عزت و جلال کی قسم اپنے دین و آئین کو ان کے ذریعہ سے لوگوں پر غالب کروں گا، اور کلمۃ اللہ کو ان کے ذریعہ برتری عطا کروں گا، اور ان میں آخری کے ذریعہ زمین کو سرکش اور گنہگار افراد سے پاک و پاکیزہ کردوں گا، اور شرق و غرب عالم کی حکومت اسے دے دوں گا۔(۱)

....

(۱) کمال الدین، ج۱، ص ۳۶۶؛ عیون اخبار الرضا، ج۱، ص ۲۶۲؛ بحار الانوار، ج ۱۸، ص ۳۴۶.

آیہ شریفہ ﴿اَلَّذِیۡنَ اِنۡ مَّکَّنّٰہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَوُا الزَّکٰوۃَ﴾(۱)
ان لوگوں کو اگر زمین پر حکومت دیدیں تو نماز قائم کریں گے اور زکوۃ ادا کریں گے۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: یہ آیت آل محمد اور آخری امام (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) سے مربوط ہے، خداوند عالم مغرب و مشرق کو حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) اور ان کے انصار کے اختیار میں دیدے گا"۔(۲)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ہمارے فرزند ہیں، خداوند عالم ان کے ذریعہ مشرق و مغرب کو فتح کرے گا۔(۳)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: جب مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کریں گے تو دین کو اسکی اصلی جگہ لوٹا دیں گے، اور درخشاں کامیابی ان کے لئے انھیں کے ذریعہ عطا کرے گا، اس وقت صرف اور صرف مسلمان ہوں گے، اور (لا الہ الا اللہ) زبان سے جاری کریں گے۔(۴)

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ہم سے ہیں ان کی حکومت مشرق و مغرب کو محیط ہوگی۔(۵)

نیز فرماتے ہیں: حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے قیام کے وقت اسلام تمام ادیان پر غالب آئے گا۔(۶)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے: "حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) اپنے لشکر کو پوری دنیا میں پھیلا دیں گے۔(۷)

---

(۱) سورۂ حج، آیت ۴۱۔ (۲) تفسیر برہان، ج ۳، ص ۹۶؛ ینابیع المودۃ، ص ۴۲۵؛ بحار الانوار، ج ۵۱، ص ۱۔

(۳) احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۲۵۹؛ ینابیع المودۃ، ص ۴۸۷؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۷۸؛ الشیعہ والرجعہ، ج ۱، ص ۲۱۸۔

(۴) عقد الدرر، ص ۲۲۲؛ فرائد فوائد الفکر، ص ۹۔

(۵) کمال الدین، ج ۱، ص ۳۳۱؛ الفصول المہمہ، ص ۲۸۲؛ اسعاف الراغبین، ص ۱۴۰۔

(۶) ینابیع المودۃ، ص ۴۲۳۔ (۷) القول المختصر، ص ۲۳۔

رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں: اگر زندگی اور دنیا کی عمر صرف ایک روز باقی بچے گی:... تو بھی خداوند عالم مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کو مبعوث کرے گا، اور اس کے ذریعہ، دین کی عظمت کو واپس کرے گا، اور آشکار و فائق کامیابی ان کے لئے انھیں کے ذریعہ عطا کرے گا، اس وقت ہر ایک (لا الہ الا اللہ) زبان سے کہے گا۔(۱)

جابر بن عبد اللہ انصاریؓ کہتے ہیں: رسول خدا ﷺ نے فرمایا: ''ذوالقرنین خداوند عالم کے ایک شایستہ بندے تھے، جنھیں خداوند عالم نے اپنے بندوں پر حجت قرار دیا، اور اس نے اپنی قوم کو یکتا پرستی کی دعوت دی، اور تقویٰ و پرہیز گاری کا حکم دیا، لیکن انھوں نے اس کے سر پر ایک وار کیا تو وہ مدتوں پوشیدہ رہے؛ اور اتنا کہ انھوں نے خیال کرلیا کہ وہ اب مر چکے ہیں، پھر کچھ مدت بعد اپنی قوم کے درمیان آئے لیکن پھر سر کے دوسرے حصہ پر وار کیا۔

تمہارے درمیان ایسا شخص ہے، جو سنت پر سالک ہوگا، خداوند عالم نے ذوالقرنین کو زمین پر اقتدار دیا اور ہر چیز کو ان کے لئے وسیلہ بنا دیا تو انھوں نے دین اس کے ذریعہ پوری دنیا میں پھیلا دیا، خداوند عالم وہی رفتار و روش امام غائب = جو میرے فرزندوں میں ہیں = جاری رکھے گا اور اسے مشرق و مغرب میں پہنچا دے گا نیز کوئی پانی کی جگہ، پہاڑ، اور بیابان باقی نہیں ہوں گے جس پر ذوالقرنین نے قدم نہ رکھا ہو، اور جیسے ہی قدم رکھیں گے خداوند عالم زمین کے خزانے و معادن ظاہر کردے گا اور ان کا خوف دشمنوں کے دل میں ڈال کر ان کی مدد کرے گا، اور زمین کو ان کے ذریعہ عدل و انصاف سے بھر دے گا، جیسا کہ قیام سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی''.(۲) دوسرے گروپ

---

(۱) عیون اخبار الرضا، ص ۲۵؛ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۳۳۶؛ الشیعہ والرجعہ، ج ۱، ص ۲۱۸.

(۲) کمال الدین، ج ۲، ص ۳۹۴؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۲۳، ۳۳۶؛ الشیعہ والرجعہ، ج ۱، ص ۲۱۸؛ ملاحظہ ہو: ابن حماد، فتن، ص ۹۵؛ الصراط المستقیم، ج ۲، ص ۲۵۰، ۲۶۲؛ مفید، ارشاد، ص ۳۶۲؛ اعلام الوری، ص ۴۳۰.

کی روایات شہروں پر فتح کی جانب اشارہ کرتی ہیں، ہم اس سلسلے میں چند روایت کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہیں:

حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی شام کی جانب روانگی کے بارے میں فرماتے ہیں: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے حکم سے لشکر کے حمل ونقل کے اسباب فراہم کیے جائیں گے: اس کے بعد چار سو کشتی بنائی جائے گی، اور ساحل عکا کے کنارے لنگر انداز ہوگی، دوسری طرف سے ملک روم والے سو صلیب کے ہمراہ کہ ہر صلیب دس ہزار لشکر پر مشتمل ہوگی باہر آئیں گے، اور نیزوں اور اسلحوں سے پہل کریں گے، حضرت اپنے سپاہیوں کے ساتھ وہاں پہنچیں گے، اور انھیں اتنا قتل کریں گے کہ فرات کا پانی بدل جائے گا، اور ساحل ان کے جسم کی بو سے متعفن ہو جائے گا۔

اس خبر کو سنتے ہی ملک روم میں باقی رہ گیے، افراد انطاکیہ فرار کر جائیں گے۔ (۱)

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''جب حضرت قائم قیام کریں گے تو ایک لشکر قسطنطنیہ بھیجیں گے، اور جب وہ لوگ خلیج تک پہنچیں گے تو اپنے پاؤں پر ایک جملہ لکھیں گے، اور پانی پر سے گذر جائیں گے''. (۲)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''اگر عمر دنیا کا ایک دن بھی بچے گا تو خداوند عالم میری عترت سے ایک ایسے شخص کو مبعوث کرے گا جو میرا ہمنام ہوگا، اور اس کی پیشانی چمکتی ہوگی، اور وہ قسطنطنیہ اور جبل دیلم کو فتح کرے گا''. (۳)

---

(۱) ابن حماد، فتن، ص ۱۱۶؛ عقد الدرر، ص ۱۸۹.

(۲) بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۶۵.

(۳) فردوس الاخبار، ج ۳، ص ۸۳؛ شافعی، بیان، ص ۱۳۷؛ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۲۲۹ و ج ۱۹، ص ۶۶۰.

حذیفہ فرماتے ہیں: دیلم وطبرستان ہاشمی مرد کے ہاتھوں فتح ہوں گے اور بس۔(۱)

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے تو قسطنطنیہ، چین (۲) اور دیلم کے پہاڑ فتح کر کے سات سال تک فرمانروائی کریں گے"۔(۳)

حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) اور ان کے ساتھی قسطنطنیہ فتح کریں گے اور جہاں روم کا بادشاہ قیام پذیر ہے وہاں جائیں گے، اور وہاں سے تین خزانے نکالیں گے جواہرات، سونے اور چاندی پھر اموال اور غنیمت لشکر کے درمیان تقسیم کر دیں گے۔(۴)

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) فوج کے لئے تین پرچم تین نقطے پر آمادہ کریں گے؛ ایک پرچم قسطنطنیہ (۵) پر لہرائیں گے، تو خداوند عالم اس پر فتح وغلبہ عطا کرے گا؛ دوسرا پرچم چین روانہ کریں گے (۶) وہاں بھی حضرت فاتح ہوں گے اور تیسرا پرچم دیلم کے پہاڑ کے لئے روانہ کریں گے، تو وہ جگہ بھی آپ کے لشکر کے تصرف میں آجائے گی۔(۷)

....

(۱) ابن ابی شیبہ، مصنف، ج ۱۳، ص ۱۸.

(۲) صین (چین) مشرقی ایشیا کو کہتے ہیں نیز سابق سوویت یونین، ہند، نیپال، برمہ، ویتنام، جاپان، چین اور کرہ کے دریا کو بھی شامل ہوتا ہے. (المنجد)

(۳) بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۹؛ حقاق الحق، ج ۱۳، ص ۳۵۲؛ الشیعہ والرجعہ، ج ۱، ص ۲۰۰.

(۴) الشیعہ والرجعہ، ج ۱، ص ۱۶۲.

(۵) قسطنطنیہ ترکیہ میں ایک شہر ہے جو ساتویں صدی میں عیسوی سے قبل بنایا گیا ہے اور ایک مدت تک روم کے بادشاہ کا پایہ تخت بھی رہا ہے۔ معجم البلدان، ج ۴، ص ۳۲۷؛ اعلام المنجد، ص ۲۸.

(۶) دیلم گیلان کے پہاڑی حصہ میں ایک جگہ کا نام ہے جو قزوین کے شمال میں واقع ہے، معجم البلدان، ج ۱، ص ۹۹؛ اعلام المنجد، ص ۲۲۷؛ برہان قاطع، ج ۱، ص ۵۷۰.

(۷) اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۸۵؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۸۸؛ ملاحظہ ہو: بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۲؛ حدیث نمبر ۱، ۶، ۱۱، ۱۴، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۶.

حذیفہ کہتے ہیں: کہ بلنجر (۱) اور دیلم کے پہاڑ فتح نہیں ہوں مگر آل محمدؑ کے جوان کے (۲) ذریعہ حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں: پھر حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) ہزار کشتی کے ہمراہ شہر قاطع سے شہر قدس شریف کی جانب روانہ ہوں گے، اور عکا، صور، غزہ، اور عسقلان (۳) ہوتے ہوئے فلسطین میں داخل ہو جائیں گے، اموال وغنیمت باہر لائیں گے، پھر حضرت قدس شریف میں داخل ہو کر وہاں پڑاؤ ڈال دیں گے، اور دجال کے ظاہر ہونے تک وہیں مقیم رہیں گے۔ (۴)

ابوحمزۂ ثمالی کہتے ہیں: میں نے امام محمد باقر (علیہ السلام) سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: ''کہ جب قائم آل محمد ظہور کریں گے تو اپنی تلوار نیام سے باہر نکال کر روم، (۵) چین، دیلم، سند، ترک، ھند، کابل، (۶) شام، (۷) خزر کو فتح کریں گے۔ (۸)

ابن حجر کہتے ہیں کہ: سب سے پہلے پرچم، کوتُرک روانہ کریں گے۔ (۹)

....

(۱) معجم البلدان، ج ۱، ص ۹۹؛ اعلام المنجد، ص ۲۱۴.

(۲) عقد الدرر، ص ۱۲۳ ابن منادی نے ملاحم میں نقل کیا ہے.

(۳) فلسطین کے توابع شام میں ایک شہر ہے جو دریا کے کنارے واقع ہے یہ حصہ دو شہر غزہ اور بیت جبرین کے درمیان میں ہے، معجم البلدان، ج ۳، ص ۶۷۳.

(۴) عقد الدرر، ص ۲۰۱.

(۵) روم اس وقت اٹلی کا مرکز ہے، اس زمانے میں ایسی حکومت کا مرکز تھا کہ قیصر کے نامزد بادشاہ اس پر حکومت کرتے تھے، اور دنیا کے بڑے حصہ پر مسلط تھے، اس طرح سے کہ ان کا نفوذ بحر مدیترانہ، شمالی افریقہ، یونان، ترکیہ، سوریہ، لبنان، اور فلسطین تک کو شامل تھا اور پورے علاقہ کو روم کہتے تھے.

(۶) ترکستان بر اعظم میں واقع ہے اور چین اور روس کے درمیان تقسیم ہے نیز چین سے سین کیانغ اور ترکمنستان، تاشکند، تاجکستان، قرقیزیہ، اور قزاقستان کو شامل ہے.

(۷) جزیرہ کے مانند مثلث کی شکل میں ایشیاء کے جنوب میں واقع ہے اور جمہوری ہند، پاکستان، نیپال، بھوتان کو بھی شامل ہے، برہان قاطع، ج ۱، ص ۲۰۳، ۷، اعلام المنجد، ص ۵۴۲.

(۸) نعمانی، غیبۃ، ص ۱۰۸؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۴۸.

(۹) القول المختصر، ص ۲۶.

شاید ثمالی کی روایت میں سیف مخترط سے مراد خاص اسلحے ہوں جو حضرت مہدی کی دسترس میں آئیں گے؛ اس لئے کہ تمام سرزمینوں کو فتح کرنے کے لئے مافوق طاقت کی ضرورت ہے، اور ایسے مناسب اسلحے جو تمام اسلحوں پر بھاری ہوں؛ خصوصاً اگر ہم کہیں کہ حضرت اپنی مختلف فعالیت عادی اور معمولی طریقوں سے انجام دیں گے۔

ہند کے فتح ہونے کے بارے میں کعب کہتا ہے: جو حکومت بیت المقدس میں ہوگی ہند سپاہی بھیجے گی، اور اس جگہ کو فتح کرے گی، اس کے بعد وہ لشکر ہند میں داخل ہو جائے گا، اور وہاں کے خزانے بیت المقدس کی حکومت کے لئے روانہ کریں گے، اور ہند کے بادشاہوں کو اسیر کی صورت میں ان کے پاس لے آئیں گے. مشرق و مغرب ان کے لئے فتح ہو جائے گا، اور دجال کے خروج تک فوجیں ہند میں رہیں گی۔(۱)

خذیفہ کہتے ہیں: رسول خدا ﷺ نے فرمایا: طاہر اسماء کے فرزند نے بنی اسرائیل سے جنگ کی، اور انھیں اسیر کیا، اور بیت المقدس میں آگ لگائی، اور وہاں سے ۱۷۰۰ ر سو یا ۱۹۰۰ ر سو کشتی جواہرات اور سونے کی شہر روم میں لایا یقیناً حضرت مہدی اسے باہر نکال کر بیت المقدس واپس لائیں گے۔(۲)

اگرچہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ) کے قیام کا آغاز مکہ سے ہوگا (۳) لیکن ظہور کے بعد سرزمین حجاز کو فتح کریں گے (۴) امام محمد باقر (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

---

(۱) عقد الدرر، ص ۹۷، ۳۱۹؛ ابن طاؤس، ملاحم، ص ۸۱؛ متقی، برہان، ص ۸۸.

(۲) عقد الدرر، ص ۲۰۱؛ شافعی، بیان، ص ۱۱۴؛ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۳۲۹.

(۳) حجاز شمال سے خلیج عقبہ کی سمت مغرب سے بحر الاحمر مشرق سے نجد اور جنوب سے عسیر تک محدود ہو جاتا ہے لیکن حموی کی نقل کے مطابق یمن میں اعماق صنعا سے شام تک کو حجاز کہتے ہیں اور تبوک و فلسطین بھی اسی کا جزء ہے۔ معجم البلدان.

(۴) ابن حماد، فتن، ص ۹۵؛ متقی ہندی، برہان، ص ۱۴۱؛ ابن طاؤس، ملاحم، ص ۶۲؛ القول المختصر، ص ۲۳.

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) مکہ میں ظہور کریں گے، لیکن حجاز بھی فتح ہو جائے گا، اور تمام ہاشمی قیدیوں کو زندان سے رہا کریں گے۔(۱)

حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فتح خراسان کے بارے میں فرماتے ہیں: حضرت خراسان فتح ہونے تک اپنی تحریک جاری رکھیں گے،(۲) پھر اس کے بعد مدینہ واپس آجائیں گے۔(۳)

آنحضرتؐ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ہاتھوں آرمینۃ (۴) کے فتح ہونے کے بارے میں فرماتے ہیں: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اپنی تحریک جاری رکھیں گے، اور جب آرمینیہ پہنچ جائیں گے، اور انھیں وہاں کے لوگ دیکھیں گے تو ایک دانشمند راہب کو حضرت سے مذاکرہ کے لئے بھیجیں گے، راہب امام (علیہ السلام) سے کہے گا: کیا تم ہی مہدی ہو؟ تو حضرت جواب دیں گے: ہاں میں ہی ہوں؛ میں وہی ہوں جس کا نام انجیل میں ذکر ہے، اور آخر زمانہ میں جس کے ظہور کی بشارت دی گئی ہے، وہ سوالات کرے گا اور امام جواب دیں گے۔

عیسائی راہب اسلام لے آئے گا، لیکن آرمینیہ کے رہنے والے سرکشی اور طغیانی کریں گے، اس کے بعد حضرت کے سپاہی شہر میں داخل ہو جائیں گے اور پانچ سو عیسائی فوج کو نیست و نابود کر دیں گے، خداوند عالم اپنی بے پایاں قدرت سے ان کے شہر کو زمین و آسمان کے مابین معلق کر دے گا اس طرح سے کہ بادشاہ اور اس کے حوالی موالی جو شہر کے باہر ساکن تھے شہر کو آسمان

(۱) خراسان اس وقت ایران، افغانستان، روس کی سرزمین کو کہتے تھے۔ اعلام المنجد، ص ۲۶۷۔

(۲) الشیعہ والرجعہ، ج۱، ص ۱۵۸۔

(۳) ارمینیہ ایشیاء صغیر میں آرارات کے پہاڑوں اور قفقاز، ایران، ترکیہ اور دریائے فرات میں محدود تھا، ایک وقت ایسا آیا کہ مستقل حکومت ہوگئی اور پھر اس کی بادشاہی ختم ہوئی تو یہ سرزمین ایران، روس اور عثمانیوں کے مابین تقسیم ہوگئی، المنجد، ص ۳۵۔

(۴) وہی، ص ۱۶۲۔

وزمین کے درمیان دیکھیں گے، آرمینیہ کا بادشاہ خوف سے فرار کر جائے گا، اور اپنے حوالی موالی سے کہے گا: کسی پناہ گاہ میں پناہ لو، اثناء راہ میں ایک شیر راستہ بند کر دے گا، وہ لوگ خوفزدہ ہو کر اپنے ہمراہ لئے اموال و اسلحوں کو پھینک دیں گے، اور حضرت کے سپاہی جوان کے تعاقب میں ہوں گے لے لیں گے، اور اپنے درمیان اس طرح تقسیم کریں گے کہ سب کو سو سو ہزار دینار ملے۔(۱)

فتح جہان کا دوسرا حصہ حضرت کے لئے زنج کے شہر ہیں اس سلسلے میں حضرت امیر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) اپنی تحریک شہر زنج کبریٰ پہنچنے تک جاری رکھیں گے۔ اس شہر میں ہزار بازار اور ہر بازار میں ہزار دکانیں ہیں، حضرت اس شہر کو بھی فتح کریں گے، (۲) اسے فتح کرنے کے بعد قاطع نامی شہر کا عزم کریں گے، جو جزیرہ کی صورت سمندر کے اوپر واقع ہے۔(۳)

حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) پوری دنیا میں لشکر بھیجنے سے متعلق فرماتے ہیں: گویا ہم قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کو دیکھ رہے ہیں کہ انھوں نے اپنا لشکر پوری دنیا میں پھیلا دیا ہے''۔(۴)

نیز حضرت فرماتے ہیں: ''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) اپنے لشکر کو بیعت لینے کے لئے پوری دنیا میں روانہ کریں گے، ظلم و ظالم کو مٹا دیں گے، اور فتح شدہ شہر حضرت کے لئے ثابت و برقرار ہو جائے گا، اور خداوند عالم آپ کے مبارک ہاتھوں سے، قسطنطنیہ کو فتح کرے گا''۔(۵)

---

(۱) وہی، ص ۱۶۴۔

(۲) وہی، ج ۱، ص ۱۶۴؛ ملاحظہ ہو: عقد الدرر، ص ۲۰۰؛ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۲۲۹۔

(۳) مفید، ارشاد، ص ۳۴۱؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۷۔

(۴) ابن طاؤس، ملاحم، ص ۲۴ الفتاوی الحدیثیہ، ص ۳۱۔

(۵) ضبہ حجاز میں ایک دیہات ہے جو شام کے راستے میں دریا کے کنارے واقع ہے اس کے کنارے حضرت یعقوب کا دیہات ''بدا'' کے نام سے ہے۔ بنی ضبہ ایک قبیلہ ہے جس نے جنگ جمل میں دشمنان علیؑ کی مدد سے قیام کیا، اور اکثر و بیشتر رجز اور اشعار جو انھوں نے پڑھے، قبیلہ ضبہ اور ازد سے مربوط تھے، وہ لوگ اس جنگ میں عائشہ کے اونٹ کے اردگرد رہے، اور اس کی حمایت کی سمعانی انساب، ج ۴، ص ۱۲؛ ابن ابی الحدید، شرح نہج البلاغہ، ج ۹، ص ۳۲۰ و ج ۱، ص ۲۵۳۔

شورشوں کی سرکوبی، فتنوں کی خاموشی

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور و مختلف شہروں اور ملکوں کے فتح ہو جانے کے بعد بعض شہر اور قبیلے کے لوگ حضرت کے مقابل آجائیں گے، لیکن حضرت کے لشکر کے ذریعہ شکست کھائیں گے، نیز بعض کج فکر افراد حضرت کی بعض مسائل میں نافرمانی کریں گے، اور حضرت کے خلاف طغیانی کریں گے، پھر دوبارہ حضرت کے لشکر کے ذریعہ سرکوب ہوں گے، اس سلسلہ میں روایات ملاحظہ ہوں۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: تیرہ ۱۳ر شہر و طائفے (قبیلے) ایسے ہیں جو حضرت کے ساتھ جنگ کریں گے، اور حضرت ان سے جنگ کریں گے، وہ تیرہ درج ذیل ہیں۔

مکہ، مدینہ، شام، بنی امیہ، بصرہ، دمشیان، کرد، عرب قبیلے، بنی ضبہ، (۱) غنی (۲) باھلہ، (۳) ازد، سرزمین رے کے لوگ۔ (۴)

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی باتوں سے بعض لوگوں کی پرخاش کے بارے میں کہتے ہیں: جب حضرت مہدی کچھ احکام بیان کریں گے

---

(۱) غنی ایک قبیلہ ہے جو جزیرۃ العرب کی سرزمین ''بار'' جو موصل اور شام کے درمیان واقع ہے رہتا تھا، اور غنی بن یعصر نامی شخص سے منسوب ہیں۔ سمعانی انساب، ج ۴، ص ۳۱۵.

(۲) باہلہ، باہلہ بن اعصر کی طرف منسوب ایک طائفہ ہے، عرب اس زمانے میں ان سے ارتباط و تعلق سے پرہیز کرتے تھے اس لئے کہ ان کے درمیان شرافتمند اور محترم انسان کوئی نہیں تھا، باہلہ طائفہ کے لوگ پست تھے، حضرت علی نے جنگ صفین میں جانے سے پہلے ان کے بارے میں کہا: ''خدا شاہد ہے کہ میں تم سے اور تم ہم سے ناراض ہو، لہٰذا تم لوگ آؤ اور اپنا حق لے لو، اور کوفہ سے دیلم روانہ ہو جاؤ؛ سمعانی انساب، ج ۱، ص ۲۷۵؛ وقعۃ صفین، ص ۱۱۶؛ الکنی والتعریب، ص ۳۴۹؛ ابن ابی الحدید، شرح نہج البلاغہ، ج ۳، ص ۲۷۴؛ الغارات، ج ۲، ص ۲۱.

(۳) نعمانی، غیبۃ، ص ۲۹۹؛ بصائر الدرجات، ص ۳۳۶؛ حلیۃ الابرار، ج ۲، ص ۶۳۴؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۶۳ و ج ۲۸، ص ۸۴.

(۴) عیاشی، تفسیر، ج ۲، ص ۶۱؛ تفسیر برہان، ج ۲، ص ۸۳؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۴۵.

یا بعض سنت کی بات کریں گے، تو بعض گروہ حضرت پر اعتراض اور مخالفت کرتے ہوئے مسجد سے باہر نکل پڑیں گا حضرت ان کے تعاقب کا حکم دیں گے، حضرت کا لشکر تمارین محلّہ میں ان پر قابو پائے گا، اور انھیں اسیر کر کے، حضرت کی خدمت میں لائیں گے، تو حضرت حکم دیں گے کے سب کی گردن ماردو، یہ حضرت کے خلاف آخری شورش وسرپیچی ہوگی۔(۱)

مقام رمیلہ میں یورش اور اس کی نابودی کے بارے میں ابی یعفور کے بیٹے کہتے ہیں: میں امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی خدمت میں اس وقت آیا جب کہ ایک گروہ ان کے پاس موجود تھا، حضرت نے مجھ سے کہا: کیا تم نے قرآن پڑھا ہے؟ میں نے کہا: ہاں! لیکن اس معروف ومشہور قرآن سے، امام نے کہا: میری مراد یہی تھی میں نے کہا: اس سوال کا کیا مطلب؟ تو آپ نے کہا: حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم کے لئے کچھ بیان کیا، لیکن وہ اس کے اہل نہیں تھے، اور حضرت کے خلاف مصر میں قیام کر بیٹھے، موسیٰ (علیہ السلام) نے بھی ان کے ساتھ مبارزہ کیا اور قتل کر ڈالا۔

حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نے بھی اپنی قوم کو کچھ کہا، ان لوگوں نے اسے برداشت نہیں کیا، اور ان کے خلاف شہر تکریت میں قیام کر بیٹھے، حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) بھی ان کے روبرو آگئے، اور انھیں نابود کردیا، یہ خداوند عالم کے قول کے معنی ہیں۔

﴿فامنت من بنی اسرائیل﴾(۲)

نبی اسرائیل کا ایک گروہ ایمان لایا اور دوسرا گروہ کافر ہوگیا تو ہم نے ایمان لانے والے کی نصرت کی اور دشمنوں پر کامیابی عطا کی۔

---

(۱) سورۂ صف، آیت ۱۴.

(۲) بصائر الدرجات، ص ۳۳۶؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۷۵ وج ۴۷، ص ۸۲ وج ۱۴، ص ۲۷۹.

حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) بھی جب ظہور کریں گے تو ایسی باتیں کہیں گے جسے برداشت نہیں کر پاؤ گے، اس اعتبار سے شہر رملیہ میں حضرت کے خلاف قیام اور جنگ کرو گے، تو حضرت بھی تمہارے مقابل آ کر تمہیں قتل کریں گے، یہ حضرت کے خلاف آخری یورش ہوگی‘‘ (۱)

۵) جنگوں کا خاتمہ

حضرت امام عصر (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت برقرار اور نظام الٰہی کے استوار ہونے اور شیطانی طاقتوں کے خاتمے سے جنگ رک جائے گی، پھر کوئی ایسی طاقت نہیں ہوگی جو حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی فوج سے نبرد آزمائی کرے۔اس لحاظ سے فوجی ساز و سامان بغیر مانگ کے بازاروں میں نظر آئیں گے، آخر کار اتنے سستے ہوں گے کہ کوئی خریدار نہ ہوگا۔

حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں: جنگیں بھی ختم ہو جائیں گی۔ (۲)

کعب کہتے ہیں: اس وقت ایام کا خاتمہ ہوگا جب قریش سے ایک شخص بیت المقدس میں ساکن ہو جائے اور جنگیں بھی بند ہو جائیں۔ (۳)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک خطبہ میں دجال اور اس کے قتل ہونے کے بارے میں فرمایا: کہ اس کے بعد ایک گھوڑے کی قیمت چند درہم ہو جائے گی۔ (۴)

ابن مسعود کہتے ہیں: قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ عورت اور گھوڑے مہنگے ہو جائیں گے؛ پھر اس کے بعد سستے ہو جائیں گے کہ قیامت تک پھر کبھی ان کی قیمت نہیں بڑھے گی۔ (۵)

---

(۱) ابن حماد، فتن، ص ۱۹۲؛ المعجم الصغیر، ص ۱۵۰؛ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۲۰۳.

(۲) عقد الدرر، ص ۱۶۶؛ ملاحظہ ہو: عبد الرزاق، مصنف، ج ۱۱، ص ۴۰۱.

(۳) ابن طاؤس، ملاحم، ص ۱۵۲.

(۴) المعجم الکبیر، ج ۹، ص ۳۴۲؛ اور اسی سے مربوط مطلب عقد الدرر، ص ۳۳۱ خارجہ ابن صلت سے نقل ہوا ہے.

(۵) الفائق، ج ۱، ص ۳۵۴.

شاید ظہور امام زمان (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) سے پہلے عورت کی گرانی سے مراد یہ ہو کہ اقتصادی حالات کے ناگوار ہونے سے ایک عورت کی حفاظت اور خاندانوں کی تشکیل مشکل ہو جائے گی؛ اس طرح سے کہ جنگوں کی زیادتی اور گھوڑوں کی ضرورت کی بناء پر جنگی سامان کی فراہمی دشوار اور گراں ہوگی، لیکن جنگ بند ہونے اور حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے قیام کے بعد جنگی آلات سستے ہو جائیں گے، اور اقتصادی حالات کی بہتری کی وجہ سے ازدواج مشکل آسان ہو جائے گی گویا عورت سستی ہوگئی ہو۔

زمخشری نقل کرتے ہیں: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے قیام کی ایک علامت یہ ہے کہ شمشیر کو کلہاڑی کی جگہ استعمال کیا جائے گا۔ (۱)

اس لئے کہ جب اس زمانے میں پھر کوئی جنگ نہ ہوگی؛ تو نتیجہ کے طور پر وہ آلات و ہتھیار جو جنگ میں استعمال ہوتے ہیں، کھیتوں کی ترقی میں استعمال ہوں گے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: گائے کی قیمت بڑھ جائے گی، لیکن گھوڑے کی قیمت گھٹ جائے گی (۲) شاید اس روایت کی بھی تفسیر اسی طرح ہو؛ اس لئے کہ گائے کا استعمال کھیتی میں ہونے لگے گا، اور اس کا گوشت، اور دودھ قابل استفادہ ہوگا؛ لیکن گھوڑوں کا زیادہ تر استعمال جنگی آلات کی جگہ ہوتا ہے (اور جنگ ختم ہو چکی ہوگی)

---

(۱) الفائق، ج ۱، ص ۳۵۴۔

(۲) ابن حماد، فتن، ص ۱۵۹؛ ابن طاؤس، ملاحم، ص ۸۲۔

پانچویں فصل

غیبی امداد

اگرچہ ساری روایات میں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور کے بعد اکثر جنگوں کی نسبت میدان رزم سے دی گئی ہے کہ جو پوری دنیا سے چل کر حضرت سے ملحق ہو جائیں گے، لیکن ساری کائنات پر تکنالوجی کی ترقی اور صنعتوں کی پیشرفت اور علمی ارتقاء کے باوجود ظہور سے قبل کامیابی حاصل کرنا ایک مشکل کام ہے؛ مگر ایک ایسے رہبر کے ذریعہ جس کی مدد و تائید خدا کی طرف سے ہو، انجام پذیر ہو۔

کبھی غیبی امداد اس قدرت میں ہے جو خداوند عالم نے حضرت کو دی ہے نیز حضرتؑ کرامتیں ظاہر کر کے راستے کی مشکلیں دور کریں گے، یا اتنا رعب و خوف ہوگا جس سے دشمن سپر انداختہ ہو جائے گا، یا خداوند عالم ملائکہ کو حضرت کی مدد کے لئے بھیجے گا، بعض روایات میں فرشتہ صفت افواج کا بیان ہے کہ وہ لوگ حضرت کے ظہور کے منتظر اور مدد کے لئے آمادہ ہیں، تابوت اور اس میں موجود اشیاء نصرت و مدد کے ایک دوسرے وسیلے کے عنوان سے مذکور ہیں۔

اس فصل میں اس طرح کی بعض روایات ذکر کریں گے۔

الف) رعب، خوف اور امام کے اسلحے

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ہمارے قائم کی مدد رعب، دبدبہ اور خوف کے ذریعہ ہوگی"۔(۱)

---

(۱) مستدرک الوسائل، ج ۱۲، ص ۳۳۵ و ج ۱۴، ص ۳۵۴۔

(ان کا رعب دشمنوں کے دلوں میں اتنا ہوگا کہ ڈر سے ہتھیار ڈال دیں گے)

نیز حضرت فرماتے ہیں: ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی تین طرح کے لشکر سے مدد کی جائے گی: فرشتے، مومنین اور رعب وہیبت دشمنوں کے دل میں خوف پیدا ہوگا۔(۱)

امام محمد باقر (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں: خوف و وحشت امام مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی قدرت میں شمار ہوں گے اور وہ آپ کے سپاہیوں کے آگے آگے نیز پیچھے کے لحاظ سے بھی یک ماہ کے فاصلہ سے ظاہر ہوگا۔(۲)

اسی طرح حضرت فرماتے ہیں: خوف ورعب حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے پرچم کے آگے ایک ماہ کے فاصلہ سے نیز پشت سے بھی ایک ماہ کے فاصلہ سے ظاہر ہوگا، اسی طرح داہنے اور بائیں طرف سے بھی۔(۳)

ان روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ جب حضرت مہدی کسی جگہ کا ارادہ کریں گے تو دشمن پہلے ہی خوف ودہشت میں مبتلاء ہو جائے گا، اور حضرت کے سپاہیوں کے روبرو ہونے اور مقاومت کی صلاحیت کھو بیٹھے گا. یہی صورت ہوگی جب حضرت کے لشکر والے کہیں جائیں گے تو کسی میں یورش کرنے کی جرأت نہ ہوگی؛ اس لئے کہ دشمن حضرت کے لشکر سے خوفزدہ ہوگا یہ تفسیر وتوضیح پہلے بیان کی جانے والی روایت سے ظاہر طور پر تضاد رکھتی ہے۔

ب) فرشتے اور جنات

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں: خداوند عالم حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی فرشتوں اور جنات نیز مخلص شیعوں کے ذریعہ مدد کرے گا۔(۴)

---

(۱) بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۵۶.

(۲) وہی، ص ۳۴۳.

(۳) نعمانی، غیبۃ، ص ۳۰۸؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۶۱.

(۴) حسینی، الھدایہ، ص ۳۱، ارشاد القلوب، ص ۲۸۶.

ابان بن تغلب کہتے ہیں: امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: گویا ابھی میں حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کو شہر نجف کی پشت پر دیکھ رہا ہوں. جب وہ دنیا کے اس نقطہ پر پہنچ جائیں گے تو آپ سیاہ گھوڑے پر جس کے بدن پر سفید چتی ہوگی اور پیشانی پر ایک سفید نشان ہوگا سوار ہوں گے، دنیا کے شہروں کو فتح کریں گے، دنیا کا ہر شہر قبول کرے گا، نیز حضرت مہدی انھیں شہروں میں ان کے درمیان ہوں گے، جب کہ وہ رسول خدا کا پرچم لہرا رہے ہوں گے، ۳۱۳/ افراد فرشتے اس پرچم کے نیچے ہوں گے، جو برسوں سے ظہور کے منتظر تھے، اور جنگ کے لئے آمادہ ہو جائیں گے، یہ وہی فرشتے ہیں جو حضرت نوح (علیہ السلام) کے ساتھ کشتی میں، ابراہیم (علیہ السلام) کے ساتھ آگ میں، عیسیٰ (علیہ السلام) کے ہمراہ آسمان کی جانب پرواز کرنے میں ساتھ تھے۔

اسی طرح چار ہزار فرشتے حضرت کی مدد کو آئیں گے، وہی فرشتے جو سرزمین کربلا پر امام حسین (علیہ السلام) کے ہمرکاب جنگ کے لئے آئے تھے، لیکن اس کی انھیں اجازت نہیں ملی، اور آسمان کی طرف چلے گئے، اور جب اذن جہاد کے ساتھ لوٹے، تو امام حسین (علیہ السلام) شہید ہو چکے تھے اور اس عظیم فیض کے کھو دینے پر مسلسل غمگین ومحزون ہیں، اور قیامت تک امام حسین (علیہ السلام) کی ضریح کا طواف اور گریہ کرتے رہیں گے۔ (۱)

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: گویا ابھی میں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اور ان کے یاوروں کو دیکھ رہا ہوں کہ جبرئیل فرشتہ حضرت مہدی کے داہنے جانب میکائیل بائیں جانب اور خوف وہراس سپاہیوں کے آگے آگے ایک ماہ کے فاصلہ سے معلوم ہو رہا ہے، خداوند عالم ان کی پانچ ہزار فرشتوں سے مدد کرے گا۔ (۲)

(۱) کمال الدین، ج ۲، ص ۶۷۲؛ نعمانی، غیبۃ، ص ۳۰۹؛ کامل الزیارات، ص ۱۲۰؛ العدد القویہ، ص ۴۷؛ مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۲۳۵.

(۲) بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۴۳؛ نور الثقلین، ج ۱، ص ۳۸۸؛ القول المختصر، ص ۲۱.

نیز آنحضرت فرماتے ہیں: جن فرشتوں نے رسول خدا ﷺ کی جنگ بدر میں مدد کی تھی، ابھی تک آسمان پر نہیں گئے، بلکہ حضرت صاحب الامر (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی مدد کے لئے زمین پر موجود ہیں، اوران کی تعداد پانچ ہزار ہے۔(۱)

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے لئے ۹۳۱۳ فرشتے آسمان سے آئے ہیں، یہ وہی فرشتے ہیں جو حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے ہمراہ تھے جب خداوندعالم نے انھیں آسمان پر بلایا تھا''.(۲)

حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) تین ہزار فرشتوں کے ذریعہ مورد تائید واقع ہوں گے، وہ لوگ دشمنوں کے چہرے خراب اور کمر توڑ ڈالیں گے۔(۳)

آیہ شریفہ ﴿اَتٰی اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ﴾(۴) امر الٰہی آپہنچا ہے لہٰذا اس کے بارے میں جلدی نہ کرو، کی تفسیر میں امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: یہ امر الٰہی ہمارا امر ہے، یعنی خداوندعالم نے حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے قیام کے لئے حکم دیا ہے کہ جلد بازی نہ کرو؛ اس لئے کہ خداوندعالم تین طرح کے لشکر فرشتوں، مومنین اور رعب و دبدبہ کے ذریعہ ان کی پشت پناہی کرے گا، اور ہم اپنا حق پائیں گے۔(۵)

....

(۱) اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۴۹؛ نور الثقلین، ج ۱۲، ص ۳۸۸؛ مستدرک الوسائل، ج ۲، ص ۴۴۸.

(۲) بحار الانوار، ج ۱۴، ص ۳۳۹ ملاحظہ ہو: نعمانی غیبہ، ص ۳۱۱.

(۳) ابن حماد، فتن، ص ۱۰۱؛ شافعی، بیان، ص ۵۱۵؛ الحاوی للفتاوی، ج ۲، ص ۷۳؛ الصواعق المحرقۃ، ص ۱۶۷؛ کنز العمال، ج ۳، ص ۵۸۹؛ ابن طاؤس، ملاحم، ص ۷۳؛ احقاق الحق، ج ۱۹، ص ۶۵۲.

(۴) سورۂ نحل، آیت ۱.

(۵) تاویل الآیات الظاہرہ، ج ۱، ص ۲۵۲؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۶۴؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۵۶.

حضرت امام رضا (علیہ السلام) فرماتے ہیں: جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو خداوند عالم فرشتوں کو حکم دے گا کہ مومنین کی مجالس میں شرکت کریں، اور ان پر سلام کریں اور اگر کسی مومن کو حضرت سے کوئی کام ہوگا تو حضرت فرشتوں کو حکم دیں گے کہ انھیں دوش پر اٹھا کر میرے پاس لے آؤ، اور جب ضرورت برطرف ہو جائے گی تو پھر اسے پہلی جگہ لوٹا دیں گے۔

بعض مومنین بادل کے اوپر چلیں گے، اور بعض فرشتوں کے ہمراہ آسمان پر پرواز کریں گے، اور بعض گروہ فرشتوں پر بھی سبقت لے جائیں گے نیز بعض مومنین کو فرشتے قاضی بنائیں گے، اس لئے کہ مومن کی خداوند عالم کے نزدیک فرشتہ سے بھی زیادہ اہمیت اور قیمت ہے، اتنی کہ بعض مومنین کو سو ہزار فرشتے پر قاضی بنائے گا''۔ (۱)

شاید مومنین کی فرشتوں کے درمیان قضاوت کرنا علمی مسائل میں رفع اختلاف کے عنوان سے ہو اور اس طرح کے اختلافات فرشتوں کی عصمت کے منافی نہیں ہیں۔

ج) زمین کے فرشتے

محمد بن مسلم کہتے ہیں: امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے علمی میراث اور اندازہ کے بارے میں سوال کیا؟ تو حضرت نے جواب دیا: خداوند عالم کے دو شہر ہیں، ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں، ان دو شہروں میں ایسا گروہ رہتا ہے جو نہ ابلیس کو پہچانتا ہے، اور نہ ہی اس کی خلقت کے بارے میں کچھ جانتا ہے، اور جب کچھ دن کے بعد ایک بار ان کی زیارت کرتا ہوں تو مبتلا بہ مسائل اور دعا کی کیفیت کے بارے میں سوال کرتے ہیں، اور ہم انھیں سکھاتے ہیں، اسی طرح وہ لوگ حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور کے وقت کے بارے میں سوال کرتے ہیں، اور وہ لوگ خداوند عالم کی عبادت و پرستش میں بہت زیادہ ہی کوشاں رہتے ہیں۔

(۱) دلائل الامامہ، ص ۲۴۱؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۷۳.

اس شہر میں دروازے ہیں جس کا ہر پلہ سو فرسخ فاصلہ پر ہے، وہ لوگ عبادت، خدا کی تمجید اور دعا کی بہت کوشش کرتے ہیں، اگر تم لوگ انھیں دیکھو گے تو اپنے کردار و رفتار کو معمولی شمار کرو گے، نیز جب ان میں بعض نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو ایک ماہ تک سجدہ کی حالت میں رہتے ہیں، ان کی غذا اللہ کی ستائش، لباس پتے اور ان کے رخسار نور کے سبب درخشاں ہیں، اگر ہم میں سے کسی امام کے روبرو ہوتے ہیں تو انھیں چاروں طرف سے گھیرے میں لے کر ان کے قدموں کی خاک اٹھا کر تبرک حاصل کرتے ہیں، نماز کے وقت ایسی آہ و زاری کرتے ہیں جو طوفان کی صدا سے زیادہ سہانے والی ہوتی ہے، ان میں سے بعض گروہ جس دن سے حضرت کے ظہور کے منتظر ہیں کبھی اسلحے زمین میں نہیں رکھا ہے اور ان کی حالت ایسی ہی تھی، وہ ہمیشہ خداوند عالم سے درخواست کرتے ہیں کہ صاحب الامر (عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ) کو ظاہر کر دے۔

ان میں ہر ایک، ہزار سال زندہ رہتا ہے، ان کے رخسار سے خداوند عالم کی بندگی اور تقرب و عاجزی کے آثار نمایاں ہیں، اور جب ہم ان کے پاس نہیں جاتے ہیں تو وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان سے راضی نہیں ہیں، اور جس وقت ہم ان کے دیدار کو جاتے ہیں تو وہ دیکھتے رہتے ہیں اور اسی وقت سے ہمارے انتظار میں بیٹھ جاتے ہیں، اور کبھی تھکتے نہیں۔

جیسا میں نے انھیں سکھایا ہے اسی طرح قرآن پڑھتے ہیں، لیکن کچھ قرائتیں جو ہم نے سکھائی ہیں، اگر لوگوں کے سامنے پڑھی جائیں تو وہ قبول نہیں کریں گے، اور جو قرآنی مطالب کے بارے میں سوال کرتے ہیں اور ہم جواب دیتے ہیں، تو اپنے سینہ و فکر کو کھول دیتے ہیں، نیز وہ ہمارے لئے خداوند عالم سے طول عمر کی دعا کرتے ہیں، تاکہ ہمیں اپنے ہاتھوں نہ گنوائیں، وہ جانتے ہیں کہ جو ہم سے سیکھتے ہیں خداوند عالم کا احسان سمجھتے ہیں۔

جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ) قیام کریں گے تو وہ لوگ حضرت کے ہمراہ ہوں گے،

اور امام کے دیگر سپاہیوں پر سبقت حاصل کریں گے، اور خداوند عالم سے دعا کریں گے کہ وہ اپنے دین کی ان لوگوں کے ذریعہ مدد کرے، ان کا گروہ جوان اور بزرگ دونوں پر مشتمل ہے، اگر کوئی ایک جوان کسی بزرگ کو دیکھتا ہے تو ان کے احترام میں غلام کی طرح بیٹھ جاتا ہے، اور بغیر اجازت اپنی جگہ سے نہیں اٹھتا، نیز جس راہ کو وہ لوگ خود بہتر سمجھتے ہیں اسی راہ سے امام کے خیالات کو جان لیتے ہیں، اور امام اگر کوئی حکم دیتے ہیں تو اس پر آخر تک باقی رہتے ہیں، مگر یہ کہ خود حضرت انھیں کوئی دوسرا کام سپرد کردیں۔

اگر مشرق و مغرب والوں سے جنگ کے لئے جائیں گے، تو انھیں منٹوں میں نیست و نابود کردیں گے، اور ان پر اسلحوں کا کوئی اثر نہیں ہوگا، آہنی اسلحے اور تلواریں ان کے پاس ہیں، لیکن آلیاژ (یعنی ہم بستہ) لوہے کے علاوہ ہے، اگر کسی پہاڑ پر تلوار ماردیں تو دو ٹکڑے ہوجائے گا، اور اسے اس جگہ سے اکھاڑ پھینکیں گے، امام (عجل اللہ تعالی فرجہ) ان سپاہیوں کو، ھند، دیلم، کرد، روم، بربر، فارس، جابرسا، جابلقا اور مشرق و مغرب کے دو شہر کی سمت جنگ کے لئے روانہ کریں گے۔

کسی بھی ادیان کے ماننے والوں سے تعارض نہیں کریں گے، مگر یہ کہ پہلے انھیں اسلام اور یکتا پرستی، پیغمبر کی نبوت اور ہماری ولایت کی دعوت دے دیں، لہٰذا جو قبول کرے گا اسے چھوڑ دیں گے، اور جو انکار کرے گا اسے قتل کر ڈالیں گے، اسی طرح سے ہوگا کہ مشرق و مغرب میں صرف مومن رہ جائیں گے۔(۱)

ان سپاہیوں کا سرسری جائزہ لینے سے یہی سمجھ میں آتا ہے کہ شاید وہ لوگ وہی فرشتے ہیں جو زمین پر کسی جگہ رہ کر حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے قیام کا انتظار کررہے ہیں۔

د) تابوت موسیٰ (علیہ السلام)

''غایۃ المرام'' میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طرح منقول ہے: حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ)

(۱) بصائر الدرجات، ص ۱۴۴؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۲۳؛ تبصرۃ الولی، ص ۹۷؛ بحار الانوار، ج ۲۷، ص ۴۱ و ج ۵۴، ص ۳۳۴.

کے ظہور کے وقت حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) آسمان سے زمین پر آئیں گے تو انطاکیہ سے کتابیں اکٹھا کریں گے، خداوند عالم (ارم ذات العماد) (۱) کے رخ سے پردہ اٹھا دے گا اور جو محل حضرت سلیمان (علیہ السلام) نے اپنی موت سے پہلے بنوایا تھا اسے ظاہر کردیں گے، حضرت، محل میں موجودہ چیزوں کو جمع کر کے مسلمانوں کے درمیان تقسیم کردیں گے، اور وہ تابوت جسے خداوند عالم نے ''ارمیا'' کو حکم دیا تھا کہ طبرستان کے دریا میں ڈال دو اسے نکال لیں گے، جو کچھ موسیٰ (علیہ السلام) وہارون کے خاندان کی یادگار ہے اسی تابوت میں ہے، نیز الواح، موسیٰ (علیہ السلام) عصا، ہارون کی قبا، نیز دس کیلو وہ غذا جو بنی اسرائیل کے لئے نازل ہوئی تھی اور مرغ بریاں جو اپنے آیندہ کے لئے ذخیرہ کرتے تھے اسی تابوت میں ہے، پھر اس وقت تابوت کی مدد سے شہروں کو فتح کریں گے، اسی طرح کہ اس سے پہلے بھی ایسا کیا ہے۔ (۲)

''ینابیع المودۃ'' معمولی تبدیلی کے ساتھ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) سے اس بات کی نسبت دیتی ہے کہ حضرت مہدی انطاکیہ کے غار سے کتابیں نکالیں گے، اور حضرت داؤد (علیہ السلام) کی زبور، طبرستان کے چھوٹے دریا سے باہر نکالیں گے، اس کتاب میں خاندان موسیٰ و ہارون (علیہما السلام) کی یادگار ہے، فرشتے اسے کاندھے پر اٹھائے ہیں، الواح اور موسیٰ (علیہ السلام) کا عصا اسی میں ہے۔ (۳)

....

(۱) اس آیہ شریفہ ﴿ارم ذات العماد التی لم یُخلق مثلها فی البلاد﴾ اے رسول کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے پروردگار نے شہر ارم کے باشندے جو صاحب اقتدار تھے انھیں کیسا مزہ چکھایا؟ جب کہ ویسا شہر مضبوطی و عظمت کے اعتبار سے دنیا میں نہیں تھا) کی طرف اشارہ ہے سورہ فجر آیت ۸، اس بات کا مطلب یہ ہے کہ ایسا باعظمت و پر رونق شہر دوبارہ حضرت عیسیٰؑ کے لئے آشکار ہوگا، اور یہ پوشیدہ شہر ظاہر ہو جائے گا۔

(۲) غایۃ المرام، ص ۶۹۷؛ حلیۃ الابرار، ج ۲، ص ۶۲۰؛ الشیعہ والرجعہ، ج ۱، ص ۱۳۶؛ ملاحظہ ہو: ابن طاؤس، ملاحم، ص ۱۲۶؛ اثبات الھداۃ، ج ۳، ص ۵۳۱،۴۸۹۔

(۳) ینابیع المودۃ، ص ۴۰۱؛ ابن حماد، فتن، ص ۱۹۸؛ متقی ہندی، برہان، ص ۱۵۷؛ ابن طاؤس، ملاحم، ص ۶۷۔

چھٹی فصل

دشمنوں سے امام کا سلوک

صدیوں انتظار اور رنج والم برداشت کرنے کے بعد ظلم وستم اور تاریکی کے خاتمہ کا وقت آ چکا ہے، خورشید سعادت کا پرتو ظاہر ہوگا اور ایک باعظمت ہستی خداوند عالم کی مدد سے، ظلم وستم کی بنیاد ڈھانے کے لئے ظہور کرے گی حضرت وسیع پیمانے پر اصلاح اور معنوی ومادی بنیادوں کی تبدیلی کو ختم کریں گے، اور اسلامی سماج کو ایسے راستے پر گامزن کردیں گے جو خوشنودی الٰہی کا خواہاں ہوگا۔

اس دوران اگر اشخاص، واحزاب اور پارٹیاں مشکل پیدا کرنا چاہیں کہ اس عظیم قیام میں رکاوٹ پڑ جائے نیز خلل اندازی کر کے تحریک کو ضعیف کرنا چاہیں گی تو بشریت کے سب سے بڑے اور دین الٰہی کے زبردست دشمن ہوں گے، ان کی جزا حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے دست زبردست سے فنا ونابودی ہی ہوگی۔

انقلاب امام میں رخنہ انداز وہ لوگ ہوں گے، جن کے ہاتھ انسانیت کے خون سے آلودہ ہوں گے، یا لاابالی وبے پرواہ ہوں گے، جنھوں نے جرائم پیشہ افراد کے جرم سے خاموشی اختیار کی ہوگی، لیکن حضرت کے پرچم تلے آنے سے سرپیچی کریں گے، یا وہ کج فکر و نافہم ہوں گے، جو اپنی فکروں کو حضرت کی فکر پر ترجیح دیں گے، فطری ہے کہ ایسے لوگ قطعی طور پر سرکوب ہوں تاکہ ہمیشہ کے لئے انسانی سماج ان کے شر سے محفوظ ہو جائے، اس اعتبار سے حضرت کی روش ان لوگوں کے ساتھ نظر اندازی کے علاوہ ہے۔

اس فصل میں دو بنیادی مطلب کو بیان کریں گے جو روایات سے مستفاد ہیں۔

الف) دشمنوں کے مقابل امام کی استقامت

جو کچھ اس حصہ میں قابل غور ہے یہ کہ حضرت دشمنوں سے مقابلے کی صورت میں کسی طرح کی مجاز گوئی سے کام نہیں لیں گے، بلکہ ان میں سے بعض کو جنگ میں نیست و نابود کردیں گے، حتی کہ فراری وزخمیوں کا بھی تعاقب کریں گے، بعض گروہ کو پھانسی اور ان کے گھروں کو ویران کردیں گے، اور بعض گروہ کو جلاوطن اور بعض کے ہاتھ کاٹ دیں گے۔

۱۔ جنگ و کشتار

زرارہ نے حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے سوال کیا کہ کیا حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی وہی رفتار ہوگی جو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھی؟ امام (علیہ السلام) نے کہا: ہرگز وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقوں کو (دشمنوں سے مقابلے میں) اختیار نہیں کریں گے، رسول خداؐ نے نرمی و ملائمت سے رفتار کی تھی، تا کہ ان کا دل جیت لیں، اور لوگ آنحضرت سے مانوس ہو جائیں، لیکن حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی سیاست قتل ہوگی، اور جو دستور ہے اسی کے مطابق رفتار رکھیں گے۔

نیز کسی کی توبہ قبول نہیں کریں گے، لہذا وائے ہو اس پر جو ان کی مخالفت کرے"۔ (۱)

حسن بن ہارون کہتے ہیں: امام جعفر صادق (علیہ السلام) کے حضور میں تھا کہ معلی بن خنیس نے حضرت سے سوال کیا: کیا حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کے وقت حضرت

(۱) نعمانی، غیبۃ، ص ۲۳۱؛ عقد الدرر، ص ۲۲۶؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۳۹؛ حلیۃ الابرار، ج ۵، ص ۳۲۲؛ لیکن اسی کے مقابل اور بھی روایات ہیں جو اس بات کی تائید کرتی ہیں کہ آپ کی روش رسول اکرمؐ کے مانند ہے۔ نعمانی، ص ۲۳۰؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۵۳۔

امیر المؤمنین (علیہ السلام) کی روش کے خلاف رفتار رکھیں گے، جب دشمنوں سے مقابلہ ہوگا؟ امام نے کہا: ہاں؛ حضرت علی (علیہ السلام) نے نرمی اور ملایمت کا رویہ اختیار کیا چونکہ جانتے تھے ان کے بعد دشمن چاہنے والوں اور شیعوں پر مسلط ہو جائیں گے، لیکن حضرت کا رویہ ان پر تسلط وغلبہ اور انھیں اسیر کرنا ہے، اس لئے کہ وہ جانتے ہیں کہ ان کے بعد کوئی شیعوں پر قابو نہیں پا سکے گا۔(۱)

حضرت امام رضا (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور کے وقت قتل وغارت گری اور عرق ریزی کے (۲) علاوہ کچھ نہیں ہوگا، نیز جنگ کی کثرت اور ہمہ وقت گھوڑوں پر سوار ہونے کی وجہ سے زیادہ جنگ کی نوبت نہیں آئے گی۔(۳)

مفضل کہتے ہیں: امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کا درمیان گفتگو ذکر کیا تو میں نے عرض کیا: مجھے امید ہے کہ حضرت کے پروگرام عملی ہو اور حکومت آسانی سے برقرار ہوگی، آپ نے کہا: ایسا نہیں ہوگا مگر یہ کہ بہت ہی زیادہ سختیوں کا سامنا ہو۔(۴)

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: علی (علیہ السلام) نے کہا: میرے لئے بھاگنے والوں کو قتل کرنا اور زخمیوں کو مارڈالنا جائز تھا، لیکن میں نے ایسا نہیں کیا؛ اس لئے کہ اگر شیعہ قیام کریں تو زخمیوں کو قتل نہ کریں، لیکن حضرت قائم کے لئے جائز و روا ہے کہ فراریوں کو قتل اور زخمیوں کو مارڈالیں۔(۵)

---

(۱) برقی، محاسن، ص۳۲۰؛ کافی، ج۵، ص۳۳؛ علل الشرائع، ص۱۵۰؛ التہذیب، ج۶، ص۱۵۵؛ وسائل الشیعہ، ج۱۱، ص۵۷؛ مستدرک الوسائل، ج۱۱، ص۵۸؛ جامع احادیث الشیعہ، ج۱۳، ص۱۰۱.

(۲) روایت میں "والعرق" سے مراد، رگ، اور گردن مارنا ہے.

(۳) نعمانی، غیبۃ، ص۲۸۵؛ اثبات الہداۃ، ج۳، ص۵۴۳.

(۴) نعمانی، غیبۃ، ص۲۸۴؛ اثبات الہداۃ، ج۳، ص۵۴۳.

(۵) نعمانی، غیبۃ، ص۲۳۱؛ ملاحظہ ہو: التہذیب، ج۶، ص۱۵۴؛ وسائل الشیعہ، ج۱۱، ص۵۷؛ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۵۳؛ مستدرک الوسائل، ج۱۱، ص۵۴.

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: اگر لوگوں کو معلوم ہو کہ حضرت کا پروگرام کیا ہے اور وہ کیا کریں گے تو اکثر لوگ حضرت کو نہ دیکھنے کی آرزو کریں گے، اس لئے کہ حضرت بہت زیادہ قتل کریں گے، اور قطعی طور پر پہلی جنگ قبیلۂ قریش سے ہوگی، پھر قریش کے بعد ہاتھ میں صرف تلوار ہوگی، نیز انھیں بھی صرف تلوار ہی دیں گے، پھر حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے کام کی انتہا اس وقت ہوگی جب لوگ کہنے لگیں کہ یہ آل محمد نہیں ہیں، اگر رسول خداؐ کے اہل بیت (علیہم السلام) میں ہوتے تو رحم کرتے۔ (۱)

نیز آنحضرت فرماتے ہیں: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) نئے پروگرام و نئی سنت اور جدید قضاوت کے ساتھ قیام کریں گے، عربوں پر بہت سخت زمانہ آئے گا، لہذا ان کے لئے شایستہ اور شایان شان یہی ہے کہ دشمنوں کو قتل کردیں۔ (۲)

۲۔پھانسی اور جلا وطنی

عبداللہ مغیرہ کہتے ہیں: امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: جب حضرت قائم آل محمدؐ ظہور کریں گے تو پانچ سو قریش کو کھڑے کھڑے اسی طرح دوسرے پانچ سو کو بھی پھانسی دیں گے۔
اور اس کام کی ۶ ر بار تکرار ہوگی، عبداللہ پوچھتے ہیں: آیا ان کی تعداد اتنی ہو جائے گی؟
حضرت نے کہا: ''ہاں؛ وہ خود اور ان کے چاہنے والے''. (۳)

....

(۱) نعمانی، غیبۃ، ص۲۳۱؛ عقد الدرر، ص۲۲۷؛ اثبات الہداۃ، ج۳، ص۵۳۹؛ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۵۴.

(۲) بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۴۹.

(۳) مفید، ارشاد، ص۳۶۴؛ روضۃ الواعظین، ج۲، ص۲۶۵؛ کشف الغمہ، ج۳، ص۲۵۵؛ صراط المستقیم، ج۲، ص۲۵۳؛ اثبات الہداۃ، ج۳، ص۵۲۷؛ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۳۸، ۳۴۹.

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: جب حضرت قائمؑ قیام کریں گے تو ایک ایک ناصبی پر ایمان پیش کریں گے، اگر حقیقت میں انھوں نے قبول کرلیا تو انھیں آزاد کردیں گے، ورنہ گردن ماردیں گے، یا ان سے جزیہ (ٹیکس) لیں گے، جیسا کہ آج اہل ذِمّہ سے لیتے ہیں، اور انھیں دیہاتوں اور آبادیوں سے دور جلاوطن کردیں گے۔ (۱)

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''جب ہمارے قائمؑ ظہور کریں گے تو ہمارے دشمنوں کو چہروں سے تشخیص دیں گے. اور ان کا سر اور پاؤں پکڑ کر تلوار سے ماردیں گے یعنی انھیں نیست ونابود کردیں گے''. (۲)

۳. ہاتھوں کا قطع کرنا

ہروی کہتا ہے: میں نے امام رضا (علیہ السلام) سے پوچھا: حضرت قائمؑ (عجل اللہ تعالی فرجہ) سب سے پہلے کون سا کام کریں گے؟ حضرت نے کہا: ابتدا میں بنی شیبہ کے سراغ میں جائیں گے، اور ان کے ہاتھوں کو قطع کریں گے اس لئے کہ وہ لوگ خانۂ خدا کے چور ہیں۔ (۳)

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: جب حضرت قائمؑ (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو بنی شیبہ کو گرفتار کرکے ان کے ہاتھوں کو قطع کریں گے، اور انھیں لوگوں کے درمیان تشہیر کرتے ہوئے آواز دیں گے کہ یہ لوگ خانۂ خدا کے چور ہیں۔ (۴)

نیز فرماتے ہیں: سب سے پہلے دو بدو مقابلہ بنی شیبہ سے ہے، ان کے ہاتھوں کو قطع کر

---

(۱) کافی، ج۸، ص۲۲۷؛ اثبات الہداۃ، ج۳، ص۴۵۰؛ مرآۃ العقول، ج۲۶، ص۱۶۰؛ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۷۵.

(۲) احقاق الحق، ج۱۳، ص۳۵۷؛ المحجہ، ص۳۲۹.

(۳) عیون اخبار الرضا، ج۱، ص۲۷۳؛ علل الشرائع، ج۱، ص۲۱۹؛ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۱۳.

(۴) علل الشرائع، ج۲، ص۹۶؛ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۱۷.

کے کعبہ پر لٹکا دیں گے، اور حضرت کی طرف سے اعلان ہوگا کہ یہ لوگ خانہ خدا کے چور ہیں۔(۱)

شیبہ، فتح مکہ میں مسلمان ہوا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اسے خانہ کعبہ کی کنجی سپرد کردی، اور بنی شیبہ گروہ ایک مدت تک خانۂ کعبہ کے کلید بردار اور اس کا محافظ رہا ہے.(۲)

مرحوم مامقانی کہتے ہیں: بنی شیبہ خانۂ خدا کے چور ہیں انشاء اللہ ان کا ہاتھ اس جرم میں قطع ہوگا اور دیوار کعبہ پر لٹکایا جائے گا۔(۳)

ب) مختلف گروہ سے مقابلہ

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) جب قیام کریں گے، تو مختلف پارٹیوں اور گروہ سے سامنا ہوگا. ان میں سے بعض خاص قوم وقبیلہ سے ہوں گے، اور بعض گروہ اسلام کے علاوہ دین کے پیرو ہوں گے، اور بعض گروہ اگر چہ ظاہراً مسلمان ہوں گے لیکن ان کی چال منافقانہ ہوگی، وہ مقدس نما اور کج فہم ہوں گے جو حضرت کی مخالفت کریں گے، یا باطل فرقے کی پیروی کرتے ہوں گے، حضرت امام (علیہ السلام) ہر ایک سے ایک خاص جنگ کریں گے، ہم روایات نقل کر کے اسے بیان کریں گے۔

۱. قوم عرب

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے، تو ان کے اور عرب وقریش کے درمیان صرف اور صرف تلوار حاکم ہوگی". (۴)

....

(۱) نعمانی، غیبۃ، ص ۱۶۵؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۵۱، ۳۶۱

(۲) اسد الغابہ، ج ۳، ص ۷، ۳۷۲.

(۳) تنقیح المقال، ج ۲، ص ۲۳۶.

(۴) نعمانی، غیبۃ، ص ۱۲۴؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۵۵.

پھر حضرت نے اپنے ہاتھ سے گلے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: ہمارے اور عربوں کے درمیان سوائے سر کاٹنے کے اور کوئی چارہ نہیں رہ گیا ہے۔(۱) شاید اس سے مراد اُن کے خودسر اور سرکش حاکم ہوں یا اس سے مراد دیگر مذاہب کے پیروہوں۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) قریش سے جنگ کے بارے میں فرماتے ہیں: جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے...تو قریش کو نشانہ بنائیں گے انھیں تلوار ہی سے رام کریں گے اور تلوار ہی دیں گے۔(۲)

شاید اس سے مراد" کہ قریش کو تلوار ہی ٹھکانے لگائے گی" یہ ہو کہ قریش حضرت کا حکم نہیں مانیں گے، اور خلل اندازی ومشکل پیدا کرنے کی کوشش کریں گے اور ڈائریکٹ اور بالواسطہ حضرت سے برسرپیکار ہوں گے، حضرت بھی اسلحے کے علاوہ کوئی تدبیر نہیں کریں گے۔

۲۔اھل کتاب

آیہ شریفہ ﴿وَلَهُ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعاً وَكُرْهاً﴾؛(۳)
جو کچھ زمین وآسمان میں ہے اپنے اختیار سے یا مجبوراً خدا کی مطیع ہوگی کی تفسیر پوچھی۔

توامام نے فرمایا: یہ آیت حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے بارے میں نازل ہوئی ہے جب آپ یہود ونصاریٰ، صابیان مادہ پرستوں، اسلام سے برگشتہ افراد اور کافروں کے خلاف مشرق ومغرب میں قیام کریں گے اور ان پر اسلام پیش کریں گے، جو بھی اپنی مرضی سے قبول کرے گا تو اسے حکم دیں گے کہ نماز پڑھو، زکوۃ دو، اور تمام وہ چیز جو ایک مسلمان انجام دیتا ہے انجام دو، اور جو مسلمان نہیں ہوگا، اس کی گردن ماردیں گے، تاکہ مشرق ومغرب میں کوئی کافر باقی نہ بچے"۔

---

(۱) نعمانی، غیبۃ، ص۱۲۲؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۵۵۔

(۲) نعمانی، غیبۃ، ص ۱۹۵؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۵۵۔

(۳) سورہ آل عمران، آیت ۸۳۔

عبداللہ بن بکیر فرماتے ہیں: روئے زمین پر تو بہت سارے لوگ ہیں، حضرت کیسے سب کو مسلمان کردیں گے یا نہیں تو گردن ماردیں گے؟

امام موسیٰ کاظم (علیہ السلام) نے فرمایا: جب خدا ارادہ کرے تو معمولی چیز زیادہ اور زیادہ معمولی ہو جاتی ہے۔(۱) شہر بن حوشب کہتا ہے: حجاج نے مجھ سے کہا: اے شہر! قرآن میں ایک آیت ہے، جس نے مجھے پریشان کردیا ہے، اوراس کے معنی نہیں سمجھ پا رہا ہوں، میں نے کہا: کون سی آیت؟ اس نے کہا جہاں پر خداوند عالم فرماتا ہے: ﴿وَاِنْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ﴾(۲)

"کوئی اہل کتاب ایسا نہیں ہے جو مرنے سے قبل ایمان نہ لائے" بارہا اتفاق ہوا ہے کہ نصرانی یا یہودی شخص کو میرے پاس لائے گردن مارتا ہوں تو اس وقت ان کے لبوں سے میں خیرہ ہوتا ہوں، لیکن حرکت نہیں کرتے مگر یہ کہ ان کی جان نکل جائے۔

شہر بن حوشب کہتا ہے: میں نے ان سے کہا: آیت کے معنی یہ نہیں ہیں جو تم خیال کرتے ہو، بلکہ مراد یہ ہے کہ جب حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) قیامت سے پہلے آسمان سے نازل ہوں گے اور حضرت کی اقتداء کریں گے تو اس وقت کوئی یہودی اور نصرانی باقی نہیں بچے گا، مگر یہ کہ مرنے سے پہلے اس پر ایمان لے آئے۔

حجاج نے پوچھا: یہ تفسیر کہاں سے یاد کی؟ اور کس نے تمہیں یاد کرایا ہے؟ میں نے کہا: یہ تفسیر امام محمد باقر (علیہ السلام) نے بتلائی ہے، حجاج نے کہا: پھر تم نے ایک صاف وشفاف چشمہ سے حاصل کی ہے۔(۳)

---

(۱) عیاشی، تفسیر، ج۱، ص۱۸۳؛ نور الثقلین، ج۱، ص۳۶۲؛ اثبات الہداۃ، ج۳، ص۵۴۹؛ تفسیر صافی، ج۱، ص۲۶۷؛ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۴۰.

(۲) سورۂ نساء، آیت ۱۵۹.

(۳) ابن اثیر کہتا ہے: اس زمانے میں کوئی اہل ذمہ نہیں رہ جائے گا جو جزیہ دے گا، اس سے مراد یہ ہے کہ اہل ذمہ یا مسلمان ہو جائیں گے یا قتل البتہ اس معنی کے برخلاف روایات بھی ہیں؛

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''قیامت برپا نہیں ہوگی مگر یہ کہ یہودیوں سے جنگ کرو اس گھڑی شکست خوردہ یہودی فرار کریں گے، اور پتھروں کے پیچھے چھپ جائیں گے، لیکن پتھر فریاد کرے، گا اے مسلمانو! اے خدا کے بندو! یہودی میری پشت کے پیچھے چھپا ہے۔(۱)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: یہودی دجال کے ہمراہ ہیں وہ فرار کر کے پتھروں کے پیچھے چھپ جائیں گے، لیکن درخت و پتھر چلا کر کہیں گے: اے روح اللہ! یہ یہودی ہے حضرت انھیں قتل کریں گے اور کسی کو بھی باقی نہیں چھوڑیں گے۔ (۲)

البتہ دیگر روایات سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت کی اہل کتاب سے جنگ ہمیشہ یکسان نہیں ہے، بلکہ بعض موردمیں ان سے جزیہ لے کر انھیں ان کے دین پر باقی رہنے دیں گے، اور کچھ گروہ سے بحث ومناظرہ کر کے ان کو اس طریقے سے اسلام کی دعوت دیں گے ممکن ہے، کہ یہ کہیں کہ ان سے ابتداء میں بحث ومناظرہ کریں گے، اور جو حق سے چشم پوشی کرے، گا اس سے جنگ کریں گے۔

ابو بصیر کہتے ہیں: میں نے امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے عرض کیا: کیا حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) مسجد سہلہ میں رہیں گے؟ حضرت نے کہا: ''ہاں'' پھر سوال کیا ان کی نظر میں اہل ذمہ کیسے ہوں گے؟ کہا: ان سے صلح آمیز طریقہ رکھیں گے، جس طرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رفتار رکھی ہے اور ذلت آمیز انداز میں جزیہ ادا کرائیں گے۔ (۳)

ابن اثیر کہتا ہے: اس وقت جزیہ دینے والا کوئی اہل ذمہ نہیں ہوگا۔ (۴)

....

(۱) احمد، مسند، ج ۲، ص ۳۹۸، ۵۲۰.

(۲) احمد، مسند، ج ۳، ص ۳۶۷؛ حاکم، مستدرک، ج ۴، ص ۵۰۳؛ ملاحظہ ہو: ابن حماد، فتن، ص ۱۵۹؛ ابن ماجہ، سنن، ج ۲، ص ۱۳۵۹.

(۳) بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۷۶.

(۴) نہایہ، ج ۵، ص ۱۹۷.

ابن شوذب کہتا ہے: اس لئے حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کو مہدی کہتے ہیں کہ شام کے کسی پہاڑ کی طرف مبعوث ہوں گے، اور وہاں سے توریت کو نکالیں گے، اور اس کے ذریعہ یہودیوں سے مناظرہ کریں گے، نیز انھیں میں بعض گروہ حضرت پر ایمان آئیں گے۔ (۱)

۳۔باطل و منحرف فرقے

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: گروہ مرجۂ پر وائے ہو! کل جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو پھر وہ کس شخص کے پاس پناہ لیں گے؟ راوی نے کہا: کہتے ہیں کہ اس وقت ہم اور تم دونوں ہی عدالت کے سامنے یکساں ہوں گے؟ آپ نے کہا: ان میں سے ہر ایک توبہ کرے تو خدا معاف کرے گا، اور اگر اپنے اندر نفاق و دوروئی رکھتا ہو تو خداوند عالم سوائے اس کے کسی کو جلاوطن نہیں کرے گا، اور اگر ذرہ برابر بھی نفاق کو ظاہر کرے گا تو خداوند عالم اس کا خون مباح کردے گا، اس کے بعد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، جس طرح قصاب گوسفندوں کی گردن مارتا ہے، انھیں بھی ہلاک کردے گا، پھر اپنے ہاتھ سے اپنی گردن کی طرف اشارہ کیا۔

راوی کہتا ہے: جب حضرت ظہور کریں گے تو تمام امور حضرت کے نفع میں ہوں گے اور وہ خون نہیں بہائیں گے، امام (علیہ السلام) نے کہا: نہیں: خدا کی قسم (ایسا نہیں ہوگا) جب تک ہم لوگ ان کا خون نہ بہالیں اور پسینے نہ پونچھ لیں، پھر اپنے ہاتھ سے اپنی پیشانی کی طرف اشارہ کیا۔ (۲)

---

(۱) عقد الدرر، ص۴۰.

(۲) نعمانی، غیبۃ، ص۲۸۳؛ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۵۷.

حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) نے خوارج کی شکست کے بعد ان کی لاشوں کے درمیان سے گذرتے وقت کہا: "تمہیں اس نے قتل کرایا ہے جس نے تمہیں دھوکہ دیا ہے"۔ اس پر سوال کیا گیا: وہ کون ہے؟ امام نے جواب دیا: "شیطان اور غلیظ طبیعت لوگ" پھر اصحاب نے کہا: خداوند عالم نے، قیامت تک کے لئے انھیں ریشہ کن کر دیا ہے۔

حضرت نے کہا: نہیں؛ اس خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے وہ لوگ مردوں کی صلب اور عورتوں کے رحم سے ہوں گے، اور پے در پے خروج کریں گے، یہاں تک کہ اشمط نامی شخص کی سربراہی میں دریائے دجلہ و فرات کے درمیان خروج کریں گے، اس وقت میرے اہل بیت (علیہم السلام) سے ایک شخص ان سے جنگ کے لئے روانہ ہوگا، اور انھیں ہلاک کر دے گا، اس کے بعد خوارج کا قیامت تک کوئی قیام نہیں ہوگا"۔ (۱)

نیز آنحضرت بتریہ فرقہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے، تو کوفہ کی سمت روانہ ہوں گے۔ وہاں دس ہزار کی تعداد جنھیں تبریہ (۲) کہتے ہیں کاندھوں پر اسلحے لئے ہوئے حضرت کے لئے رکاوٹ بنیں گے، اور کہیں گے جہاں سے آئے ہو وہیں لوٹ جاؤ؛ ہمیں فرزند فاطمہ (س) کی کوئی ضرورت نہیں ہے، پھر حضرت تلوار کھینچیں گے اور سب کو تہہ تیغ کر دیں گے"۔ (۳)

---

(۱) مروج الذہب، ج ۲، ص ۲۱۸۔

(۲) زیدیہ فرقہ کا ایک فرقہ تبریہ ہے جو کثیر النوی کا باشندہ ہے ان کا عقیدہ سلیمانیہ فرقہ کی طرح ہے جو زیدیہ ہی کی ایک شاخ ہے عثمان کے اسلام و کفر کے بارے میں خاموش و مردد ہیں، اعتقادی مسائل میں معتزلہ کے ہم خیال ہیں، لیکن فقہی فروعات میں زیادہ تر ابو حنیفہ کے پیرو ہیں، ان کا بعض گروہ امام شافعی کا تابع ہے، یا مذہب شیعہ کا۔ بھجۃ الآمال، ج ۱، ص ۹۵؛ ملل و نحل، ج ۱، ص ۱۶۱۔

(۳) ارشاد، ص ۳۶۴؛ کشف الغمہ، ج ۳، ص ۲۵۵؛ صراط المستقیم، ج ۲، ص ۲۵۴؛ روضۃ الواعظین، ج ۲، ص ۲۶۵؛ اعلام الوریٰ، ص ۴۳۱؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۸۔

۴۔مقدس نما لوگ

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: حضرت مہدی کوفہ کی سمت روانہ ہوں گے، تو وہاں تبریہ فرقے کے سولہ ہزار افراد اسلحوں سے لیس حضرت کی راہ میں حائل ہوں گے؛ وہ لوگ قرآن کے قاری اور علماء دین ہوں گے، جن کی پیشانی پر عبادت کی کثرت سے گھٹا پڑا ہوگا، اور شب بیداری کی وجہ سے چہرے زرد ہوں گے، مگر نفاق سے ڈھکے ہوں گے، وہ سب ایک آواز ہو کر کہیں گے: اے فرزند فاطمہ (س) جدھر سے آئے ہو، اُدھر ہی لوٹ جاؤ، اس لئے کہ تمہاری ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے۔

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) شہر نجف کی پشت سے دوشنبہ کی ظہر سے شام تک ان پر تلوار چلائیں گے، اور سب کو موت کے گھاٹ اتار دیں گے، اس جنگ میں حضرت کا ایک سپاہی بھی زخمی نہیں ہوگا۔(۱)

ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں: امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: حضرت کو ظہور کے وقت جن مشکلوں کا سامنا ہوگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مشکلات کے بقدر ہوگا یا اس سے زیادہ'' (۲)

فضیل کہتے ہیں: امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: جب ہمارے قائم قیام کریں گے تو جن مشکلات کا سامنا زمانۂ جاہلیت میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہوا ہے اس سے زیادہ جاہلوں سے انھیں تکلیف واذیت پہنچے گی۔

میں نے سوال کیا: کیسے اور کس طرح؟ آپ نے کہا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے زمانہ میں

---

(۱) دلائل الامامہ، ص ۲۴۱؛ طوسی، غیبۃ، ص ۲۸۳؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۱۶؛ بحار الانوار، ج ۲، ص ۵۹۸۔

(۲) نعمانی، غیبۃ، ص ۲۹۷؛ حلیۃ الابرار، ج ۵، ص ۳۲۸؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۶۲؛ بشارۃ الاسلام، ص ۲۲۲۔

مبعوث ہوئے تھے جب لوگ اپنے ہاتھوں سے تراشے ہوئے بتوں، لکڑیوں اور پتھروں کی پوجا کرتے تھے، لیکن حضرت قائم ایسے زمانہ میں ظہور کریں گے جب لوگ آپ کے خلاف قرآن سے احتجاج کریں گے، اور آیات کی آپ کے برخلاف تاویل کریں گے۔(۱)

نیز آنحضرت فرماتے ہیں: حضرت قائم اس درجہ انسانوں کا قتل کریں گے، پنڈلیاں خون میں ڈوب جائیں گی ایک شخص آپ کے آباء کی اولاد میں سے ان پر اعتراض کرے گا کہ لوگوں کو اپنے سے دور کر رہے ہو؛ جس طرح گوسفندوں کو دور کرتے ہیں! کیا یہ رسول کے دستور کے مطابق رفتار ہے؟

حضرت کے ناصروں میں سے ایک شخص اپنی جگہ سے اٹھے گا، اور کہے گا: خاموش ہوتے ہو یا گردن ماردوں، حضرت کے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کئے عہد و پیمان کا نوشتہ لوگوں کو دیکھائیں گے۔(۲)

۵. ناصبی (دشمنان اهلبیت علیهم السلام)

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: جب قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے تو تمام ناصبی اور دشمن اہل بیت (علیہم السلام) پر اسلام پیش کریں گے، اور اقرار کرلیا تو ٹھیک ورنہ قتل کردئے جائیں گے، یا انھیں جزیہ لینے پر مجبور کیا جائے گا، جس طرح آج اہل ذمہ جزیہ دیتے ہیں۔(۳)

---

(۱) اسی جگہ.

(۲) اثبات الہداۃ، ج۳، ص۵۸۵؛ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۸۷.

(۳) تفسیر فرات، ص۱۰۰؛ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۷۲.

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: جب حضرت ظہور کریں گے تو ہر ایک ناصبی پر ایمان پیش کریں گے؛ اگر قبول کر لیا تو آزاد کردیں گے، ورنہ گردن ماردیں گے، یا ان سے جزیہ لیں گے، جس طرح اہل ذمہ سے لیا جاتا ہے، اور انھیں شہر سے دور دیہاتوں میں جلاوطن کردیں گے۔(۱)

مرحوم مجلسیؒ کہتے ہیں: شاید یہ حکم آغاز قیام سے متعلق ہو، اس لئے کہ ظاہری طور پر روایات کہتی ہیں کہ ان سے صرف ایمان قبول کرایا جائے گا، اگر ایمان قبول نہیں کیا تو قتل کردیے جائیں گے۔(۲)

ابو بصیر کہتے ہیں: امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے میں نے عرض کیا: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کا ناصبیوں اور آپ کے دشمنوں سے کیسا سلوک ہوگا تو آپ نے کہا: اے ابو محمد! ہماری حکومت میں مخالفین کا کچھ حصہ نہیں ہے، خداوند عالم ہمارے لئے ان کا خون حلال کردے گا، لیکن آج ہم لوگوں پر ان کا خون حرام ہے، لہٰذا تمہیں کوئی دھوکہ نہ دینے پائے، اور یہ جان لو جس وقت ہمارے قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے تو حضرت (مہدی) خدا اور رسول نیز ہمارے لئے انتقام لیں گے۔(۳)

۶. منافقین

آیۂ ﴿لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا﴾(۴)

''اگر تم کفر وایمان کے عناصر کو ایک دوسرے سے جدا کرتے تو ہم صرف کافروں کو دردناک عذاب دیتے'' کی تفسیر میں امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: خداوند عالم نے

(۱) مرآۃ العقول، ج۲۶، ص۱۶۰۔

(۲) بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۷۶۔

(۳) سورۂ فتح، آیت ۲۵۔

(۴) کمال الدین، ج۲، ص۶۵۱؛ المحجۃ، ص۲۰۶؛ احقاق الحق، ج۱۳، ص۳۵۷۔

منافقین اور کافرین کی صلب میں مومنین کی امانتیں قرار دی ہیں، حضرت قائمؑ اس وقت ظہور کریں گے جب کافروں اور منافقوں کی صلب سے مومن ظاہر ہو جائیں یعنی مومنین ان سے پیدا ہو جائیں اس کے بعد خدا ان کافروں اور منافقوں کو قتل کرے گا۔(۱)

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: جب حضرت قائمؑ قیام کریں گے تو انھیں تم سے مدد مانگنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوگی، اور تم بہت سارے منافقین سے متعلق حدود الٰہی کا اجرا کریں گے۔"(۲)

امام حسین (علیہ السلام) اپنے بیٹے امام سجاد (علیہ السلام) سے فرماتے ہیں: خدا کی قسم میرا خون! اس وقت تک کھولتا رہے گا جب تک کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) مبعوث نہیں ہوتے، اور میرے خون کا فاسق، کافر اور منافقین سے انتقام نہیں لیتے اور ۷۰/ ہزار کو قتل نہیں کرتے۔(۳)

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: جب حضرت قائمؑ قیام کریں گے تو وہ کوفہ آئیں گے، اور وہاں تمام منافقین کو (جو حضرت کی امامت کے معتقد نہیں ہیں) قتل کریں گے، نیز ان کے محلوں کو ویران، اور ان کے سپاہیوں سے جنگ کریں گے، اور انھیں اس درجہ قتل کریں گے کہ خداوند عالم راضی اور خوشنود ہو جائے گا۔(۴)

---

(۱) التہذیب، ج ۶، ص ۱۷۲؛ وسائل الشیعہ، ج ۱۱، ص ۳۸۲؛ ملاذ الاخیار، ج ۹، ص ۳۵۵.

(۲) ابن شہر آشوب، مناقب، ج ۴، ص ۸۵؛ بحار الانوار، ج ۴۵، ص ۲۹۹.

(۳) اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۴۸؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۸.

(۴) سورۂ حجر، آیت ۳۸.

۷۔شیطان

وہب بن جمیع کہتے ہیں: حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے میں نے سوال کیا: جو خداوند عالم نے شیطان سے کہا: ﴿فَاِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ﴾: ہاں (شیطان) روز معین اور وقت معلوم تک کے لئے مہلت دی گئی ہے یہ وقت معلوم کس زمانہ میں آئے گا؟ آپ نے کہا: تمہیں کیا گمان ہے کہ یہ دن قیامت کا دن ہے؟ خداوند عالم نے شیطان کو ہمارے قائم کے قیام کے دن تک مہلت دی ہے، جب خدا انھیں مبعوث کر کے قیام کی اجازت دے گا تو حضرت مسجد کوفہ کی طرف روانہ ہوں گے، اس وقت شیطان اپنے گھٹنوں کے بل چلتا ہوا وہاں آئے گا، اور کہے گا: مجھ پر آج کے دن وائے ہو! حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اس کی پیشانی پکڑ کر اس کی گردن ماردیں گے، لہذا یہی وقت وقتِ معلوم ہوگا، جب شیطان کی مہلت کا زمانہ تمام ہوجائے گا۔(۱)

خلاصہ حضرت کی جنگ خوارج ،نوصب، بنی امیہ، بنی عباس، کعبہ کے لٹیروں ،مرجۂ گروہ، ظالموں، سفیانی، دجال، یہودوغیرہ سے ہے مختصر آپ لوگوں سے جنگ کریں گے جو محاذ آرائی اور مخالفت کریں گے نیز جو لوگ حکومت الٰہی کی تشکیل میں رکاوٹ بنیں گے لیکن جو عام کا خیال ہے کہ آنحضرت ...بے حدو حساب خونریزی کریں گے نعوذ باللہ سفا کی کا مظاہرہ کریں گے یہ صرف دشمنوں کے... پروپیگنڈے ہیں کیسے؟ یقین کرلیا جائے کہ ایسا کریں گے جب کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: وہ تمام انسانوں میں سب سے مجھ سے مشابہ ہیں۔

---

(۴۸) عیاشی تفسیر، ج۲،ص۲۴۳؛ اثبات الہداۃ، ج۳،ص۵۵۱؛ تفسیر صافی، ج۱،ص۹۰۶؛ تفسیر برہان، ج۲، ص۴۳۴؛ بحار الانوار، ج۶۰،ص۲۵۴. میں نے (مؤلف) حضرت استاد آیۃ اللہ العظمی وحید خراسانی صاحب سے بھی سنا ہے، علامہ محمد حسین طباطبائی نے اسی مضمون کی دوسری روایت تفسیر قمی سے نقل کی ہے، اور اس کے ذیل میں کہتے ہیں: اکثر آیات، قیامت کی تفسیر میں اہل بیت سے مروی روایات کبھی آیات کو حضرت مہدی (عج) کے ظہور اور کبھی رجعت تو کبھی قیامت سے تفسیر کرتی ہیں، شاید اس اعتبار سے ہو یہ تین دن حقائق کے ظاہر ہونے کے اعتبار سے مشترک ہوں، اگر چہ شدت وضعف کے اعتبار سے ایک دوسرے کے متضاد ہیں۔ المیزان فی تفسیر القرآن، ج۱۲،ص۱۸۴؛ الرجعۃ فی احادیث الفریقین.

ساتویں فصل

سنت محمدیؐ کا احیاء (زندہ کرنا)

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی قضاوت، جدید احکام نیز جو آپ اصلاح کریں گے، اس کے متعلق بہت ساری روایات پائی جاتی ہیں؛ ایسے احکام جو موجودہ فقہی متون اور کبھی ظاہر روایات وسنت کے موافق نہیں ہیں بھائی کی میراث کا قانون عالم ذر میں شرابخور، بے نمازی کا قتل، جھوٹے کی پھانسی، مومن سے سود لینا حرام ہے معاملات میں، مسجدوں کے مناروں کا خاتمہ مساجد کی چھتوں کو توڑ دینا انھیں میں سے ہے، جو روش حضرت اپنے کاموں اور امور میں اختیار کریں گے جس کا بیان گذشتہ فصل میں ہو چکا ہے اس طرح ہے۔

روایات میں اس طرح عبارت کی تبدیلی سے جیسے جدید فیصلے، نئی سنت، نئی دعائیں، نئی کتاب کے اسماء کا ذکر ہے کہ ہم اسے صرف سنت محمدی کو زندہ کرنے کا نام دیتے ہیں؛

لیکن دگر گونی واختلاف کچھ اتنا ہوگا کہ دیکھنے والے لوگ دین جدید سے تعبیر کریں گے۔

جب ایسی روایتوں کا معصومین (علیہم السلام) سے صادر ہونا ثابت ہو جائے، تو چند نکتوں کی جانب توجہ لازم وضروری ہوگی:

۱۔ بعض احکام الٰہی اگر چہ ان کا سرچشمہ خداوند عالم ہی ہے لیکن اعلان واجراء کے شرائط حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور کے زمانے میں فراہم ہوں گے اور وہی ہیں جو ان احکام کا اعلان اور اجراء کریں گے۔(۱)

---

(۱) کتاب الخمس، موسوعۃ الفقہیہ، آیۃ الخوئی، ج۵، ص۴۰.

۲۔ مرور زمانہ سے طاقتوروں اور تحریف کرنے والوں کی جانب سے احکام الٰہی میں دگرگونی و تحریفیں واقع ہوئی ہیں حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کے بعد اسے صحیح و درست کریں گے۔

کتاب القول المختصر میں ہے کہ کوئی بدعت اور سنت ایسی نہیں ہوگی جس کا پھر سے احیاء نہ کریں۔ (۱)

۳۔ اس لئے بھی کہ جو فقہاء نے حکم شرعی حاصل کیا ہے قواعد و اصول سے حاصل کیا ہے کبھی حاصل شدہ حکم شرعی واقع کے مطابق نہیں ہوتا، اگرچہ اس استنباط کا نتیجہ مجتہد اور مقلد کے لئے حجت شرعی ہے؛ لیکن امام زمانہ (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) اپنی حکومت میں حضرت احکام واقعی کو بیان کریں گے۔

۴۔ بعض احکام شرعی خاص شرائط و اضطراری صورت اور تقیہ کے عالم میں غیر واقعی صورت میں بیان ہوئے ہیں جب کہ حضرت کے زمانہ میں تقیہ نہیں ہوگا اور احکام واقعی کی صورت میں بیان ہوں گے۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے تقیہ ختم ہو جائے گا اور حضرت، تلوار نیام سے باہر نکالیں گے تو لوگوں سے تلوار کا لین دین کریں گے اور بس''۔ (۲)

مذکور بالا موارد سے متعلق چند روایت بیان کرتے ہیں:

امام جعفر صادق (علیہ السلام) ایک مفصل حدیث کے ضمن میں فرماتے ہیں: تم مسلمانوں پر واجب ہے کہ ہمارے امر کے سامنے تسلیم رہو اور تمام امور کی بازگشت ہماری جانب کرو

---

(۱) قیل۔ ''لایترک بدعۃ الا ازالھا ولا سنۃ الا احیاھا'' القول المختصر، ص ۲۰۔

(۲) تاویل الآیات الظاہرہ، ج ۲، ص ۵۳۰؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۶۳۔

نیز ہماری اور اپنی حکومت اور فرج کے منتظر رہو جب ہمارے قائم ظہور کریں گے اور ہمارا بولنے والا بولے گا نیز قرآن کی تعلیم دین واحکام کے قوانین نئے سرے سے تمہیں دیں جس طرح رسول خداؐ پر نازل ہوئے ہیں تو تمہارے علماء حضرت کی اس رفتار کا انکار کریں گے اور تم خدا کے دین اور اس کی راہ پر ثابت نہیں رہوگے، مگر تلوار کے ذریعہ جو تمہارے سروں پر سایہ فگن ہوگی۔

خداوند عالم نے اس امت کے لئے گذشتہ امتوں کی سنت قرار دی ہے لیکن ان لوگوں نے سنت کو تبدیل کر دیا اور دین میں تحریف کر ڈالی کوئی لوگوں کے درمیان رائج حکم نہیں ہے مگر یہ کہ وحی شدہ کے احکام میں تحریف کر دی گئی ہے. خدا تم پر رحمت نازل کرے جس چیز کی تمہیں دعوت دی جائے اسے قبول کرو تا کہ مجدد دین آجائے''.(۱)

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''جب حضرت قائم ظہور کریں گے، تو لوگوں کو نئے سرئے سے اسلام کی دعوت دیں گے اور انھیں اسلام کی راہنمائی کریں گے، جب کہ لوگ پرانے اسلام سے برگشتہ اور گمراہ ہو چکے ہوں گے۔(۲) اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ امام کسی نئے دین کی پیشکش نہیں کریں گے بلکہ چونکہ لوگ واقعی اسلام سے منحرف ہو چکے ہیں دوبارہ اسی دین کی دعوت دیں گے جس طرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی دعوت دی ہے۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے برید سے کہا: ''اے برید خدا کی قسم کوئی حریم الٰہی ایسی نہیں ہوگی جس سے تجاوز نہ کیا گیا ہو اور اس دنیا میں کتاب خداوندی وسنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کبھی عمل نہیں ہوا اور جس دن امیر المومنین (علیہ السلام) نے رحلت کی ہے اس کے بعد سے لوگوں کے درمیان حدود الٰہی کا اجراء نہیں ہوا''. اس وقت فرمایا: ''قسم خدا کی روز وشب ختم نہیں ہوں گے مگر

(۱) کشی، رجال، ص ۱۳۸؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۴۰؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۳۶؛ العوالم، ج ۳، ص ۵۵۸.

(۲) مفید، ارشاد، ص ۳۶۴؛ روضۃ الواعظین، ج ۲، ص ۲۶۴؛ اعلام الوری، ص ۴۳۱؛ بحار الانوار، ج ۵۱، ص ۳۰.

یہ کہ خداوند عالم مردوں کو زندہ، زندوں کو مردہ کرے گا اور حق اس کے اہل کو لوٹا دے گا اور اپنے آئین کو جو اپنے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے پسند کیا ہے باقی رکھے گا۔ تمہیں مبارک ہو مبارک، کہ حق صرف اور صرف تمہارے ہاتھ میں ہے''۔(۱)

یہ روایت بتاتی ہے کہ دگر گونی وتغیر زیادہ تر شیعوں کے علاوہ ان کے مخالفین کے لئے ہے لیکن بعض موارد میں شیعوں کے لئے بھی۔

اس فصل میں تغیرات، اصلاحات، کا امام زمانہ کے زمانے میں تین حصہ میں: احکام جدید، اصلاحات اور عمارتوں کی تجدید اور نئے فیصلوں کا بیان کریں گے۔

الف) احکام جدید

۱۔زنا کار اور زکوۃ نہ دینے والوں کو پھانسی

ابان بن تغلب کہتے ہیں: کہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے مجھ سے کہا: ''اسلام میں حکم خداوندی کے مطابق دو خون حلال ہے، نیز اس وقت تک اس کا کوئی حکم نہیں دے گا جب تک کہ خداوند عالم ہمارے قائم کو نہ بھیج دے وہ خدا کے حکم کے مطابق حکم دیں گے اور کسی سے گواہ وشاہد کے طالب نہیں ہوں گے۔ حضرت زنائے محصنہ کرنے والوں (زن دار مرد، اور شوہر دار عورت) کو سنگسار کریں گے اور جو زکوۃ نہیں دے گا اس کی گردن مار دیں گے''۔(۲)

امام جعفر صادق وامام موسیٰ کاظم (علیہما السلام) فرماتے ہیں: ''جب حضرت مہدی

....

(۱) التہذیب، ج۴، ص۹۶؛ ملاذ الاخیار، ج۶، ص۲۵۸۔

(۲) کافی، ج۳، ص۵۰۳؛ الفقیہ، ج۲، ص۱۱؛ کمال الدین، ج۲، ص۶۷۱؛ وسائل الشیعہ، ج۶، ص۱۹؛ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۲۵۔

(عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے تو تین ایسا حکم دیں گے کہ آپ سے پہلے کسی نے ایسا حکم نہ دیا ہوگا۔ آنحضرت بوڑھے زنا کار مرد کو پھانسی دیں گے اور زکوۃ نہ دینے والوں کو قتل کردیں گے ایک برادر دینی کی میراث دوسرے برادر دینی کو دیں گے (یعنی جو عالم ذر میں باہم بھائی رہے ہوں گے)''.(۱)

علامہ حلی زکوۃ نہ دینے والے کی پھانسی کے بارے میں کہتے ہیں: مسلمان ہر زمانہ میں زکوۃ کے وجوب پر متفق اور زکوۃ کو اسلام کے پنجگانہ ارکان میں سے ایک جانتے ہیں۔ لہذا جو اس کے وجوب کو قبول نہ کرے جبکہ فطری مسلمان ہو اور مسلمانوں کے درمیان نشوونما پائی ہو، تو اسے بغیر توبہ کے پھانسی دیدیں گے اور اگر مسلمان ملی ہوگا تو اسے تین بار مرتد ہونے کے بعد، توبہ کی مہلت دیں گے اس کے بعد پھانسی دیدیں گے۔

یہ احکام اس صورت میں ہیں جب آگاہ و باشعور انسان وجوب کے بارے میں علم رکھتا ہو لیکن اگر وجوب سے ناواقف ہو تو اس پر کفر کا حکم نہیں لگے گا''.(۲)

مجلسی اول، اس روایت کی شرح میں بعض وجوہ کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: شاید مراد یہ ہو کہ حضرت ان دو موارد میں اپنے علم کے مطابق حکم اور قضاوت کریں گے اور شاہد کی ضرورت نہیں ہوگی جیسا کہ یہی روش حضرت کے دیگر فیصلوں میں بھی ہوگی ان دو موارد سے اختصاص دینے کا راز اہمیت کے لحاظ سے ہے۔(۳)

---

(۱) صدوق، خصال، باب ۳، ص ۱۳۳؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۴۹۵.

(۲) تذکرۃ الفقہاء، ج ۵، ص ۷، کتاب زکات؛ ملاحظہ ہو: مرآۃ العقول، ج ۱۶، ص ۱۴.

(۳) روضۃ المتقین، ج ۳، ص ۱۸.

۲۔قانون ارث

امام موسیٰ کاظم (علیہ السلام) فرماتے ہیں: خداوند عالم نے، جسم سے دس ہزار سال قبل ارواح کو خلق فرمایا۔ ان میں سے جو ایک دوسرے سے آسمان پر آشنا و متعارف رہے ہیں وہ زمین پر بھی آشنا رہیں گے اور جو ایک دوسرے سے اجنبی رہا ہے، زمین پر بھی ایسا ہی ہوگا جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے تو برادر دینی کو میراث تو دیں گے لیکن نسبی برادر کو محروم کر دیں گے یہی معنی ہیں خداوند عالم کے قول کے سورہ مومنون میں: ﴿فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَا اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَاءَلُوْنَ﴾ (۱) جب صور پھونکا جائے گا تو اس وقت لوگوں کے درمیان کوئی نسب نہیں ہوگا اور نہ ہی اس کی علت دریافت کریں گے۔ (۲)

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ”خداوند عالم نے جسم کی خلقت سے دس ہزار سال قبل، ارواح کے درمیان بھائی چارگی قائم کی لہذا جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے تو برادران دینی جن کے درمیان برادری قائم ہے ایک دوسرے کے وارث ہوں گے اور نسبی بھائی جو ایک ماں باپ سے ہوں گے ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے“۔ (۳)

۳۔جھوٹوں کا قتل

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ”جب حضرت قائم ظہور کریں گے تو سب سے پہلے جھوٹے شیعوں کا تعاقب کریں گے اور انھیں قتل کر ڈالیں گے۔“ (۴) احتمال ہے کہ شاید

---

(۱) سورۂ مومنون آیت ۱۰۱۔

(۲) دلائل الامامہ، ص ۲۶۰؛ تفسیر برہان، ج ۳، ص ۱۲۰؛ الشیعہ والرجعہ، ج ۱، ص ۴۰۲۔

(۳) الفقیہ، ج ۴، ص ۲۵۴؛ صدوق، عقاید، ص ۶۷؛ الحسینی، ہدایہ، ص ۲۴، ۷۸؛ مختصر البصائر، ص ۱۵۹؛ روضۃ المتقین، ج ۱۱، ص ۴۱۵؛ بحار الانوار، ج ۶، ص ۲۴۹ و ج ۱۰۱، ص ۳۶۷۔

(۴) کشی، رجال، ص ۲۹۹؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۶۱۔

اس سے مراد منافقین اور مہدویت کے مدعی اور بدعت گذار افراد ہوں جو دین سے لوگوں کے منحرف ہونے کا سبب بنے ہیں۔

۴.حکم جزیہ کا خاتمہ

حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ”خداوند عالم دنیا کا اس وقت تک خاتمہ نہیں کرے گا، جب تک حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام نہ کریں اور ہمارے دشمنوں کو نیست ونابود اور جزیہ قبول نہ کریں اور صلیب و بتوں کو نہ توڑ دیں نیز جنگ کا زمانہ ختم ہوگا اور لوگوں کو مال ودولت لینے کے لئے آواز دیں گے اور ان کے درمیان اموال کو برابر سے تقسیم کریں گے اور لوگوں سے عادلانہ رفتار رکھیں گے“.(۱)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلیبوں کے توڑنے اور سوروں کے قتل کرنے کے بارے میں (کہ اس کا مطلب جزیہ کا حکم اور مسیحیت کا دور ختم ہونا ہے) فرماتے ہیں: ”حضرت مہدی ایک منصف فرمانروا کی حیثیت سے ظہور کریں گے صلیبوں کو توڑ اور سوروں کو قتل کر ڈالیں گے نیز اپنے کارگذاروں کو حکم دیں گے، مال ودولت لئے شہروں کا چکر لگائیں تا کہ نیازمندا سے لے لیں؛ لیکن کوئی نیازمند اور محتاج نہیں ملے گا“.(۲) شاید یہ حدیث مسیحیت اور اہل کتاب کے آخری دور کی طرف اشارہ ہو۔

۵. امام حسین (علیہ السلام) کے باقی ماندہ قاتلوں سے انتقام

ہروی کہتے ہیں: میں نے حضرت امام رضا (علیہ السلام) سے عرض کیا: یابن رسول اللہ!

---

(۱) اثبات الہداۃ، ج۳، ص۴۹۶.

(۲) عقد الدرر، ص۱۶۶؛ القول المختصر، ص۱۴.

امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی اس بات کا آپ کی نظر میں کیا مطلب ہے کہ آپ فرماتے ہیں: ''جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو امام حسین (علیہ السلام) کے قاتلین کے باقی ماندہ افراد اپنے اباؤ اجداد کے گناہ کی سزا پائیں گے'' کیا ہے؟ حضرت امام رضا (علیہ السلام) نے کہا: ''یہ بات ٹھیک ہے۔ پھر میں نے ان سے کہا کہ اس آیت ﴿ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰی﴾ (۱) ''کوئی کسی دوسرے کے گناہ کا بوجھ نہیں اٹھائے گا'' کے کیا معنی ہیں؟

تو آپ نے کہا: جو خدا نے کہا ہے وہ درست ہے لیکن امام حسین (علیہ السلام) کے قاتلین کے باقی ماندہ افراد اپنے آباؤ اجداد کے رویہ سے خوشحال ہیں اور اس پر فخر کرتے ہیں اور جو کوئی کسی چیز سے خوش ہو تو وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے انجام دیا ہو اگر کوئی شخص مشرق میں قتل کیا جائے اور دوسرا مغرب میں رہ کر اس قتل پر اظہار خوشی کرے خداوند عالم کے نزدیک قاتل کے گناہ میں شریک ہے۔

اور حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) امام حسین (علیہ السلام) کے قاتلوں کے باقی ماندہ افراد کو نیست و نابود کریں گے؛ اس لئے کہ وہ اپنے آباؤ اجداد کے کردار پر اظہار خوشی کرتے ہیں''

میں نے کہا: آپ کے قائم سب سے پہلے کس گروہ سے شروع کریں گے؟ آپ نے کہا: ''بنی شیبہ سے ان کے ہاتھوں کو قطع کریں گے اس لئے کہ وہ مکہ معظمہ میں خانۂ خدا کے چور ہیں''. (۲)

۲۔رھن و وثیقہ کا حکم

علی کہتے ہیں کہ میرے والد، سالم نے امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے حدیث ''جو کوئی

....

(۱) سورۂ کہف آیت ۹.

(۲) علل الشرائع، ج ۱، ص ۲۱۹؛ عیون اخبار الرضا، ج ۱، ص ۲۷۳؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۱۳؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۴۵۵.

رہن اور وثیقہ حوالہ کرنے پر برادر مومن سے زیادہ مطمئن ہو میں اس سے بیزار ہوں" کے بارے میں میں نے سوال کیا۔

توامام جعفر صادق (علیہ السلام) نے کہا: "یہ مطلب قائم اہل بیت (علیہم السلام) کے زمانے میں ہے"۔(۱)

۷. تجارت کا فائدہ

سالم کہتا ہے: میں نے امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے کہا: ایک روایت نقل کی گئی ہے کہ مومن کا برادر مومن سے سود لینا حرام اور ربا ہے؟ حضرت نے کہا: "یہ مطلب ہمارے اہل بیت (علیہم السلام) قائم کے ظہور کے وقت ہوگا؛ لیکن آج جائز ہے کہ کوئی شخص کسی مومن سے کچھ فروخت کرے اور اس سے فائدہ حاصل کرے تو جائز ہے۔(۲)

مجلسی اول اس روایت کی سند کو قوی جاننے کے بعد فرماتے ہیں: اس روایت سے استفادہ ہوتا ہے کہ جو روایات کسی مومن سے فائدہ لینے کو مکروہ سمجھتی ہیں اور اسے ربا کہتی ہیں، مبالغہ نہیں ہے ممکن ہے کہ فی الحال مکروہ ہو، لیکن حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے زمانے میں حرام ہو جائے،(۳) لیکن مجلسی دوم اس روایت کو مجہول قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں: شاید ان دو مورد میں حرمت، حضرت حجت کے قیام کے زمانے سے مقید ہو۔(۴)

---

(۱) من لا یحضرہ الفقیہ، ج۳،ص۲۰۰؛ التہذیب، ج۷،ص۱۷۹؛ وسائل الشیعہ، ج۱۳،ص۱۲۳؛ اثبات الہداۃ، ج۳، ص۴۵۵؛ ملاذ الاخیار، ج۱۱،ص۳۱۵.

(۲) من لا یحضرہ الفقیہ، ج۳،ص۲۰۰؛ التہذیب، ج۷،ص۱۷۹؛ وسائل الشیعہ، ج۱۳،ص۱۲۳؛ اثبات الہداۃ، ج۳، ص۴۵۵؛ ملاذ الاخیار، ج۱۱،ص۳۱۵.

(۳) روضۃ المتقین، ج۷،ص۳۷۵.

(۴) ملاذ الاخیار، ج۱۱،ص۳۱۵.

۸۔برادران دینی کا ایک دوسرے کی مدد کرنا

اسحاق کہتے ہیں: میں امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی خدمت میں تھا کہ حضرت نے برادر مومن کی مدد و تائید کی بات چھیڑ دی اور اس وقت کہا" جب قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے تو برادران مومن کی مدد اس وقت واجب ہو جائے گی اور چاہئے کہ ان کی مدد کریں"۔(۱)

۹۔قطایع کا حکم (غیر منقول اموال کا مالک ہونا)

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں:" قطایع حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے قیام کے وقت نیست و نابود ہو جائیں گے؛ اس طرح سے کہ پھر کوئی قطایع کا وجود نہیں ہوگا"۔(۲)

قطایع۔یعنی بہت بڑا سرمایہ، جیسے دیہات میں بے شمار زمینیں اور قلعے ہیں جسے بادشاہوں اور طاقتور افراد نے اپنے نام درج کرالیا ہے ساری کی ساری امام زمانے (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے وقت ان کی ہو جائیں گی۔

۱۰۔دولتوں کا حکم

معاذ بن کثیر کہتا ہے کہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا:" ہمارے خوشحال شیعہ آزاد ہیں کہ جو کچھ حاصل کریں راہ خیر میں خرچ کر دیں، لیکن جب قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو ہر خزانہ دار پر اسی کا ذخیرہ حرام ہو جائے گا مگر یہ کہ اسے حضرت کی خدمت میں لائے تا کہ اس

---

(۱) صدوق، مصدقۃ الاخوان، ص۲۰؛ اثبات الہداۃ، ج۳، ص۴۹۵۔

(۲) قرب الاسناد، ص۵۴؛ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۰۹؛ و ج۹۷، ص۵۸؛ اثبات الہداۃ، ج۳، ص۵۲۳، ۵۸۴۔ بشارۃ الاسلام، ص۲۳۲۔

کے ذریعہ دشمن سے جنگ میں مدد حاصل کریں یہی خداوند عالم فرماتا ہے کہ ﴿وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ﴾ (۱)

''جو لوگ سونا چاندی ذخیرہ کرتے ہیں لیکن اسے راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے انھیں دردناک عذاب کی بشارت دیدو۔'' (۲)

ب) اجتماعی اصلاح، مسجد کی عمارت کی تجدید

۱. مسجد کوفہ کی تخریب اور اس کے قبلہ کا درست کرنا

اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں کہ امیر المؤمنین (علیہ السلام) کوفہ میں داخل ہوتے وقت جب کہ اس وقت ٹھیکریوں اور مٹی سے بنا ہوا تھا فرمایا: ''اس شخص پر وای ہو جس نے تجھے ویران وکھنڈر کردیا اس شخص پر وای ہو جس نے تیری بربادی کی آسانی پیدا کی ہے، اس پر وای ہو جس نے زم وپختہ مٹی سے بنایا اور حضرت نوح (علیہ السلام) کے قبلہ کا رخ موڑ دیا۔ پھر بات جاری رکھتے ہوئے اس شخص کو مبارک ہو جو حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے میں تیری ویرانی کے گواہ ہوں، وہ لوگ امت کے نیک لوگ ہیں جو ہماری عترت کے نیک لوگوں کے ساتھ ہوں گے''. (۳)

اسی طرح آنحضرت فرماتے ہیں: ''بے شک جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو مسجد کوفہ کو خراب اور اس کے قبلہ کو درست کریں گے''. (۴)

---

(۱) سورۂ توبہ آیت ۳۶.

(۲) کافی، ج ۴، ص ۶۱؛ التہذیب، ج ۴، ص ۱۴۳؛ عیاشی تفسیر، ج ۲، ص ۸۷؛ المحجہ، ص ۸۹؛ تفسیر صافی، ج ۲، ص ۳۳۱؛ تفسیر برہان، ج ۲، ص ۱۲۱؛ نور الثقلین، ج ۲، ص ۲۱۳؛ بحار الانوار، ج ۷۳، ص ۱۴۳؛ مرآۃ العقول، ج ۱۶، ص ۱۹۳.

(۳) طوسی، غیبۃ، ص ۲۸۳؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۱۶؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۲.

(۴) نعمانی، غیبۃ، ص ۳۱۷؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۶۴؛ مستدرک الوسائل، ج ۳، ص ۳۶۹ و ج ۱۲، ص ۲۹۴.

۲. راستے میں واقع مساجد کی تخریب

ابوبصیر کہتے ہیں: امام محمد باقر (علیہ السلام) نے فرمایا: جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے، تو کوفے میں چار مسجد کو ویران کردیں گے نیز کسی بلند پایہ مسجد کو نہیں چھوڑیں گے اور اس کی اونچائی و کنگورہ کو گرادیں گے اور بغیر بلندی سادہ حالت میں چھوڑدیں گے نیز جو مسجد راستہ میں واقع ہوگی، اُسے گرادیں گے''.(۱)

شاید اس سے مراد، وہ چار مسجدیں ہیں جسے لشکر یزید کے سربراہوں نے امام حسین (علیہ السلام) کے قتل کے بعد شکرانہ کے عنوان سے کوفہ میں بنائی تھیں اور بعد میں ''مساجد ملعونہ'' کے نام سے مشہور ہوئیں اگرچہ آج یہ مساجد موجود نہیں ہیں لیکن ممکن ہے کہ بعد میں ایک گروہ اہل بیت (علیہم السلام) کی دشمنی میں دوبارہ بناڈالے۔(۲)

امام محمد باقر (علیہ السلام) ان مساجد کے بارے میں فرماتے ہیں: ''کوفہ میں قتل حسین (علیہ السلام) پر خوشی منانے کے عنوان سے چار مسجد بنائی گئی یعنی مسجد اشعث، مسجد جریر، مسجد سماک، مسجد شبث بن ربعی''.(۳)

۳. مناروں کی ویرانی

ابو ہاشم جعفری کہتا ہے: امام حسن عسکری (علیہ السلام) کی خدمت میں تھا تو آپ نے فرمایا: جب قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے، تو منارے اور محراب (۴) کو مساجد سے ویران

....

(۱) من لا یحضرہ الفقیہ، ج۱، ص۵۳؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص۳۳۳؛ اثبات الہداۃ، ج۳، ص۵۱۷، ۵۵۶؛ الشیعہ والرجعہ، ج۲، ص۳۰۰؛ ملاحظہ ہو: من لا یحضرہ الفقیہ، ج۱، ص۲۳۲؛ ارشاد، ص۳۶۵؛ روضۃ الواعظین، ج۲، ص۲۶۳.

(۲) مہدی موعود، ص۹۳۱؛ الغارات، ج۲، ص۳۲۲.

(۳) بحار الانوار، ج۴۵، ص۱۸۹.

(۴) مسجد میں خلیفہ یا امام جماعت کے لئے ایک جگہ بنائی تا کہ نماز کی حالت میں وہاں کھڑے ہوں اور دشمن کی دسترس سے محفوظ رہیں.

کریں گے میں نے خود سے کہا: حضرت ایسا کیوں کریں گے؟ امام حسن عسکری (علیہ السلام) نے میری طرف رخ کر کے کہا: ''اس لئے کہ یہ ایسی بدعت، نئی تبدیلی ہے جسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کسی امام نے ایسا نہیں کیا ہے''. (۱)

ایک روایت کے مطابق مرحوم صدوقؒ کہتے ہیں: کہ حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) نے ایک ایسی مسجد کے پاس سے جس کا منارہ بلند تھا گذرتے وقت کہا: اسے ویران کردو۔ (۲)

مجلسی اول کہتے ہیں: کہ ان روایات سے بلند منارے کی مسجد بنانے کی حرمت ثابت ہوتی ہے؛ اس لئے کہ مسلمانوں کے گھروں پر بلندی وتسلط رکھنا حرام ہے، لیکن اکثر فقہاء نے اس روایت کو کراہت پر حمل کیا ہے (۳) (یعنی ایسا کرنا مکروہ ہے)

مسعودی وطبری کی نقل کے مطابق آپ منبروں کے ویران کرنے کا حکم دیں گے۔ (۴)

۴. مساجد کی چھتوں اور منبروں کی تخریب

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''سب سے پہلے جس چیز کا حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) آغاز کریں گے وہ یہ ہے کہ مساجد کی چھتوں کو توڑ دیں گے۔ اور عریش موسیٰ (۵) کی طرح اس پر سائبان بنائیں گے (۶) (جس سے گرمی وسردی میں بچاؤ ہو سکے''.

(۱) طوسی، غیبۃ، ص۱۲۳؛ ابن شہر آشوب، مناقب، ج۴، ص۴۳۷؛ اعلام الوریٰ، ص۳۵۵؛ کشف الغمہ، ج۳، ص۸۲۰؛ اثبات الہداۃ، ج۳، ص۴۱۲؛ بحار الانوار، ج۵۰، ص۲۱۵ وج۵۲، ص۳۳۲؛ مستدرک الوسائل، ج۳، ص۳۷۹،۳۸۴.

(۲) من لا یحضرہ الفقیہ، ج۲، ص۱۵۵.

(۳) روضۃ المتقین، ج۲، ص۱۰۹.

(۴) اثبات الوصیہ، ص۲۱۵؛ اعلام الوریٰ، ص۳۵۵.

(۵) عریش ایک سائبان ہے جسے اپنے سردی وگرمی اور دھوپ سے حفاظت کے لئے بناتے ہیں اور طریحی کی نقل کے مطابق اسے کھجور کی چھیوں یا چھال سے بناتے ہیں اور فصل کھجور کے آخر تک اس میں زندگی گذارتے ہیں اس کا خراب کرنا شاید اس دلیل سے ہے کہ ظہور امام (عج) سے پہلے مساجد سادہ حالت میں ہوجائیں گی اور آرایش کھو بیٹھیں گی منابر کی ویرانی اس دلیل سے ہے کہ یہ لوگوں کی راہنمائی اور ہدایت کے ذمہ دار نہیں رہ جائیں گے بلکہ خائن وظالم حکام کی تقویت اور مملکت اسلامیہ میں دشمنوں کے نفوذ کی توجیہ بیان ہوگی.

(۶) من لا یحضرہ الفقیہ، ج۱، ص۱۵۳؛ اثبات الہداۃ، ج۳، ص۴۲۵؛ وسائل الشیعہ، ج۳، ص۴۸۸؛ روضۃ المتقین، ج۲، ص۱۰۱.

اس روایت کو استحباب پر حمل کیا گیا ہے؛ اس لئے کہ آسمان و نماز گذار کے درمیان کسی مانع اور رکاوٹ کا نہ ہونا مستحب ہے نیز مانع کا نہ ہونا نماز و دعا کے قبول ہونے کا ایک ذریعہ ہے۔

۵۔ مسجد الحرام و مسجد النبیؐ کا اصلی حالت پر لوٹانا

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) مسجد الحرام کی موجودہ عمارت توڑ کر پہلے کی طرح اسے پرانی حالت میں تبدیل کردیں گے، نیز مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی توڑ کر اس کی اصلی حالت پر لوٹا دیں گے اور کعبہ کو اس کی اصلی جگہ پر تعمیر کریں گے''.(۱)

اسی طرح آنحضرت فرماتے ہیں: جب حضرت قائم قیام کریں گے تو خانہ کعبہ کو اسکی پہلی صورت میں لوٹا دیں گے (۲) نیز مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسجد کوفہ میں بھی تبدیلی لائیں گے۔

ج) قضاوت (فیصلہ)

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: خداوند عالم حضرت مہدی (عجل اللہ فرجہ) کے ظہور کے بعد ایک ہوا کو بھیجے گا جو ہر زمین پر آواز دے گی کہ یہ مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ہیں جو داؤد و سلیمان کی روش پر فیصلہ کریں گے اور اپنے فیصلہ پر کوئی شاہد و گواہ کے طالب نہیں ہوں گے''.(۳)

---

(۱) ارشاد، ص ۳۶۴؛ طوسی، غیبۃ، ص ۲۹۷؛ نعمانی، غیبۃ، ص ۱۷۱؛ اعلام الوری، ص ۴۳۱؛ کشف الغمۃ، ج ۳، ص ۲۵۵۔ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۱۶؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۲۔

(۲) اس کی حدود کو صدوق و مجلسی بیان کرتے ہیں؛ ملاحظہ ہو: روضۃ المتقین، ج ۲، ص ۹۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ، ج ۱، ص ۱۴۹۔

(۳) کافی، ج ۱، ص ۳۹۷؛ کمال الدین، ج ۲، ص ۶۷۱؛ مرآۃ العقول، ج ۴، ص ۳۰۰؛ اس حدیث کو مجلسی موثق جانتے ہیں؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۲۰، ۳۳۰، ۳۳۶، ۳۳۹۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) سے ایسے احکام اور فیصلے صادر ہوں گے کہ بعض آپ کے چاہنے والے اور ہمرکاب تلوار چلانے والے بھی معترض ہوں گے وہ حضرت آدم (علیہ السلام) کی قضاوت ہے لہٰذا حضرت اعتراض کرنے والوں کی گردن ماردیں گے پھر دوسرے انداز میں فیصلہ کریں گے جو حضرت داؤد کا انداز تھا؛ پھر حضرت کے چاہنے والوں کا دوسرا گروہ اس پر معترض ہوگا تو حضرت اس کی بھی گردن ماردیں گے۔

تیسری دفعہ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی روش پر فیصلہ کریں گے تو پھر حضرت کے چاہنے والوں کا گروہ معترض ہوگا حضرت اس کی بھی گردن ماردیں گے اور انھیں پھانسی دیدیں گے اس کے بعد حضرت رسول خدا ﷺ کی روش سے فیصلہ کریں گے تو پھر کوئی اعتراض نہیں کرے گا''.(۱)

بڑی بڑی نامور کمیٹیاں جو محرومین اور حقوق بشر کا دم بھرتی ہیں وہ ایسی رفتار رکھیں گی کہ بشریت سے دشمنی کے سوا کچھ اور ظاہر نہیں ہوگا۔

حکومت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کا انجام دنیا، کا وارث و مالک ہونا ہے جس میں دشمن اپنی پوری طاقت سے انسانیت کے ساتھ مبارزہ کرے گا اور انسانوں کی خاصی تعداد کو قتل کر چکا ہوگا اور جو لوگ زندہ بچ گئے ہیں دوسری حکومتوں سے ناامید ہو کر ایک ایسی حکومت سے متمسک ہوں گے جو اپنا وعدہ پورے کرے گی۔ یہ وہی مہدی آل محمد ﷺ کی حکومت ہے۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''ہماری حکومت وسلطنت آخری حکومت ہوگی کوئی خاندان، پارٹی، گروہ حکومت کا مالک نہیں رہ جائے گا مگر یہ کہ ہم سے پہلے بروی کار آ کر وہ

---

(۱) اثبات الہداۃ، ج ۳،ص ۵۸۵؛ بحار الانوار، ج ۵۲،ص ۳۸۹.

بھی اس لئے کہ اگر ہماری حکومت کی روش وسیاست دیکھیں تو نہ کہیں کہ اگر ہم بھی امور کی باگ وڈور تھامتے تو ایسی رفتار کرتے یہی خداوند عالم کے قول کے معنی ہیں کہ فرمایا: ﴿وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾ (۱) ''انجام متقین کے لئے ہے''۔(۲)

د) حکومت عدل

عدالت، ایک ایسا لفظ ہے جس سے سبھی آشنا ومتعارف ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ عدالت ایک ایسی چیز ہے کہ سب سے ظاہر ہو یہ نیک اور اچھی چیز ہے ذمہ داروں اور حکام سے اس کا ظہور اور بھی اچھی چیز ہے لیکن افسوس کا مقام ہے اکثر زمانوں میں، عدالت کا صرف نام ونشان باقی رہا ہے اور بشریت نے تھوڑے زمانے میں وہ بھی اللہ والوں کی حکومت میں عدالت دیکھی ہے۔

استعمار نے اپنے فائدہ اور اپنی حاکمیت کے نفوذ کی خاطر مختلف شکلوں میں اس مقدس لفظ سے سوء استفادہ کیا ایسے دلکش نعرے سے کچھ گروہ کو اپنے اردگرد جمع کرتے تو ہیں، لیکن زیادہ دن نہیں گذرتا کہ رسوا ہو جاتے ہیں، اور اپنی حکومت کے دوام کے لئے طاقت اور ناانصافی کا استعمال کرنے لگتے ہیں۔

مرحوم طبرسیؒ کی نظر

مرحوم طبرسیؒ کے حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ذریعہ سنت کے زندہ کرنے کے بارے میں اقوال ہیں جسے ہم ذکر کریں گے:

اگر سوال کیا جائے کہ تمام مسلمان معتقد ہیں کہ حضرت ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی

....

(۱) سورۂ اعراف آیت ۱۲۷۔

(۲) ارشاد، ص ۳۴۴؛ روضۃ الواعظین ،ص ۲۶۵؛ بحار الانوار ،ج ۵۲،ص ۳۳۲۔

پیغمبر نہیں آئے گا، لیکن تم شیعہ لوگ عقیدہ رکھتے ہو کہ جب حضرت قائمؑ قیام کریں گے، تو اہل کتاب سے جزیہ قبول نہیں کریں گے جو بیس سال سے زیادہ ہو، اور احکام دین کو نہ جانتا ہوگا اسے قتل کر دیں گے، اور مساجد، دینی زیارت گاہوں کو ویران کرا دیں گے اور داؤد کے طریقہ پر (کہ وہ حکم صادر کرنے میں گواہ نہیں چاہتے تھے) حکم کریں گے اس طرح کی چیزیں تمہاری روایات میں وارد ہوئی ہیں یہ عقیدہ دیانت کے نسخ ہونے اور دینی احکام کے ابطال کا باعث ہے اور حضرت خاتم کے بعد ایک پیغمبر کا تم لوگ اثبات کرتے ہو اگر چہ اس کا نام تم لوگ پیغمبر کا نام نہ دو۔ تمہارا جواب کیا ہے؟

ہم کہیں گے: جو کچھ سوال کیا گیا ہے۔ یعنی یہ کہ قائم جزیہ قبول نہیں کریں گے بیس سالہ شخص جو احکام دینی نہ جانتا ہو اسے قتل کریں گے ہم اس سے باخبر نہیں ہیں اور اگر فرض کر لیا جائے کہ اس سلسلے میں خصوصی روایات ہیں تو قطعی طور پر اسے قبول نہیں کیا جا سکتا۔ ممکن ہے کہ بعض مساجد، زیارت گاہوں کی تخریب سے مراد وہ مساجد اور زیارت گاہیں ہوں جو تقویٰ و دستور خداوندی کے خلاف بنائی گئی ہوں۔

تو یقیناً یہ مشروع و جایز کام ہوگا نیز رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ایسا کام کیا ہے۔ یہ جو کہا گیا ہے قائمؑ، حضرت داؤد (علیہ السلام) کی طرح بغیر شاہد کے فیصلہ کریں گے تو یہ بھی ہمارے نزدیک قطعی و یقینی نہیں ہے اگر صحیح بھی ہو تو اس کی تاویل اس طرح ہوگی کہ جن موارد میں قضیوں کی حقیقت اور دعوے کی صداقت کا خود علم رکھتے ہیں اپنے علم کے مطابق عمل کریں گے اور شاہد و دلیل کے طالب نہیں ہوں گے اس لئے کہ اگر امام یا قاضی کسی مطلب پر یقین حاصل کر لے تو اس پر لازم ہے کہ اپنے علم کے مطابق عمل کرے اور یہ نکتہ دیانت کے منسوخ ہونے کا باعث نہیں ہے۔

اسی طرح جو یہ بات کہی ہے کہ قائم جزیہ نہیں لیں گے اور گواہ و شاہد کی بات نہیں سنیں گے، اگر یہ درست ہو تو بھی، دیانت کے ختم ہونے کا سبب نہیں ہے اس لئے کہ نسخ اسے کہتے ہیں کہ اس کی

دلیل منسوخ شدہ کے بعد ہواور ایک ساتھ بھی نہ ہو اگر ہر دو دلیل ایک ساتھ ہوں تو ایک کو دوسرے کا ناسخ نہیں کہہ سکتے اگر چہ معنی کے اعتبار سے مخالف ہو مثلاً اگر فرض کریں گے شنبہ کے دن فلاں وقت گھر میں سرکاٹو اور اس کے بعد آزاد ہو، تو ایسی بات کو نسخ نہیں کہتے؛ اس لئے کہ دلیل رافع، دلیل موجب کے ہمراہ ہے۔

چونکہ یہ معنی روشن ہو چکے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے کہ قائم ہمارے فرزندں میں سے ہیں اس کے حکم کی پیروی کرو اور جو حکم دیں قبول کرو ہم پر واجب ہے کہ ان کی پیروی کریں قائم جو ہمیں حکم دیں اس پر عمل کریں لہٰذا اگر ہم نے ان کے حکم کو قبول کیا۔ اگر چہ بعض گذشتہ احکام سے فرق ہو گا دین اسلام کے احکام کو منسوخ نہیں جانتے؛ اس لئے کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ نسخ احکام ایسے موضوع میں جس کی دلیل وارد ہو ثابت نہیں ہوتا۔ (۱)

---

(۱) بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۸۳؛ اہل سنت سے اسی مضمون کی روایات نقل ہوئی ہیں۔

تیسرا حصہ:

حکومت

پہلی فصل

حکومت حق

دنیا کی وسعت اور گسترش کے باوجود اس کا ادارہ کرنا ایک دشوار و مشکل کام ہے جو صرف الٰہی راہبر اور دلسوز و ہمدرد کارگذار، الٰہی نظام اور اسلامی حکومت کے اعتقاد کے ساتھ ہی امکان پذیر ہے۔ (ممکن ہے)

امام (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) دنیا کا ادارہ کرنے کے لئے ایسے ایسے وزراء بھیجیں جو جنگی سابقہ رکھتے ہوں گے اور تجربہ و عمل کے اعتبار سے اپنی پایداری وثبات قدمی کا مظاہرہ کریں گے۔

صوبہ کا مالک اپنی بھاری بھرکم شخصیت کے ساتھ صوبوں کی اداری ذمہ داری قبول کرے گا جو صرف اسلامی حکومت اور خوشنودی خداوندی کا خواہش مند ہوگا ظاہر ہے کہ جس ملک کے ذمہ دار ایسے ہوں گے وہ مشکلات پر قابو پا سکتے ہیں نیز گذشتہ حکومتوں کی تباہی، کامیابی میں تبدیل ہو جائے گی اور ایسی حالت ہو جائے گی کہ زندہ افراد مردوں کی دوبارہ حیات کی آرزو کریں گے۔

توجہ رکھنا چاہئے کہ حضرت (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) اس وقت امور کی باگ ڈور ہاتھ میں لیں گے جب دنیا بے سر سامانی اور لاکھوں زخمی، جسمی و روحانی اور ذھنی بیماریوں سے بھری ہوگی دنیا پر تباہی و بربادی سایہ فگن نا امنی و بے چینی عالم پر محیط ہوگی شہر، جنگ کی وجہ سے ویران ہو چکے ہوں گے کھیتیاں آلودہ فضا کی وجہ سے خراب اور روزی میں کمی ہوگی۔

دوسری طرف دنیا والوں نے احزاب، پارٹیاں، کمیٹیاں حکومتیں دیکھی ہیں جو دعویدار تھیں

اور ہیں، کہ اگر حکومت مجھے مل جائے، تو دنیا اور اہل دنیا کی خدمت کریں اور چین وسکون، راحت و آرام اقتصادی حالت کو بہتر بنادیں گے لیکن ہر ایک عملی طور پر ایک دوسرے سے بُرا ہی ثابت ہوتا ہے سوائے فتنہ وفساد، قتل وغارت گری، ویرانی کے کچھ نہیں دیتے۔ کمیونسٹ نے تلاش کی۔ مالوئیزم اپنے راہبروں کی نظر میں معتوب ٹھہرا۔ مغربی ڈیموکراسی نے انسان فریبی کے علاوہ کوئی نعرہ نہیں لگایا۔

آخر میں ایک ایسا دن آئے گا کہ عدل وعدالت ایک قوی خدارسیدہ الٰہی انسان کے ہاتھ میں ہوگی اور ظلم وجور سے مردہ زمین پر عدالت قائم ہوگی وہ اس شعار کے اجرا کرنے میں ((یَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطاً وَ عَدْلاً)) ''زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے'' مصمم ہوں گے۔ جس کے آثار ہر جگہ ظاہر ہوں گے۔(۱)

حضرت، حکومت اس طرح تشکیل دیں گے اور لوگوں کو ایسی تربیت کریں گے کہ ذہنوں سے ستم مٹ چکا ہوگا بلکہ روایات کی تعبیر کے اعتبار سے پھر کوئی کسی پر ظلم نہیں کرے گا حد یہ کہ حیوانات بھی ظلم وتعدی سے باز آجائیں گے گوسفند، بھڑیئے ایک ساتھ بیٹھیں گے۔

ام سلمیٰ کہتی ہیں: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) سماج میں ایسی عدالت قائم کریں گے کہ زندہ افراد آرزو کریں گے، کہ کاش ہمارے مردے زندہ ہوتے اور اس عدالت سے فیضیاب ہوتے''۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) آیہ شریفہ ﴿وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا﴾ (۲)

(۱) مجمع الزوائد، ج ۷، ص ۳۱۵؛ الاذاعہ، ص ۱۱۹؛ حقاق الحق، ج ۱۳، ص ۲۹۲. (۲) سورۂ بقرہ آیت ۲۵۱.

''جان لو کہ خداوند عالم زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد زندہ کرے گا'' کی تفسیر فرماتے ہیں: خداوند عالم زمین کو حضرت قائم کے ذریعہ زندہ کرے گا آنحضرت زمین پر عدالت برپا کریں گے اور اسے عادلانہ انداز سے زندہ کریں گے جب کہ ظلم وجور سے مردہ ہو چکی ہوگی''.(۱)

نیز امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: خدا کی قسم یقینی طور پر حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی عدالت گھروں کے اندر بلکہ کمروں میں نفوذ کر چکی ہوگی جس طرح سردی وگرمی کا اثر ہوتا ہے''.(۲)

ان روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ بعض گروہ کے چاہنے اور مخالفت کے باوجود، عدالت پوری دنیا میں بغیر استثناء قائم ہوگی۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) آیہ شریفہ ﴿اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ...﴾(۳) ''اگر زمین میں ان لوگوں کو حاکم بنا دیں تو وہ نماز قائم کریں گے وغیرہ...'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یہ آیت حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اور ان کے ناصروں کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ خداوند عالم ان کے ذریعہ اپنے دین کو ظاہر کرے گا اس طرح سے کہ ظلم وستم کا خاتمہ اور بدعت کا نشان تک مٹ جائے گا''.(۴)

امام رضا (علیہ السلام) اسی سلسلے میں فرماتے ہیں: ''جب حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)

---

(۱) کمال الدین، ص ۶۶۸؛ المحجہ، ص ۲۱۹؛ نور الثقلین، ج ۵، ص ۲۳۲؛ ینابیع المودۃ، ص ۴۲۹؛ بحار الانوار، ج ۵۱، ص ۵۴.

(۲) نعمانی، غیبۃ، ص ۱۵۹؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۴۴؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۶۲.

(۳) سورۂ حج آیت ۴۱.

(۴) تفسیر صافی، ج ۲، ص ۱۰۷؛ المحجہ، ص ۱۴۳؛ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۳۴۱.

ظہور کریں گے تو معاشرہ میں ایسی میزان عدالت قائم کریں گے جس کے بعد پھر کوئی ظلم نہیں کرے گا۔(۱)

نیز حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''حضرت کسانوں اور لوگوں کے درمیان عادلانہ رویہ اپنائیں گے''۔(۲)

جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں کہ ایک شخص نے امام محمد باقر (علیہ السلام) کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ پانچ سو درہم بابت زکات ہیں اسے لے لیجئے! امام نے کہا: ''اسے تم خود ہی اپنے پاس رکھو اور اپنے پڑوسیوں، بیماروں، ضرورت مند مسلمانوں کو دیدو'' پھر فرمایا: جب ہمارے مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کریں گے تو برابر سے مال تقسیم کریں گے اور عدالت کے ساتھ ان سے رفتار رکھیں گے جو ان کی پیروی کرے گا، گویا اس نے خدا کی پیروی کی ہے اور جو نافرمانی کرے، خدا کا نافرمان شمار ہوگا اسی وجہ سے حضرت کا نام مہدی رکھا گیا ہے کہ پوشیدہ امور و مسائل سے آگاہ ہوتے ہیں۔(۳)

حضرت مہدی کی عدالت زمانے میں اتنی وسیع ہوگی کہ شرعی اولویت کی بھی رعایت ہوگی یعنی جو لوگ واجبات انجام دیتے ہیں، ان پر مستحبات انجام دینے والوں کو، مقدم رکھا جائے گا۔ مثال کے طور پر حضرت قائم کے زمانے میں اسلام اور الٰہی حکومت کا پوری دنیا میں بول بالا ہوگا، تو فطری ہے کہ الٰہی نعروں کی ناقابل وصف شان و شوکت ظاہر ہو۔

حج ابراہیمی شعار الٰہی کا ایک جزء ہے جو حکومت اسلامی کی وسعت سے پھر کوئی حج پر جانے سے مانع و رکاوٹ نہیں ہوگی اور لوگ باڑھ کی مانند کعبہ کی سمت روانہ ہوں گے نتیجہ یہ ہوگا کہ کعبہ کے اردگرد ایک بھیڑ اژدہام ہوگا اور اتنا کہ حج کرنے والوں کے لئے کافی نہ ہوگا پھر امام (علیہ السلام)

....

(۱) کمال الدین، ص۳۷۲؛ کفایۃ الاثر، ص۲۷۰؛ اعلام الوریٰ، ص۴۰۸؛ کشف الغمہ، ج۳، ص۳۱۴؛ فرائد السمطین، ج۲، ص۳۳۶؛ ینابیع المودۃ، ص۴۴۸؛ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۲۱؛ احقاق الحق، ج۱۳، ص۳۶۲۔

(۲) اثبات الہداۃ، ج۳، ص۴۹۶۔ (۳) عقد الدرر، ص۳۹؛ احقاق الحق، ج۱۳، ص۱۸۶۔

حکم دیں گے اولویت ان کو ہے جو واجب ادا کرنے آتے ہیں امام صادق (علیہ السلام) کے بقول یہ سب سے پہلی عدالت کی جلوہ گاہ ہوگی۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''سب سے پہلے حضرت (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی عدالت سے جو چیز آشکار ہوگی وہ یہ کہ حضرت اعلان کریں گے کہ جو لوگ مستحبی حج، مناسک اور حجر اسود کو چومنے اور مستحبی طواف انجام دینے جارہے ہیں وہ واجب حج ادا کرنے والوں کے حوالے کردیں''.(۱)

الف) دلوں پر حکومت

واضح ہے کہ کوئی حکومت مختصر مدت میں دشواریوں پر حاکم ہو اور بے سروسامانی کا خاتمہ اور دلوں سے یاس و ناامیدی کو ختم کرے اور ان دلوں میں امید کی لہر دوڑائے تو یقیناً لوگ اس کی حمایت کریں گے نیز ایسا نظام جو جنگ کی آگ بجھا دے امنیت و آسایش کی راہ ہموار کردے حتی کہ حیوانات اس سے بہرہ مند ہوں یقیناً لوگوں کے دلوں پر حاکم ہوگا نیز لوگ ایسی حکومت کے خواہشمند بھی ہیں اس لحاظ سے روایات میں امام سے لگاؤ اور تمسک کو پسندیدہ انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: تم لوگوں کو مہدی قریشی کی بشارت دیتا ہوں جس کی خلافت سے زمین و آسمان کے رہنے والے راضی ہیں''.(۲)

نیز آنحضرت فرماتے ہیں: ''میری امت کا ایک شخص قیام کرے گا جسے زمین و آسمان والے دوست رکھیں گے''.(۳) صباح کہتا ہے کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے میں

---

(۱) کافی، ج۴، ص۴۲۷؛ من لا یحضرہ الفقیہ، ج۲، ص۵۲۵؛ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۷۴.

(۲) ینابیع المودۃ، ص۴۳۱؛ اثبات الہداۃ، ج۳، ص۵۲۴.

(۳) فردوس الاخبار، ج۴، ص۴۹۶؛ اسعاف الراغبین، ص۱۴۴؛ احقاق الحق، ج۱۹، ص۶۶۳؛ الشیعہ والرجعہ، ج۱، ص۲۱۶.

بزرگ خرد ہونے اور خرد بزرگ ہونے کی تمنا کریں گے"۔(۱) شاید اس لئے چھوٹے ہونے کی آرزو ہو کہ وہ زیادہ دن تک حضرت مہدی کی حکومت میں رہنا چاہتے ہوں اور خرد بڑے ہونے کی آرزو اس لئے کریں گے کہ وہ مکلف ہونا چاہتے ہوں گے تا کہ حضرت ولی عصر (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی الٰہی حکومت کے پروگرام کو اجراء کرنے میں خاص نقش و کردار پیش کرسکیں اور اخروی جزا کے مالک ہوں۔ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت اس درجہ موثر ہوگی کہ مردے زندہ ہونے کی آرزو کریں گے۔

حضرت علی (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں: "میرے فرزندوں میں سے ایک شخص ظہور کرے گا جس کے ظہور اور حکومت کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مردے قبر میں رہنا نہیں چاہیں گے مگر یہ کہ وہی تمام سہولتیں و فوائد انھیں قبر میں حاصل ہوں وہ لوگ ایک دوسرے کے دیدار کو جائیں گے اور حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے قیام کی خوشخبری دیں گے"۔(۲)

کامل الزیارات میں، (۳) "الفرحۃ" خوشی و شادمانی کے معنی میں استعمال ہوا ہے اور لفظ میت کا روایت میں استعمال قابل غور ہے، اس لئے کہ یہ نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ یہ عیش و عشرت عمومی و نوعی ہے اور ارواح کے کسی گروہ سے مخصوص نہیں ہے، اگر اس روایت کو اُن روایات سے ضمیمہ کردیں جو کہتی ہیں: "کافروں کی روح بدترین حالت اور زنجیر و قید خانوں میں زندگی بسر کریں گی" تو اس روایت کے معنی روشن ہوجاتے ہیں، اس لئے کہ امام کے ظہور کے ساتھ ہی انھیں عذاب سے رہائی

(۱) ابن حماد، فتن، ص۹۹؛ الحاوی للفتاوی، ج۲، ص۷۸؛ القول المختصر، ص۲۱؛ متقی ہندی، برہان، ص۸۶؛ ابن طاؤس، ملاحم، ص۷۰۔

(۲) کمال الدین، ج۲، ص۶۵۳؛ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۲۸؛ وافی، ج۲، ص۱۱۲۔ (۳) کامل الزیارات، ص۳۰۔ ممکن ہے کہ صباح سے مراد ابن عبد الرحمان مری ہوں یا محارب تمیمی کوفی یا ان دونوں ... کے علاوہ... سیر اعلام النبلاء، ج۱۴، ص۱۲۔

کا حکم مل جائے گا یا حالت (گشایش و رحمت کہ فرشتوں کی رفتار کے مطابق عذاب نہیں ہے) دگرگون ہو جائے گی ایک مدت کے لئے خواہ کوتاہ کیوں نہ ہو زمین پر الٰہی حکومت کے تشکیل پانے کے احترام میں کافروں، منافقوں کی روح سے شکنجۂ عذاب ختم ہو جائے گا۔

ب) حکومت کا مرکز (پایۂ تخت)

ابو بصیر کہتے ہیں: امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: ''اے ابو محمد! گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ قائم آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اہل و عیال کے ساتھ مسجد سہلہ میں وارد ہوئے ہیں'' میں نے کہا: کیا ان کا گھر مسجد سہلہ ہے؟ امام نے کہا: ''ہاں؛ وہی جگہ جو حضرت ادریس کا ٹھکانا تھی کوئی پیغمبر مبعوث نہیں ہوا، جب تک وہاں اس نے نماز نہیں پڑھی. جو وہاں ٹھہرے ایسا ہی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خیمہ میں ہو۔ کوئی مومن مرد و عورت ایسا نہیں ہے جس کا دل وہاں نہ ہو ہر روز و شب فرشتہ الٰہی اس مسجد میں پناہ لیتے ہیں اور خدا کی عبادت کرتے ہیں اے ابو محمد! اگر میں بھی تمہارے قریب ہوتا تو میں نماز اسی مسجد میں پڑھتا۔

اُس وقت ہمارے قائم قیام کریں گے، اور خداوند عالم اپنے رسول اور ہمارے تمام دشمنوں سے انتقام لے گا''.(۱)

امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے مسجد سہلہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ''وہ ہمارے صاحب (حضرت مہدی) (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کا گھر ہے، جس وقت وہ اپنے تمام خاندان سمیت وہاں قیام پذیر ہوں گے''.(۲)

---

(۱) کافی، ج ۳، ص ۴۹۵؛ کامل الزیارات، ص ۳۰؛ راوندی، قصص الانبیاء، ص ۸۰؛ التہذیب، ج ۶، ص ۳۱؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۸۳؛ وسائل الشیعہ، ج ۳، ص ۵۲۴؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۱۷، ۳۷۶؛ مستدرک الوسائل، ج ۳، ص ۴۱۴.

(۲) کافی، ج ۳، ص ۴۹۵؛ ارشاد، ص ۳۶۲؛ التہذیب، ج ۳، ص ۲۵۲؛ طوسی، غیبۃ، ص ۲۸۲؛ وسائل الشیعہ، ج ۳، ص ۵۳۲؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۱؛ ملاذ الاخیار، ج ۵، ص ۴۷۵.

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو کوفہ کی سمت روانہ ہوں گے اور وہیں قیام پذیر ہوں (۱) گے''. نیز آنحضرت فرماتے ہیں: ''جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کریں گے تو کوفہ کی سمت جائیں گے، تو ہر مومن حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے آس پاس اُس شہر میں مقیم ہونا چاہے گا یا حداقل اس شہر میں آئے گا''.(۲)

حضرت امیر (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں: ''ایک روز آئے گا کہ یہ جگہ (مسجد کوفہ) حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کا مصلیٰ قرار پائے گی''.(۳)

ابوبکر حضرمی کہتے ہیں امام محمد باقر یا امام جعفر صادق (علیہما السلام) سے میں نے کہا: کونسی زمین اللہ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حرم کے بعد زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ تو آپ نے کہا: ''اے ابوبکر! سرزمین کوفہ پاکیزہ جگہ اور اس میں مسجد سہلہ ہے ایسی مسجد ہے جس میں تمام پیغمبروں نے نماز پڑھی ہے یہ وہی جگہ ہے جہاں سے عدالت الٰہی جلوہ گر ہوگی نیز اللہ کے قائم اور تمام قیام کرنے والے وہیں ہوں گے یہ پیغمبروں اور ان کے صالح جانشینوں کی جگہ ہے''.(۴)

محمد بن فضیل کہتا ہے کہ اس وقت تک قیامت برپا نہیں ہوگی جب تک تمام مومنین کوفہ میں جمع نہ ہو جائیں (۵) رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ۹/۱۰/ سال حکومت کریں گے اور لوگوں میں سب سے زیادہ خوش بخت کوفہ کے لوگ ہیں''.(۶)

---

(۱) راوندی، قصص الانبیاء، ص ۸۰؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۴۲۵.

(۲) بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۸۵؛ طوسی، غیبۃ، ص ۲۷۵ تھوڑے سے فرق کے ساتھ.

(۳) روضۃ الواعظین، ج ۲، ص ۳۳۷؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۴۵۴.

(۴) کامل الزیارات، ص ۳۰؛ مستدرک الوسائل، ج ۳، ص ۴۱۶.

(۵) طوسی، غیبۃ، ص ۲۷۳؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۰.

(۶) فضل الکوفۃ، ص ۲۵؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۶۰۹؛ حلیۃ الابرار، ج ۲، ص ۷۱۹؛ اعیان الشیعہ، ج ۲، ص ۵۱.

تمام روایات سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ شہر کوفہ (امام زمانہ) کی کارکردگی و فعالیت نیز فرمانروائی کا مرکز ہوگا۔

ج) حکومت مھدیؑ کے کارگذار۔

فطری ہے کہ جس حکومت کی رہبری حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ) کے ہاتھ میں ہوگی، اس کے عہدیدار و کارگذار بھی امت کے نیک اور صالح افراد ہوں گے اس لحاظ سے، ہم مشاہدہ کرتے ہیں کہ روایات حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ) کی حکومت، پیغمبروں، ان کے جانشینوں، صاحبان تقوا، زمانہ کے نیک افراد، گذشتہ امتوں اور بزرگ اصحاب پیغمبرؐ کے ذریعہ تشکیل کو بیان کرتی ہیں جن میں بعض کا نام درج ذیل ہے۔

حضرت عیسیٰ (علیہ السلام)۔ اصحاب کہف کے سات آدمی، یوشع وصی موسیٰ (علیہ السلام)، مومن آل فرعون، سلمان فارسی، ابو دجانہ انصاری، مالک اشتر نخعی وقبیلۂ ہمدان۔

حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے بارے میں روایات متعدد الفاظ سے یاد کرتی ہیں کبھی وزیر، جانشین، کمانڈر، حکومت کے مسؤل وذمہ دار وغیرہ۔ (۱)

حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ) کے وزیر، راز دار، جانشین ہیں۔ (۲)

...اس وقت حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) آسمان سے اتریں گے تو حضرت کے اموال دریافت کرنے کے مسؤل ہوں گے نیز اصحاب کہف ان کے پیچھے ہوں گے۔ (۳)

---

(۱) ابن طاؤس، ملاحم، ص ۸۳؛ ابن حماد، فتن، ص ۱۶۰.

(۲) غایۃ المرام، ص ۶۹۷؛ حلیۃ الابرار، ج ۲، ص ۶۲۰.

(۳) غایۃ المرام، ص ۶۹۷؛ حلیۃ الابرار، ج ۲، ص ۶۲۰.

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: جب قائم آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیام کریں گے تو ۱۷/افراد کو کعبہ کی پشت سے زندہ کریں گے وہ سترہ/۱۷ افراد یہ ہیں. پانچ قوم موسیٰ (علیہ السلام) سے وہ لوگ جو حق کے ساتھ فیصلہ کرتے ہوئے عادلانہ رفتار رکھیں گے، ۷/آدمی اصحاب کہف سے یوشع وصی موسیٰ (علیہ السلام)۔ مومن آل فرعون، سلمان فارسی، ابودجانہ انصاری، مالک اشتر نخعی۔ (۱)

بعض روایات میں ان کی تعداد ستائیس تک بیان کی گئی ہے نیز قوم موسیٰ (علیہ السلام) سے چودہ کی تعداد مذکور ہے (۲) اور ایک دوسری روایت میں مقداد کا بھی نام مذکور ہے۔ (۳)

حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں "سپاہی حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے

....

(۱) عیاشی، تفسیر، ج ۲، ص ۳۲؛ دلائل الامامہ، ص ۲۴۷؛ مجمع البیان، ج ۴، ص ۴۸۹؛ ارشاد، ص ۳۶۵؛ کشف الغمہ، ج ۳، ص ۲۵۶؛ روضۃ الواعظین، ج ۲، ص ۲۶۶؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۵۰؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۴۶.

(۲) اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۷۳.

(۳) مقداد، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علیؑ کے اصحاب میں ہیں ان کی عظمت شان کے لئے یہی کافی ہے کہ ایک روایت کے مطابق، خداوند عالم نے سات آدمیوں کی وجہ سے کہ ان میں ایک مقداد بھی ہیں، ہمیں روزی دیتا ہے اور تمہاری مدد کرتا اور بارش نازل کرتا ہے اس نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی خلافت وامامت کے موضوع سے بہت ہاتھ پیر مارا اور انتھک کوشش کی ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے بارے میں فرماتے ہیں: (کہ خداوند عالم نے مجھے حکم دیا کہ میں چار شخص کو دوست رکھوں: علی، مقدادؓ، ابوذرؓ اور سلمان فارسی" دوسری روایت میں ہے کہ بہشت مقداد کی مشتاق ہے۔ (معجم رجال الحدیث، ج ۸، ص ۳۱۴).

اس نے دوبارہ ہجرت کی اور مختلف جنگوں میں شرکت کی جنگ بدر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: کہ ہم بنی اسرائیل کی طرح حضرت موسیٰ سے گفتگو نہیں کر رہے ہیں بلکہ ہم کہہ رہے ہیں کہ ہم آپ کے پہلو وہمرکاب دشمن سے لڑیں گے، مقداد حضرت امیر کے شرطۃ الخمیس کا ایک جز تھے۔

مقداد نتیجۃً ۷۰/سال کی عمر میں ۳۳ ھ کو "جرف" نامی سرزمین جو ۳۰/میل مدینہ سے دور ہے سرای جاودانی کی سمت کوچ کر گئے، لوگوں نے بقیع تک آپ کے جنازہ کی تشییع کی اور وہیں سپرد لحد کر دیا۔

آگے آگے ہوں گے اور قبیلۂ (۱) ہمدان کے لوگ آپ کے وزیر ہوں گے۔(۲)

پھر بھی اس سلسلے میں یوں بیان کیا گیا ہے: ''خدا ترس لوگ حضرت مہدی کے ساتھ ہوں گے، ایسے لوگ جنھوں نے آپ کی دعوت پر لبیک کہی ہے وہی لوگ حضرت کی نصرت کریں گے اور آپ کے وزیر اور امور حکومت کو سنبھالیں گے جو کہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے''.(۳)

---

(۱) ہمدان یمن میں ایک بڑا قبیلہ ہے انھوں نے جنگ تبوک کے بعد حضرت رسول خداؐ کی خدمت میں ایک نمایندہ بھیجا اور حضرت نے ۹ھ میں حضرت امیر المومنین کو یمن روانہ کیا تاکہ ان لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں رسول خداؐ کا پیغام پڑھے جانے کے بعد سارے کے سارے مسلمان ہو گئے حضرت علی نے ایک خط میں رسول خداؐ کو ہمدانی طائفہ کے اسلام کا تذکرہ کیا اور اس خط میں ہمدان پر تین بار درود بھیجا، رسول خداؐ خط پڑھنے کے اس خبر کے شکرانہ کے طور پر سجدہ شکر بجالائے حضرت علی نے ان کی مدح میں اس طرح بیان کیا ہے: ''ہمدان والے دیندار اور نیک اخلاق ہیں، ان کا دین، ان کی شجاعت اور دشمن کے مقابل ان کے غلبہ نے انھیں زینت بخشی ہے اگر میں جنت کا دربان ہوا تو ہمدانیوں سے کہوں گا سلامتی کے سے اس میں داخل ہو جاؤ۔

آنحضرت نے معاویہ کی دھمکیوں کے جواب میں قبلیۂ ہمدان کی توانائی وقوت کو اس پر ظاہر کیا اور کہا: ''جب ہم نے موت کو سرخ موت پایا، تو ہمدان طائفہ کو آمادہ کیا، ایک شخص نے حضرت پر اعتراض کیا بہت ممکن تھا کہ لشکر اکٹھا کرنے میں خلل واقع ہو جائے حاضرین واقعہ نے اسے لات گھونسا مار کر اس کی زندگی کا خاتمہ کر دیا اور حضرت نے اس کا دیہ دیا۔

ہمدان کا طائفہ ان تین طائفہ میں ایک تھا جو حضرت کے لشکر کی بھاری اکثریت کو تشکیل دیتا تھا صفین کی ایک جنگ میں داہنا بازو بن کر اپنی بے مثال ثبات قدمی اور پایداری کا مظاہرہ کیا خاص کر ۸۰۰ سو ہمدانی جوانوں نے آخر دم تک استقلال و پایداری دیکھائی اس میں ۱۸۰ افراد شہید اور زخمی ہوئے اور گیارہ کمانڈر شہید، اگر پرچم ان میں سے کسی کے ہاتھ سے زمین پر گر جاتا تھا تو دوسرا ہاتھ میں اٹھالیتا تھا اور اپنے رقیب ''ازد'' اور ''بجیلہ'' سے جنگ کرنے میں ان کے تین ہزار کو مار ڈالا۔

جنگ صفین کی کسی ایک شب کے موقع پر معاویہ نے چار ہزار افراد کے ساتھ حضرت علی کے لشکر پر شب خون کا ارادہ کیا تو ہمدان کا قبیلہ اس ناپاک ارادہ سے آگاہ ہوا تو صبح تک پوری آمادگی کے ساتھ نگہبانی کرتا رہا، ایک دن معاویہ نے اپنے لشکر سمیت اس قبیلہ سے جنگ شروع کر دی، لیکن ان سے قابل دید شکست کے ساتھ میدان جنگ سے فرار کر گیا معاویہ نے ''عک'' نامی قبیلہ کو ان سے جنگ کے لئے روانہ کیا ہمدانیوں نے ان پر اس طرح حملہ کیا کہ معاویہ کو پیچھے ہٹنے کا حکم دینے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہ گیا۔

حضرت علی نے ان سے فرمائش کی کہ سرزمین حمص کے سپاہیوں کو سرکوب کریں ہمدانی لوگ ان پر بھی حملہ ور ہوئے اور دلیرانہ جنگ کے بعد انھیں شکست دیدی اور معاویہ کے خیمے سے پیچھے ہٹا دیا، ہمدان کا گروہ ہمیشہ حضرت کا مطیع و فرمانبردار تھا اور جب نیزہ پر قرآن بلند کرنے سے حضرت علی کے لشکر کے درمیان اختلاف ہوا تو اس قبیلہ کے رئیس نے حضرت سے کہا ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے آپ جو حکم دیں گے ہم اجرا کریں گے۔

(۲) عقد الدرر، ص ۹۷.

(۳) نور الابصار، ص ۱۸۷؛ وافی، ج ۲، ص ۱۱۴؛ نقل از ''فتوحات مکیہ''.

ابن عباس کہتے ہیں: اصحاب کہف حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ناصر و مدد گار ہیں۔(۱)

حلبی کہتے ہیں: تمام اصحاب کہف عرب قبیلہ سے ہیں وہ صرف عربی بولتے ہیں اور وہی لوگ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے وزیر ہیں۔(۲)

مذکورہ بالا روایات سے نتیجہ نکلتا ہے کہ حکومت کی اتنی بڑی ذمہ داری اور وسیع و عریض اسلامی سرزمین کی مدیریت ہر کس و ناکس کو نہیں دی جاسکتی، بلکہ ایسے افراد اس ذمہ داری کو قبول کریں گے کہ جو بارہا کہ آزمائے ہوئے ہوں اور اپنی صلاحیتوں کو مختلف آزمائشوں میں ثابت کر چکے ہیں۔ اسی لئے، دیکھتا ہوں کہ، حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت کے وزراء میں حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) سرفہرست ہیں اسی طرح حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت کے لائق و قابل اہمیت افراد میں سلمان فارسی، ابو دجانہ انصاری، مالک اشتر نخعی ہوں گے یہ لوگ رسول خداؐ اور حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) کے زمانہ میں بھی اپنی استعداد و صلاحیت ظاہر کر چکے ہیں نیز قبیلۂ ہمدان نے تاریخ اسلام میں حضرت علی (علیہ السلام) کے دور میں نمایاں کام انجام دیئے ہیں لہٰذا اس حکومت کے وہ لوگ بھی منصب دار ہوں گے۔

د) حکومت کی مدت

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت کی کتنی مدت تک ہے اس سلسلے میں شیعہ و سنی کی متعدد روایات ہیں۔ بعض روایات ۷ رسال معین کرتی ہیں تو بعض ۹ / ۱۰ اور ۲۰ رسال بیان کرتی ہیں بلکہ بعض روایات ہزار سال تک بیان کرتی ہیں، لیکن جو مسلّم اور قطعی ہے وہ یہ کہ آپ کی حکومت

---

(۱) الدر المنثور، ج ۴، ص ۲۱۵؛ متقی ہندی، برہان، ص ۱۵۰؛ العطر الوردی، ص ۷۰۔

(۲) السیرۃ الحلبیہ، ج ۱، ص ۳۳؛ منتخب الاثر، ص ۴۸۵۔

۷ رسال سے کم نہیں ہے نیز بعض ائمہ (علیہم السلام) سے مروی روایات اسی کی زیادہ تاکید بھی کرتی ہیں۔

شاید یہ کہا جاسکے کہ مدت حکومت ۷ رسال ہے؛ لیکن اس کے سال اس زمانے کے سالوں سے متفاوت ہوں گے جیسا کہ بعض روایات میں ذکر ہوا ہے کہ حضرت مہدی کی حکومت ۷ رسال ہے لیکن ہر سال تمہارے سالوں کے دس سال کے برابر ہے لہٰذا تمہارے اعتبار سے حکومت ۷۰ رسال تک ہوگی''۔(۱)

حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ) سات سال حکومت کریں گے کہ ہر سال تمہارے سال سے دس گنا ہوگا''۔(۲)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: کہ ''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ) ہم سے ہیں اور سات سال تک جملہ امور کی دیکھ بھال کریں گے''۔(۳)

نیز فرماتے ہیں: ''آنحضرت اس امت پر سات سال تک حکومت کریں گے۔''(۴)

اسی طرح آنحضرت فرماتے ہیں: ''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ) کی حکومت سات سال تک ہے، اگر کم ہو ورنہ ۹/ ۱۰رسال تک ہوگی''۔(۵) نیز مذکور ہے: ''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ) ۹ رسال اس دنیا میں حکومت کریں گے''۔(۶)

---

(۱) مفید، ارشاد، ص ۳۶۳؛ طوسی، غیبۃ، ص ۲۸۳؛ روضۃ الواعظین، ج ۲، ص ۲۶۴؛ الصراط المستقیم، ج ۲، ص ۲۴۱؛ الفصول المہمہ، ص ۳۰۲؛ الایقاظ، ص ۲۴۹؛ بحارالانوار، ج ۵۲، ص ۲۹۱؛ نورالثقلین، ج ۴، ص ۱۰۱۔

(۲) عقدالدرر، ص ۲۲۴، ۲۲۸؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۶۲۴۔

(۳) الفصول المہمہ، ص ۳۰۲؛ ابن بطریق، عمدہ، ص ۴۳۵؛ دلائل الامامہ، ص ۲۵۸؛ خنثی، برہان، ص ۹۹؛ مجمع الزوائد، ج ۷، ص ۳۱۴؛ فرائد السمطین، ج ۲، ص ۳۳۰؛ عقدالدرر، ص ۲۰، ۲۳۶؛ شافعی، بیان، ص ۵۰؛ حاکم، مستدرک، ج ۴، ص ۵۵۷؛ کنزل العمال، ج ۱۴، ص ۲۶۴؛ کشف الغمہ، ج ۳، ص ۲۶۲؛ ینابیع المودۃ، ص ۴۳۱؛ غایۃ المرام، ص ۶۹۸؛ بحارالانوار، ج ۵۱، ص ۸۲۔

(۴) عقدالدرر، ص ۲۰؛ بحارالانوار، ج ۵۱، ص ۸۲۔

(۵) ابن طاؤس، ملاحم، ص ۱۴۰؛ کشف الاستار، ج ۴، ص ۱۱۲؛ مجمع الزوائد، ج ۷، ص ۳۱۴۔

(۶) ابن طاؤس، طرائف، ص ۱۷۷۔

جابر بن عبد اللہ انصاریؓ نے امام محمد باقر (علیہ السلام) سے سوال کیا: ''امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) کتنے سال زندگی کریں گے؟ حضرت نے کہا: قیام کے دن سے وفات تک ۱۹/ سال طولانی ہوگی''.(۱)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) ۲۰/سال تک حکومت کریں گے اور زمین سے خزانے برآمد کریں گے، نیز سرزمین شرک کو فتح کریں گے''.(۲)

نیز حضرت فرماتے ہیں: مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) میرے فرزندوں میں ہیں اور ۲۰/سال حکومت کریں گے''.(۳)

اسی طرح روایت میں ہے آنحضرت ۱۰/سال حکومت کریں گے۔(۴)

حضرت علی (علیہ السلام) اس سوال کے جواب میں کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) کتنے سال حکومت کریں گے؟ آپ نے فرمایا: ''۳۰/ یا ۴۰/سال حکومت کریں گے''.(۵)

امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: ''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) ہمارے فرزندوں میں ہیں اور اور ان کی حضرت ابراہیم خلیل کی عمر کے برابر عمر ہوگی ۸۰/سال میں ظہور کریں گے اور چالیس سال حکومت کریں گے''.(۶)

---

(۱) عیاشی، تفسیر، ج ۲، ص ۳۲۶؛ نعمانی، غیبۃ، ص ۳۳۱؛ اختصاص، ص ۲۵۷؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۹۸.

(۲) فردوس الاخبار، ج ۴، ص ۲۲۱؛ العلل المتناہیہ، ج ۲، ص ۸۵۸؛ دلائل الامامہ، ص ۲۳۳؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۹۳؛ بحار الانوار، ج ۵۱، ص ۹۱؛ ملاحظہ ہو: طبرانی، معجم، ج ۸، ص ۱۲۰؛ اسد الغابہ، ج ۴، ص ۳۵۳؛ فرائد السمطین، ج ۲، ص ۳۱۴؛ مجمع الزوائد، ج ۷، ص ۳۱۸؛ لسان المیزان، ج ۴، ص ۳۸۳.

(۳) کشف الغمہ، ج ۳، ص ۲۷۱؛ ابن بطریق، عمدہ، ص ۴۳۹؛ بحار الانوار، ج ۵۱، ص ۱؛ ابن طاؤس، ملاحم، ص ۱۵۴؛ فردوس الاخبار، ج ۴، ص ۹؛ دلائل الامامہ، ص ۲۳۳؛ عقد الدرر، ص ۲۳۹؛ ینابیع المودۃ، ص ۴۳۲.

(۴) نور الابصار، ص ۱۷۰؛ الشیعۃ والرجعۃ، ج ۱، ص ۲۲۵؛ ملاحظہ ہو: فضل الکوفہ، ص ۲۵؛ اعیان الشیعہ، ج ۲، ص ۵۱؛ ینابیع المودۃ، ص ۴۹۲.

(۵) ابن حماد، فتن، ص ۱۰۴؛ کنز العمال، ج ۱۴، ص ۵۹۱.

(۶) اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۷۴.

نیز آنحضرت نے فرمایا: ''۱۹ رسال و کچھ مہینے حکومت کریں گے''.(۱)

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ۳۰۹ ر سال حکومت کریں گے؛ جس طرح اصحاب کہف غار میں اتنی مدت رہے ہیں''.(۲)

مرحوم مجلسیؒ فرماتے ہیں: جو روایات حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت کی تعین کرتی ہیں ان کی درج ذیل توجیہ کی جاسکتی ہے: بعض روایات تمام مدت حکومت پر دلالت کرتی ہیں بعض حکومت کے ثبات و برقراری پر بعض سال اور ایام کے اعتبار سے ہیں جن سے ہم آشنا ہیں۔ بعض احادیث حضرت کے زمانے میں سال و روز پر دلالت کرتی ہیں جو طولانی ہوں گے اور خداوند عالم حقیقی مطلب سے آگاہ ہے۔(۳)

مرحوم آیۃ اللہ طبسیؒ (میرے والد بزرگ) ان روایات کو بیان کرنے کے بعد ۷ ر سال والی روایت کو ترجیح دیتے ہیں؛ لیکن یہ بھی کہتے ہیں کہ اس معنی میں کہ ہر سال ہمارے سالوں کے مطابق دس سال کے برابر ہوگا۔(۴)

....

(۱) نعمانی، غیبۃ، ص ۳۳۱؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۹۸ و ج ۵۳، ص ۳.

(۲) طوسی، غیبۃ، ص ۲۸۳؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۹۰؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۸۴.

(۳) بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۸۰.

(۴) الشیعۃ والرجعۃ، ج ۱، ص ۲۲۵.

دوسری فصل

علم و دانش اور اسلامی تہذیب میں ترقی

جس حکومت کا راہبر حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) جیسا ہو جن پر علم و دانش کے دروازے ان پر کھلے ہیں نہ اس حد تک کہ جیسا پیغمبروں اور اولیاء خدا پر کھلے تھے بلکہ تیرہ گنا سے بھی زیادہ علم و دانش سے بہرہ مند ہوں گے، قطعی طور پر علمی ترقی حیرت انگیز ہوگی اور دنیائے علم و دانش میں خیرہ کر دینے والے تبدیلی واقع ہوگی۔

علم و دانش کا ادراک و شعور امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے دور میں آج کی ترقی سے قابل مقایسہ نہیں ہے نیز لوگ بھی اس ترقی پذیر دانش کا خیر مقدم کریں گے حتی عورتیں جن کا سن ابھی زیادہ گذرا نہیں ہوگا اس طرح کتاب خداوندی و مذہب کے مبانی سے آشنا ہوں گی کہ آسانی سے حکم خدا قرآن سے نکال لیں گی۔

نیز صنعت و ٹکنالوجی کے لحاظ سے بھی حیرت انگیز ترقی ہوگی اگر چہ ان جزئیات کو روایات نے بیان نہیں کیا ہے، ان تمام روایات سے جو اس سلسلے میں بیان ہوئی ہیں حیرت انگیز دگرگونی و تغیر کا پتہ چلتا ہے، جیسے وہ روایات جو بتاتی ہیں ایک شخص مشرق میں ہونے کے باوجود مغرب والے برادر کو دیکھے گا، حضرت تقریر کے وقت تمام دنیا والوں کو دیکھیں گے، حضرت کے چاہنے والے دوری کے باوجود ایک دوسرے سے باتیں کریں گے، اور ایک دوسرے کی بات سنیں گے، تعلیمی لکڑی (چھڑی) اور جوتے کے بند و فیتے انسان سے گفتگو کریں گے. گھر کے اندر موجود چیزیں انسان کو خبر دیں گی، اور

بادل پر سوار ہو کر اس سمت سے اس سمت پرواز کرے گا بہت سارے نمونے ہیں اگرچہ بعض کا اشارہ اعجاز کی طرف ہو لیکن روایات کی جانب توجہ کرنے سے، ان دگرگونی کو دریافت کیا جا سکتا ہے۔

روایات امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے دور میں دنیا کو مہذب و متمدن، طاقتور، علمی اعتبار سے ترقی یافتہ بتاتی ہیں کلی طور پر آج کی صنعتی ترقی اس زمانہ کی ترقی سے کوسوں دور تصور کی جائے گی جس طرح آج کی صنعت اور ٹکنالوجی گذشتہ سے قابل مقایسہ نہیں ہے۔

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اور آج کے دور میں بنیادی فرق یہ ہے کہ آج ہمارے دور میں علم وصنعت کی ترقی معاشرہ انسانی کی اخلاقی وثقافتی گراوٹ پر مبنی ہے جتنا انسان علمی ترقی کرتا جارہا ہے اتنا ہی انسانیت سے دور ہوتا جارہا ہے اور تباہی و بربادی، فتنہ وفساد کی طرف مائل ہے لیکن حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانہ میں بالکل برعکس شرائط ہوں گے باوجودیکہ انسان علم اور ٹکنالوجی کے اعتبار سے بلندی کی طرف جارہا ہے لیکن اخلاقی گراوٹ، کج رفتاری سے ہٹ کر اسے اخلاق کی بلندی وانسانی کمال کی اعلیٰ منزل پر ہونا چاہئے۔

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت میں خداوندی پروگرام کے اجراء سے اتنا انسان کی شخصیت کی تربیت ہوگی کہ گویا وہ لوگ انسانوں کے علاوہ تصور کئے جائیں گے جو سابق میں زندگی گذار چکے ہیں۔ وہ لوگ جو کل تک درہم ودینار کی خاطر اپنے نزدیک ترین شخص کا خون بہاتے تھے، حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے دور حکومت میں مال ودولت ان کی نظر میں اتنی بے قیمت ہو جائے گی کہ ان کا سوال اور مانگنا پستی وگراوٹ کی علامت بن جائے گا۔ اگر کل تک ان کے دلوں میں بغض وحسد، کینہ وکدورت حاکم تھے تو حضرت کے زمانے میں دل ایک دوسرے سے نزدیک ہو جائیں گے گویا دو قالب ایک جان ہو جائیں گے جن لوگوں کے دل سست اور کمزور تھے

اتنے محکم ومضبوط ہوں گے کہ لوہے سے بھی سخت وقوی ہو جائیں گے۔

ہاں آنحضرت کی حکومت عقلوں کے کمال و اخلاقی بلندی، رشد و آگہی کا سبب ہوگی وہ دور کمال و ترقی کا دور ہوگا جو کچھ کل تک ہوا وہ انسانی تنگ نظری کا نتیجہ تھا لیکن حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے الٰہی نظام میں انسان عقل و خرد، اخلاق و کردار، فکر و نظر، آرزو و تمنا کے اعتبار سے اعلی منزل پر فائز ہوگا یہ وہی بڑا وعدہ ہے جو حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے دور حکومت میں پورا ہوگا جسے کسی حکومت نے انسانیت کو ایسا ہدیہ نہیں پیش کیا۔

الف) علم وصنعت کی بہار

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''علم و دانش کے ۲۷؍حروف ہیں اور اب تک جو کچھ پیغمبروں نے پیش کیا ہے وہ دو حرف ہے اور بس۔ لوگ آج دو حرف کے علاوہ (حرفوں سے) آشنا نہیں ہیں جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے، تو باقی ۲۵؍حروف کو پیش کریں گے اور لوگوں کے درمیان رائج و نشر کریں گے نیز ان دو حرفوں کو ضمیمہ کر کے مجموعاً ۲۷؍حروف لوگوں کے درمیان پیش کریں گے''۔(۱)

خرائج میں راوندی کی نقل کے مطابق ''جزا'' صرفا کا بدل ہے (صرفا کی جگہ پر ہے۔)

اس روایت سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ انسان علم و دانش کے لحاظ سے جتنا بھی ترقی کر لے حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانہ میں بارہ گنا بڑھ جائے گا اور معمولی غور و فکر سے معلوم ہو جائے گا کہ انسان حضرت کے زمانہ میں کس درجہ حیرت انگیز اور خیرہ کر دینے والی ترقی کرے گا۔

(۱) خرائج، ج۲،ص۸۴۱؛ مختصر بصائر الدرجات، ص۱۱۷؛ بحار الانوار، ج۵۲،ص۳۲۶۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: علم ودانش کتاب خداوندی وسنت نبوی کے اعتبار سے ہمارے مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے دل میں اس طرح اُگے گا جس طرح گھاس عمدہ کیفیت کے ساتھ اُگتی ہے تم میں سے جو بھی حضرت کا زمانہ درک کرے اوران سے ملاقات کرے، تو ان پر میرا سلام کرے کہ تم پر سلام ہو اے خاندان رحمت ونبوت، علم ودانش کے خزانہ، جانشین رسالت۔(۱)

نیز آنحضرت فرماتے ہیں: ''یہ امر، (ہمہ گیر اسلامی حکومت) اس کی شان میں ہے جو (امامت کے وقت) سن وسال کے اعتبار سے ہم سب سے کم ہوگا لیکن اس کی یاد ہم سب سے زیادہ دلنشین ہوگی. خداوند عالم علم ودانش انھیں عطا کرے گا، اور کبھی انھیں خود پر موکول نہیں کرے گا۔(۲)

آنحضرت دوسری حدیث میں فرماتے ہیں: ''جس امام کے پاس قرآن، علم اور اسلحے ہوں وہ مجھ سے ہے''.(۳)

یہ روایات بشریت کے کمال وترقی کے بارے میں بتاتی ہیں اس لئے کہ ایسا پیشوا سماج کو ترقی وخوش بختی کی راہ پر گامزن کرسکتا ہے جس میں تین چیز پائی جائے: (۱) ایسا قانون الٰہی جو انسانیت کو کمال کی سمت ہدایت وراہنمائی کرے (۲) ایسا علم ودانش جو انسانی زندگی کو رفاہ وعیش کی جہت دے (۳) اور قدرت واسلحے جو بشریت کے کمال وترقی کے لئے سدراہ ورکاوٹ ہیں راستے سے ہٹادے اور حضرت ولی عصر (عجل اللہ تعالی فرجہ) ان چند چیزوں کے مالک ہیں اس بناء پر دنیا میں حکومت کریں گے اور علمی وٹکنالوجی کی ترقی کے علاوہ، اخلاق وانسانی ترقی کی بھی راہ پر گامزن کریں گے۔

....

(۱) کمال الدین، ج۲، ص۶۵۳؛ العدد القویہ، ص۶۵؛ اثبات الہداۃ، ج۳، ص۴۹۱؛ حلیۃ الابرار، ج۳، ص۶۳۹؛ بحار الانوار، ج۵۱، ص۳۶ وج۵۲، ص۳۱۷.

(۲) عقد الدرر، ص۴۲.　　(۳) مثالب النواصب، ج۱، ص۲۲۲.

یہاں پر ہم بعض ان روایات کو بیان کریں گے جو حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے میں علمی و صنعتی ترقی پر دلالت کرتی ہیں۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) حضرت امام عصر (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے میں ارتباط کی کیفیت سے متعلق فرماتے ہیں: ''حضرت کے زمانے میں مشرق میں رہنے والا مومن مغرب میں رہنے والے بھائی کو دیکھے گا اسی طرح مغرب میں رہنے والا مشرقی مومن کو مشاہدہ کرے گا''.(۱)

یہ روایت تصویری ٹیلفون کی اختراع و ایجاد کے باوجود زیادہ قابل فہم و ادراک ہے واضح نہیں ہے کہ یہی روش اس طرح سے دنیا میں رائج ہوگی کہ تمام لوگ اس سے استفادہ کریں گے یا یہ کہ ترقی یافتہ سیسٹم (System) اس کا جاگزیں ہوگا یا ان سب سے بالاتر کوئی دوسرا مطلب ہوگا۔

نیز آنحضرت ایک دوسری روایت میں فرماتے ہیں: ''جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے، تو خداوند عالم ہمارے شیعوں کی قوت سماعت و بصارت میں اضافہ کردے گا؛ اور اتنا کہ حضرت کا قاصد چار فرسخ سے آپ کے شیعوں سے گفتگو کرے گا اور وہ لوگ ان کی باتیں سنیں گے اور حضرت کو دیکھیں گے؛ جب کہ حضرت اپنی جگہ پر قائم و موجود ہوں گے''.(۲)

مفضل بن عمر نے امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے سوال کیا: کس جگہ اور کون سی سرزمین پر حضرت ظہور کریں گے؟

حضرت نے فرمایا: ''کوئی دیکھنے والا نہیں ہے جو حضرت کو ظہور کے وقت دیکھے، لیکن

---

(۱) بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۹۱؛ حق الیقین، ج ۱، ص ۲۲۹؛ بشارۃ الاسلام، ص ۳۴۱.

(۲) کافی، ج ۸، ص ۲۴۰؛ خرائج، ج ۲، ص ۸۴۰؛ مختصر البصائر، ص ۱۱۷؛ الصراط المستقیم، ج ۲، ص ۲۶۲؛ منتخب الانوار المضیۂ، ص ۲۰۰؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۶.

دوسرے لوگ اسے نہ دیکھیں (یعنی ظہور کے وقت سبھی اس کو دیکھیں گے) اگر کوئی اس کے علاوہ مطلب کا اثبات کرے تو اس کی تکذیب کرو"۔(۱)

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "گویا حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زرہ پہنے ہوئے دیکھ رہا ہوں... ہر جگہ کا رہنے والا حضرت کو اس طرح دیکھے گا کہ گویا آپ اس کے ملک و شہر میں ہیں"۔(۲) ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے میں موجودہ وسائل کے علاوہ سے حضرت کو دیکھیں گے اس لئے کہ روایت میں ہے کہ لوگ آنحضرت کو اس طرح دیکھیں گے کہ گویا حضرت ان کے ملک و شہر میں موجود ہیں اس سلسلے میں دو احتمال ہے ۱۔ سہ جانبہ تصویر کے نشر کا سیسٹم اس زمانے میں پوری دنیا میں پھیل چکا ہوگا۔ ترقی یافتہ سیسٹم اس کی جگہ پر ہوگا جس کے ذریعہ حضرت کو دیکھیں گے یا یہ کہ حدیث امام (علیہ السلام) کے اعجاز کی جانب اشارہ کرتی ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس زمانے میں حمل و نقل کی کیفیت کے بارے میں فرماتے ہیں: "ہمارے بعد ایسا گروہ آئے گا جسے طی الارض (یعنی زمین اس کے قدموں تلے سمٹے گی) کی صلاحیت ہوگی اور دنیا کے دروازے ان کے لئے کھل جائیں گے زمین کی مسافت ایک پلک جھپکنے سے پہلے طے ہو جائے گی اس طرح سے کہ اگر کوئی مغرب و مشرق کی سیر کرنا چاہے تو ایک گھنٹہ میں ایسا ممکن ہو جائے گا"۔(۳)

---

(۱) بحار الانوار، ج ۵۳، ص ۶۔

(۲) کامل الزیارات، ص ۱۱۹؛ نعمانی، غیبۃ، ص ۳۰۹؛ کمال الدین، ج ۲، ص ۶۷۱؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۲۵؛ اثبات الھداۃ، ج ۳، ص ۴۹۳؛ نور الثقلین، ج ۱، ص ۳۸۷؛ مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۲۲۵؛ جامع احادیث الشیعہ، ج ۱۲، ص ۳۷۰۔

(۳) فردوس الاخبار، ج ۲، ص ۴۴۹؛ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۳۵۱۔

حضرت کی حکومت اور ظہور کے زمانے میں ذرائع ابلاغ کی ترقی کے بارے میں روایات ہیں ہم یہاں پر صرف دو روایت کے ذکر کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تعلیمی لکڑی (چھڑی)، جوتے، عصا (لاٹھی) خبر دینے لگیں کہ ہمارے گھر سے نکلنے کے بعد گھر والوں نے کیا کیا''.(۱)

امام محمد باقر (علیہ السلام) حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) کے زمانے میں اخبار و اطلاعات سے متعلق فرماتے ہیں: ''حضرت کو مہدی اس لئے کہتے ہیں کہ پوشیدہ امور کو جان لیں گے تو پھر انھیں ایسی جگہ بھیجیں گے جہاں لوگ مجرم و گناہ گار کو قتل کرتے ہیں۔

حضرت کی اطلاع لوگوں کے بنسبت اتنی ہوگی کہ گھر میں بات کرنے والا ڈرے گا کہ کہیں گھر کی دیوار حضرت سے کہہ نہ دے اور اس کے خلاف گواہی نہ دیدے''.(۲)

یہ روایت ممکن ہے کہ حضرت کے زمانے میں متحیر و چکا چوند کر دینے والی اطلاعات کی جانب اشارہ ہو البتہ عالمی حکومت کے لئے ضروری ہے کہ تشکیلات اور مخفی خبر دینے والے سسٹم بھی ہوں ممکن ہے کہ مراد وہی ظاہری عبارت ہو یعنی گھر کی دیواریں خبر دیدیں۔

ب) اسلامی تہذیب کا رواج

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) کی حکومت میں لوگ بے سابقہ اسلام کی طرف مائل ہوں گے، نیز اضطراب، گھٹن، دینداروں کے کچلنے اور مظاہر اسلامی پر پابندی لگانے دور ختم ہو چکا ہوگا

---

(۱) احمد، مسند، ج ۳، ص ۸۹؛ فردوس الاخبار، ج ۵، ص ۹۸؛ جامع الاصول، ج ۱۱، ص ۸۱.

(۲) نعمانی، غیبۃ، ص ۳۱۹؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۶۵.

ہر جگہ اسلام کا راگ بج رہا ہوگا اور مذہبی آثار جلوہ فگن ہوں گے بعض روایات کی تعبیر کے مطابق اسلام ہر گھر، خیمے، و محل میں پہنچ چکا ہوگا جس طرح سردی و گرمی نفوذ کرتی ہے اس لئے کہ سردی و گرمی کا نفوذ اختیاری نہیں ہے ہر چند اس سے بچاؤ کیا جائے پھر بھی نفوذ کر کے اپنا اثر دیکھا ہی دیتی ہے اسلام اس زمانے میں بعض لوگوں کی مخالفت کے باوجود شہر، دیہات، دشت و صحرا بلکہ دنیا کے چپہ چپہ میں نفوذ کر کے سب کو اپنے زیر اثر لے لے گا۔

ایسے ماحول میں فطری طور پر مذہبی شعار و مظاہر اسلامی سے لوگوں کی دلچسپی، بے سابقہ ہوگی لوگوں کا قرآنی تعلیمات، نماز جماعت اور نماز جمعہ میں شریک ہونا قابل دید ہوگا نیز موجودہ مساجد یا جو بعد میں بنائی جائیں گی، لوگوں کی ضرورتیں برطرف نہیں کر پائیں گی جو روایت میں ہے وہ یہ کہ ایک مسجد میں بارہ ۱۲ دفعہ نماز جماعت ہوگی یہ خود ہی مظاہر اسلامی کے حد درجہ قبول کرنے کی واضح و آشکار دلیل ہے، یہ مطلب قابل توجہ ہے جب امام (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور کے دور والی روایت کو دیکھیں کیوں کہ دنیا قتل و کشتار سے کم ہو جائے گی۔

ان حالات میں ادارے، وزارتخانوں جن کی ذمہ داری دینی اور مذہبی ہے کا بڑا کردار ہے اور آبادی کے لحاظ سے مسجدیں بنائی جائیں گی حتی بعض ایسی جگہ پر بھی مسجد بنانا لازم ہوگا جہاں پانچ سو دروازے ہوں گے یا روایت میں ہے کہ اس زمانے میں سب سے چھوٹی مسجد آج کی مسجد کوفہ ہے جب کہ یہ مسجد آج دنیا کی سب سے بڑی مسجد ہے۔

یہاں پر قرآن کی تعلیم، معارف دینی، مساجد، رشد معنوی و اخلاق کریمانہ روایت کی نظر میں دوران حکومت حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) بیان کریں گے۔

۱۔ اسلامی معارف و قرآن کی تعلیم

امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: گ ''ویا ہم اپنے شیعوں کو مسجد کوفہ میں اکٹھا دیکھ

رہے ہیں کہ وہ (چادریں بچھا کر) چادروں پر لوگوں کو قرآن کی تنزیل کے اعتبار سے تعلیم دے رہے ہیں"۔(۱)

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "گویا میں علی کے شیعوں کو دیکھ رہا ہوں کہ قرآن ہاتھ میں لئے لوگوں کو تعلیم دے رہے ہیں"۔(۲)

اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں: میں نے حضرت علی (علیہ السلام) کو کہتے ہوئے سنا: "گویا غیر عرب (عجم) کو دیکھ رہا ہوں کہ مسجد کوفہ میں اپنی چادریں بچھائے تنزیل کے اعتبار سے لوگوں کو تعلیم دے رہے (۳) ہیں"۔ یہ روایت تعلیم دینے والوں کا نقشہ کھینچ رہی ہے کہ وہ سب عجم (غیر عرب) ہوں گے، ولغت داں حضرات کے مطابق یہاں عجم سے مراد اہل فارس وایرانی ہیں۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے میں تمہیں اتنی حکمت وفہم وفراست عطا ہوگی کہ ایک عورت اپنے گھر میں کتاب خدا وسنت پیغمبر کے مطابق فیصلہ کرے گی"۔(۴)

۲۔تعمیر مساجد

حبہ عرنی کہتے ہیں کہ جب امیر المؤمنین (علیہ السلام) سرزمین "حیرہ" (۵) کی طرف روانہ ہوئے تو کہا: "...یقیناً حیرہ شہر میں ایک مسجد بنائی جائے گی جس میں پانچ سو در ہوں گے اور بارہ ۱۲ رعادل امام جماعت اس میں نماز پڑھائیں گے میں نے کہا: یا امیر المؤمنین! (علیہ السلام)

---

(۱) نعمانی، غیبۃ، ص۳۱۹؛ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۶۵۔

(۲) نعمانی، غیبۃ، ص۳۱۸؛ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۶۴۔

(۳) نعمانی، غیبۃ، ص۳۱۸؛ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۶۴۔

(۴) الارشاد، ص۳۶۵؛ کشف الغمہ، ج۳، ص۲۶۵؛ نور الثقلین، ج۵، ص۲۴۷؛ روضۃ الواعظین، ج۲، ص۲۶۵۔

(۵) مجمع البحرین، ج۶، ص۱۱۱۔

جس طرح آپ بیان کر رہے ہیں کیا مسجد کوفہ میں لوگوں کی اتنی گنجائش ہوگی؟ تو آپ نے کہا: وہاں چار مسجد بنائی جائے گی کہ موجودہ مسجد کوفہ ان سب سے چھوٹی ہوگی اور یہ مسجد (مسجد حیرہ جو پانچ سو در والی ہے) اور دو ایسی مسجدیں کہ شہر کوفہ کے دو طرف میں واقع ہوں گی بنائی جائیں گی اس وقت حضرت نے بصرہ اور مغرب والوں کے دریا کی طرف اشارہ کیا''.(۱)

نیز آنحضرت فرماتے ہیں: ''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اپنی تحریک جاری رکھیں گے تا کہ قسطنطنیہ یا اس سے نزدیک مسجدیں بنادی جائیں''.(۲)

مفضل کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: ''حضرت قائم (عجل اللہ فرجہ) قیام کے وقت شہر کوفہ سے باہر ایک ہزار در کی مسجد بنائیں گے''.(۳)

شاید (ظهر الكوفه) سے مراد روایت میں شہر نجف اشرف ہو، چونکہ دانشمندوں نے شہر نجف کو ظہر الکوفہ سے تعبیر کیا ہے۔ جناب طوسیؒ کی صریح یا ظاہر روایت جو امام محمد باقرؑ سے منقول ہے ایسا ہی ہے۔(۴)

۳. اخلاق و معنویت میں رشد اور ترقی

امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: لوگ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے میں عبادت و دین کی طرف مائل ہوں گے اور نماز جماعت سے پڑھیں گے''.(۵)

---

(۱) بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۵۲.

(۲) حیرہ کوفہ سے ایک فرسخ کے فاصلہ پر ایک شہر تھا ساسانیوں کے زمانے میں ملوک لخمی وہاں حکومت کرتا تھا وہ لوگ ایران کی سرپرستی میں تھے لیکن خسرو پرویز نے ۶۰۲ء میں اس سلسلے کو توڑ ڈالا اور وہاں حاکم معین کیا اور حیرہ مسلمانوں کے ہاتھوں میں آنے کے بعد بنای کوفہ کی علت سے زوال پذیر ہوا اور دسیوں صدی م سے اور چوتھی صدی ہجری سے قبل کلی طور پر نابود ہوگیا. معین، ج ۵، ص ۴۷۰.

(۳) التہذیب، ج ۳، ص ۲۵۳؛ کافی، ج ۴، ص ۴۲۷؛ من لا یحضرہ الفقیہ، ج ۲، ص ۵۲۵؛ وسائل الشیعہ، ج ۹، ص ۴۱۲؛ مرآۃ العقول، ج ۱۸، ص ۵۸؛ ملاذ الاخیار، ج ۵، ص ۴۷۸؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۷۵.

(۴) غیبت طوسی، ص ۴۶۹، اثبات الھداۃ: ۳، ص ۵۱۵؛ بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۳۳۰.

(۵) احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۳۱۲؛

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''کوفہ کے گھر کربلا و حیرہ سے متصل ہو جائیں گے اس طرح سے کہ ایک نماز گذار نماز جمعہ میں شرکت کے لئے تیز رفتار سواری پر سوار ہوگا، لیکن وہاں تک نہیں پہنچ سکے گا''.(۱)

شاید یہ کنایہ آبادی کی زیادتی اور لوگوں کے اژدہام کی جانب ہو جو نماز جمعہ میں شرکت سے مانع ہو اور جو یہ کہا گیا ہے کہ تمام نماز گذار یکجا ہو جائیں گے اور ایک نماز جمعہ ہوگی شاید اس کی وجہ تین شہروں کا ایک ہو جانا ہو، اس لئے کہ شرعی لحاظ سے ایک شہر میں ایک ہی نماز جمعہ ہو سکتی ہے۔

فیض کاشانی نے ابن عربی کی بات نقل کی ہے جس کے بارے میں احتمال ہے کہ شاید کسی معصوم سے ہو: ''حضرت قائم کے قیام کے وقت ایک شخص اپنی رات نادانی، بزدلی کنجوسی میں گذارے گا لیکن صبح ہوتے ہی سب سے زیادہ عاقل، شجاع، جوادانسان ہو جائے گا اور کامیابی حضرت کے آگے آگے قدم چومے گی''.(۲)

حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''حضرت قائم کے قیام کے وقت لوگوں کے دلوں سے کینے ختم ہو جائیں گے''.(۳)

نیز پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سلسلے میں فرماتے ہیں: ''اس زمانے میں کینے اور دشمنی دلوں سے ختم ہو جائے گی''.(۴)

شیعوں کے دوسرے پیشوا اخلاقی فساد و انحراف کے بارے میں فرماتے ہیں: ''خداوند عالم

(۱) الارشاد، ص۳۶۲؛ طوسی، غیبہ، ص۲۹۵؛ اثبات الہداۃ، ج۳، ص۵۳۷؛ وافی، ج۲، ص۱۱۲؛ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۳۰، ۳۳۷.

(۲) عقد الدرر، ص۱۵۹.

(۳) طوسی، غیبہ، ص۲۹۵؛ اثبات الہداۃ، ج۳، ص۵۳۷؛ وافی، ج۲، ص۱۱۲؛ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۳۰، ۳۳۷.

(۴) وافی، ج۲، ص۱۱۳، بہ نقل از فتوحات مکیہ.

آخر زمانہ میں ایک شخص کو مبعوث کرے گا کہ کوئی فاسد و منحرف نہیں رہ جائے گا مگر یہ کہ اس کی اصلاح ہو جائے"۔(۱) حضرت کے زمانہ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ حرص وطمع لوگوں کے درمیان سے ختم ہو جائیں گی اور بے نیازی پیدا ہو جائے گی۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "جس وقت حضرت قائم قیام کریں گے، تو خداوند عالم لوگوں کے دلوں کو غنی و بے نیازی سے بھر دے گا، اس درجہ کہ حضرت اعلان کریں گے جسے مال و دولت چاہیئے وہ میرے پاس آئے لیکن کوئی آگے نہیں بڑھے گا"۔(۲)

اس روایت میں، قابل غور و توجہ نکتہ یہ ہے کہ اس حدیث میں لفظ "عباد" کا استعمال ہوا ہے؛ یعنی روحی دگرگونی و تغیر کسی گروہ سے مخصوص نہیں ہے بلکہ یہ اندرونی تغیر و تبدیلی تمام انسانوں کے لئے ہے۔

اسی میں آنحضرت فرماتے ہیں: "تم کو مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی خوشخبری دے رہا ہوں، جو لوگوں کے درمیان مبعوث ہوں گے، جب کہ لوگ آپسی کشمکش اور اختلاف و تزلزل میں مبتلا ہوں گے پھر اس وقت زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے، جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھری ہوگی نیز زمین و آسمان کے ساکن اس سے راضی و خوشنود ہوں گے۔

خداوند عالم امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل بے نیازی سے بھر دے گا اس طرح سے کہ منادی ندا دے گا جسے بھی مال کی ضرورت ہے آجائے (تا کہ اس کی ضرورت برطرف ہو) لیکن ایک شخص کے علاوہ کوئی نہیں آئے گا اس وقت حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کہیں گے: "خزانہ دار کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ مہدی نے حکم دیا ہے کہ مجھے مال و ثروت دیدو" خزانہ دار کہے گا: دونوں ہاتھوں سے پیسہ جمع کرو وہ بھی پیسے اپنے دامن میں بھرے گا؛ لیکن ابھی وہاں سے باہر نہیں نکلے گا کہ پشیمان

---

(۱) خصال، ج ۲، ص ۴۵۲، ح ۱۰۵۱.

(۲) عبد الرزاق، مصنف، ج ۱۱، ص ۳۰۲؛ ابن حماد، فتن، ص ۱۶۲؛ ابن طاؤس، ملاحم، ص ۱۵۲.

ہوگا اور خود سے کہے گا کیا ہوا کہ میں محمد کی امت کا سب سے لالچی انسان ٹھہرا! کیا جو سب کی بے نیازی وغنا کا باعث بنا ہے وہ ہمیں بے نیاز کرنے سے ناتواں ہے پھر اس وقت واپس آ کر تمام مال لوٹا دے گا؛ لیکن خزانہ دار قبول نہیں کرے گا اور کہے گا ہم جو چیز دیدیتے ہیں وہ واپس نہیں لیتے۔(۱) روایت میں (یملاء قلوب امة محمد) کا جملہ استعمال ہوا ہے تو شایان غور و وقت ہے اس لئے کہ غناء و بے نیازی کا ذکر نہیں ہے بلکہ روح کی بے نیازی مذکور ہے ممکن ہے کہ ایک انسان فقیر ہو لیکن اس کی روح بے نیاز و مطمئن ہوگی اس روایت میں (یملأ قلوب امة محمد) کے جملے کا استعمال یہ بتاتا ہے کہ ان کے دل بے نیاز و مطمئن ہیں اس کے علاوہ مالی اعتبار سے بھی بہتر حالت ہوگی۔

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے میں اخلاق کمال، قلبی قوت، عقلی رشد و اضافہ کے بارے میں چند روایت کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہیں۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''جب قائم (علیہ السلام) قیام کریں گے، تو اپنا ہاتھ بندگان خدا کے سروں پر پھیریں گے ان کی عقلوں کو جمع کریں گے (رشد عطا کریں گے اور ایک مرکز پر لگا دیں گے) ان کے اخلاق کو کامل کریں گے''۔(۲)

بحار الانوار میں (احلامھم) کا استعمال ہوا ہے یعنی ان کی آرزؤں کو پورا کریں گے۔(۳)

امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) جب اسلامی قوانین کو بطور کامل اجراء کریں گے تو لوگوں کی رشد فکری میں اضافہ کا باعث ہوگا نیز رسول خدا ﷺ کا ہدف کہ آپ کہتے تھے: ''میں لوگوں کے اخلاق کامل کرنے کے لئے مبعوث ہوا ہوں'' محقق ہوگا۔ (عملی ہو جائے گا)

رسول خدا ﷺ حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیہا) سے فرماتے ہیں: ''خداوند عالم ان

---

(۱) معجم الرحمن، ج ۲، ص ۴۲؛ اثبات الہداة، ج ۳، ص ۵۲۴ نقل از: امیر المومنین علیہ السلام۔

(۲) ابن طاؤس، ملاحم، ص ۱۷؛ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۱۸۶؛ الشیعہ والرجعہ، ج ۱، ص ۲۷۔

(۳) احمد، مسند، ج ۳، ص ۳۷، ۵۲؛ جامع احادیث الشیعہ، ج ۲، ص ۳۴؛ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۱۴۶۔

دونوں (حسن و حسین علیہما السلام) کی نسل سے ایک شخص کو مبعوث کرے گا جو گمراہی کے قلعوں کو فتح اور سیاہ دل، کور باطن، مردہ ضمیروں کو تسخیر کرے گا۔'' (۱)

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: امیر المؤمنین (علیہ السلام) نے فرمایا: ''ایک شخص میرے فرزندوں میں ظہور کرے گا اور اپنے ہاتھ بندگان خدا کے سر پر رکھے گا اس وقت ہر مومن کا دل لوہے سے زیادہ مضبوط اور سندان (جس پر لوہار لوہا کوٹتے ہیں) سے زیادہ محکم تر ہو جائے گا اور ہر شخص چالیس مرد کی قوت کا مالک ہوگا''. (۲)

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے دور حکومت کے افراد دنیا کے فریب کا یقین کرتے ہوئے تمام مصیبتوں و گناہوں کو جان لیں گے نیز تقویٰ و ایمان کے لحاظ سے ایسے ہو جائیں گے کہ پھر دنیا انھیں فریب نہیں دے پائے گی۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''زمین اپنے سینے میں محفوظ بہتر سے بہتر چیزوں کو باہر نکال دے گی جیسے سونے چاندی کے ٹکڑے، اس وقت قاتل آئے گا اور کہے گا ہم نے ان چیزوں کے لئے قتل کیا ہے جس نے قطع رحم کیا ہے کہے گا یہ قطع رحم کا باعث ہوا ہے چور کہے گا اس کے لئے میرا ہاتھ قطع ہوا ہے پھر سب سونے کو پھینک دیں گے اور کوئی بھی اس سے کچھ نہیں لے گا''. (۳)

زید زراء کہتے ہیں میں نے امام صادق (علیہ السلام) سے عرض کی: مجھے خوف ہے کہ کہیں میں مومنین میں نہ رہوں آپ نے کہا: ''کیوں؟''. میں نے کہا: چونکہ میں اپنے درمیان، کوئی ایسا شخص نہیں پا رہا ہوں جو درہم و دینار پر اپنے دینی بھائی کو مقدم کرے بلکہ دیکھ رہا ہوں کہ درہم و

....

(۱) کافی، ج۱، ص۱۵؛ خرائج، ج۲، ص۸۴۰؛ کمال الدین، ج۲، ص۶۷۵.

(۲) بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۳۶.

(۳) عقد الدرر، ص۱۵۲؛ حقاق الحق، ج۱۳، ص۱۱۹؛ اثبات الہداۃ، ج۳، ص۴۴۸، ۴۹۵.

دینار ہمارے نزدیک اُن برادر دینی وایمانی پر اہمیت رکھتے ہیں جو امیر المؤمنین (علیہ السلام) کی ولایت ودوستی کا دم بھرتے ہیں۔

حضرت نے کہا: "نہیں، تم ایسے نہیں ہو بلکہ تم مومن ہو؛ لیکن تمہارا ایمان ہمارے قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور سے قبل کامل نہیں ہوگا اس وقت خداوند عالم تمہیں بردباری، وصبر عطا کرے گا پھر اس وقت کامل مومن بن جاؤ گے"۔(۱)

(۱) کمال الدین، ج ۲، ص ۶۵۳؛ دلائل الامامہ، ص ۲۴۳؛ کامل الزیارات، ص ۱۱۹۔

تیسری فصل

امنیت

جب حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور سے پہلے نا امنیت و غیر سالمیت کا ماحول پوری دنیا پر محیط ہوگا تو حضرت کا سب سے بنیادی کام معاشرہ میں امن وسکون پیدا کرنا ہے، حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت میں دقیق پروگرام جو بنائے جائیں گے کوتاہ مدت میں امنیت، سماج میں قائم ہو جائے گی اور لوگ پرسکون انداز سے دنیا میں زندگی بسر کریں گے ایسی امنیت قائم ہوگی کہ انسان نے کسی زمانے میں نہیں دیکھا ہوگا۔

راستے اس طرح پرامن ہو جائیں گے کہ جوان عورتیں بغیر کسی محرم کو ہمراہ لئے ہوئے سفر کریں گی اور ہر طرح کی چھیڑ چھاڑ اور سوٴ استفادہ سے محفوظ رہیں گی۔

لوگ بھرپور قضاوت کے ساتھ امنیت میں زندگی بسر کریں گے اس طرح سے کہ کسی کا معمولی حق کبھی پایمال نہیں ہوگا قوانین و پروگرام اس طرح اجراء ہوں گے کہ لوگ مالی و جانی اعتبار سے مکمل امنیت میں ہوں گے چوری سماج سے ختم ہو جائے گی اور اس درجہ کے اگر کوئی جیب میں ہاتھ ڈالے گا تو چوری کا تصور نہیں ہوگا بلکہ اس کی توجیہ ہو جائے گی۔

ایسی امنیت وسالمیت ہوگی کہ اس کے دائرے میں حیوانات و جاندار بھی آجائیں گے اور گوسفند و بھیڑیے ایک جگہ زندگی گذاریں گے نیز بچے بچھو اور ڈسنے والے جانوروں سے کھیلیں گے

اورانھیں کوئی گزند بھی نہیں پہنچے گا۔

الف) عمومی امنیت

رسول خدا اس سلسلے میں فرماتے ہیں: ''جب عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) آسمان سے زمین پر آئیں گے تو دجال کو قتل کریں گے ...، چرواہے اپنی گوسفندوں سے کہیں گے چرنے کے لئے فلاں جگہ جاؤ اور اس وقت لوٹ آؤ، گوسفند کے گلے دو کھیتوں کے درمیان ہوں گے مگر اس کے ایک خوشے سے تجاوز نہیں کریں گے نیز اس کی ایک شاخ بھی اپنے پیروں سے نہیں روندیں گے۔(۱)

رسول خدا فرماتے ہیں: ''زمین کو عدل وانصاف سے بھردے گا تا کہ لوگ اپنی فطرت کی جانب بازگشت کریں نہ کوئی ناحق خون بہے گا اور نہ ہی کسی سوئے ہوئے کو جگایا جائے گا''۔(۲)

ابن عباس حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے زمانے میں امنیت کے محیط ہونے کے بارے میں کہتے ہیں کہ حتی اس زمانے میں بھیڑیا گوسفند پر حملہ نہیں کرے گا نیز شیر، گائے کو نہیں کھائے گا سانپ انسان کو کوئی گزند نہیں پہنچائے گا، چوہا ذخیرہ نہیں کھائے گا نہ ہی اسے برباد کرے گا۔(۳)

امیر المومنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''جب قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ہمارے قیام کریں گے تو آسمان سے پانی برسے گا، درندے و چوپائے ایک دوسرے صلح وآشتی کے ساتھ داخل ہوں گے نیز انسانوں سے انھیں کوئی سروکار نہ ہوگا اور اتنا امن وسکون ہوگا کہ ایک عورت عراق سے شام چلی

....

(۱) ابن طاؤس، ملاحم، ص ۹۷۔

(۲) ابن حماد، فتن، ص ۹۹؛ متقی ہندی، برہان، ص ۸۷؛ ابن طاؤس، ملاحم، ص ۷۰؛ ملاحظہ ہو: عقد الدرر، ص ۱۵۶، القول المختصر، ص ۱۹؛ سفارینی، لوائح، ج ۲، ص ۱۲؛ طوسی، غیبۃ، ص ۲۷۴؛ خرائج، ج ۳، ص ۱۴۹؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۱۴؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۹۰۔

(۳) بحار الانوار، ج ۱، ص ۶۱؛ بیہقی، سنن، ج ۹، ص ۱۸۰۔

جائے گی نہ کوئی درندہ اسے پریشان کرے گا اور نہ ہی وہ کسی درندہ سے خوفزدہ ہوگی''.(۱)

نیز آنحضرت فرماتے ہیں: ''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کا لشکر (کانے دجال کی فوج) کو نیست و نابود کرے گا زمین اس کے منحوس وجود سے پاک ہو جائے گی پھر حضرت شرق و غرب عالم کی فرمانروائی کریں گے اور جابلقا سے جابرسا تک کو فتح کریں گے بلکہ تمام شہروں پر محیط حکومت ہوگی اور آپ کی حکومت کو استقرار و دوام ملے گا''.(۲)

آنحضرت لوگوں کے ساتھ عادلانہ رفتار رکھیں گے حد یہ ہوگی کہ گوسفند بھیڑیے کے نزدیک چرنے میں مشغول ہوگی اور بچے بچھو سے کھیلیں گے بغیر اس کے کہ انھیں کوئی گزند پہنچے برائیاں ختم اور نیکیاں باقی رہیں گی ایک روایت میں آیا ہے کہ ''حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی آمد سے پہلے قیامت برپا نہیں ہوگی (گرگ) بھیڑیا گوسفند کے گلہ میں گلہ کے کتے کے مانند ہوگا شیر اونٹ کے گلے میں اونٹ کے بچے یا اس کے جوڑے کے مانند ہوگا''.(۳)

حذیفہ کہتے ہیں کہ میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا: ''حضرت قائمؑ کے ظہور کے وقت پرندے اپنے آشیانے و مچھلیاں دریا میں تخم گذاری کریں گی''.(۴)

شاید اس سے مراد یہ ہو کہ وہ امنیت کا احساس کریں گی اور بغیر دغدغا اپنے آشیانہ و ٹھکانہ پر تخم گذاری کریں گی۔ ابوامامہ باہلی کہتے ہیں کہ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے لئے خطبہ دیا اور اس کے آخر میں کہا اُس زمانے میں لوگوں کا پیشوا ایک نیک و صالح انسان ہے... اس زمانے

---

(۱) صدوق، خصال، باب ۴۰۰، ص ۲۵۵؛ الامامۃ والتبصرہ، ص ۱۳۱؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۴۹۴؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۱۶.

(۲) ینابیع المودۃ، ص ۴۲۲؛ المحجہ، ص ۴۲۵؛ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۳۶۱.

(۳) عبدالرزاق، مصنف، ج ۱۱، ص ۴۰۱؛ ملاحظہ ہو: احمد، مسند، ج ۲، ص ۴۳۷، ۴۳۸؛ ابن حماد، فتن، ص ۱۶۲.

(۴) اختصاص، ص ۲۰۸؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۰۴.

میں بھیڑ، گائے پر ظلم نہیں ہوگا، دلوں سے کینے ختم ہو جائیں گے جانوروں کے منھ سے لگام ہٹالی جائے گی (اور حیوانات دوسرے کے حقوق سے تجاوز نہیں کریں گے چہ جائیکہ انسان ایک دوسرے کے حقوق سے تجاوز کریں) بچہ درندہ کے منھ میں اپنا ہاتھ ڈال دے گا لیکن حیوان اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا، حیوان کا بچہ شیر اور درندوں کے سامنے ڈال دیا جائے گا لیکن اسے کوئی گزند نہیں پہنچے گا شیر اونٹ کی قطار میں اور بھیڑیا، گوسفند کے گلہ میں حفاظتی کتے کی طرح ہوگا"۔(۱)

شاید یہ روایت بھرپور امنیت اور اطمینان بخش فضا کی حکایت کر رہی ہو۔

نیز آنحضرت فرماتے ہیں: "جب حضرت عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) آسمان سے زمین پر آئیں گے اور دجال کو قتل کریں گے تو سانپ، بچھو ظاہر ہوں گے لیکن کسی کو نقصان نہیں پہنچائیں گے"۔(۲)

اس حدیث سے حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے زمانے میں جانی و مالی حفاظت کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے؛ اس لئے کہ چرواہا جو اپنے چوپایوں کو جنگل میں بھیجے گا تو انسانوں اور درندوں کی تعدی سے آسودہ خاطر و مطمئن ہوگا جو انسان سفر کر رہا ہو یا موذی جانوروں کے درمیان زندگی گذارتا ہو ان کی ایذا رسانی سے محفوظ رہے گا، اس طرح سے کہ گویا احترام کا قانون دوسرے کے حق میں حتی کہ حیوانات کے درمیان میں مورد قبول ہوگا سب ہی اس کے سامنے سراپا تسلیم و مطیع ہوں گے شاید کچھ امنیت اس وجہ سے ہو کہ اس زمانہ میں نعمت الٰہی وافر ہوگی اور جب تمام جاندار اس سے فیضیاب ہوں گے تو امنیت کا احساس کرتے ہوئے کوئی کسی کو ایذا نہیں پہنچائے گا۔

حضرت امام عصر (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے زمانے میں امنیت کا دور دورہ اس طرح

---

(۱) طیالسی، مسند، ج ۱۰، ص ۳۳۵؛ ابن طاؤس، ملاحم، ص ۱۵۲۔

(۲) ابن طاؤس، ملاحم، ص ۹۷۔

سے ہوگا کہ اگر کوئی سوئے گا تو اس اطمینان سے کہ کوئی اس کی نیند میں خلل انداز نہیں ہوگا اور کوئی اسے بیدار نہیں کرے گا۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سلسلے میں فرماتے ہیں: ''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی امت آنحضرت سے پناہ حاصل کرے گی، جس طرح شہد کی مکھیاں اپنی شہزادی کے پاس پناہ لیتی ہیں. آنحضرت زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے؛ جیسا کہ اس سے پہلے ظلم وجور سے پُر ہوگی؛ اس حد تک کہ لوگ اپنی اصلی فطرت کی جانب لوٹ آئیں گے سوئے ہوئے انسان کو کوئی بیدار نہیں کرے گا اور نہ ہی کسی کا ناحق خون بہے گا''.(۱)

ب) راستے کی امنیت

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے دوران حکومت راستوں کی سالمیت وامنیت سے متعلق بہت ساری روایتیں ہیں مگر یہاں ہم چند روایت کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہیں۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانہ میں عورت ظلم وستم، ناانصافی سے بے خوف وخطر ہوکر شب کو سفر کرے گی''.(۲)

نیز آنحضرت فرماتے ہیں: ''یقیناً خداوند عالم اس امر (اپنے دین) کو تمام کرکے رہے گا اس طرح سے کہ شخص رات کو صنعا سے حضر موت تک مسافرت کرے گا تو اسے خدا کے علاوہ، کسی کا خوف نہیں ہوگا''.(۳) ان دو جگہوں کا نام شاید اس لئے لیا گیا ہے کہ یہ خوفناک بیابان ہیں کہ کبھی انھیں مفازہ سے تعبیر کیا جاتا تھا اس لئے کہ کامیابی اور سلامتی سے تفال کیا جاتا تھا۔

---

(۱) الحاوی للفتاوی، ج۲، ص۷۷؛ ابن طاؤس، ملاحم، ص۷۰؛ اور صفحہ ۲۳ پر تھوڑے سے فرق کے ساتھ؛ احقاق الحق، ج۱۳، ص۱۵۴.

(۲) المعجم الکبیر، ج۸، ص۱۷۹.

(۳) المعجم الکبیر، ج۴، ص۷۲؛ جامع الاصول، ج۷، ص۴۸۶؛ بیہقی، سنن، ج۹، ص۱۸۰.

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''خدا کی قسم، مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ناصر اس حد تک جنگ کریں گے کہ لوگ صرف اور صرف خدائے وحدہ لاشریک کی عبادت کریں اور اس کا کسی کو شریک قرار نہ دیں حتی کہ بوڑھی سن رسیدہ عورت اس سمت سے اس سمت جائے اور کوئی معترض نہ ہو''.(۱)

ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے سوال کیا: ہم کیوں حضرت قائم کے ظہور کی تمنا کریں؟ کیا ہم غیبت کے زمانہ میں بلند مرتبہ ہوں گے؟ حضرت نے کہا: سبحان اللہ! کیا تم نہیں چاہتے کہ امام اپنی عدالت پوری دنیا میں عام کردیں اور راستوں کو پر امن بنادیں اور اپنے منصفانہ فیصلے سے ستم دیدہ کی نصرت فرمائیں؟''.(۲)

امام جعفر صادق (علیہ السلام) کے ایک ناصر کہتے ہیں کہ ایک دن ابو حنیفہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) کے پاس آئے حضرت نے اس سے مخاطب ہو کر کہا: ''یہ آیت کہتی ہے ﴿سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِي وَاَيَّامًا آمِنِيْنَ﴾ (۳) '' زمین میں شب و روز امن و سلامتی کے ساتھ حرکت کرو یہ کس زمین کے متعلق ہے؟''

ابو حنیفہ نے کہا: میرا خیال ہے کہ مکہ و مدینہ کے درمیان ہو۔

حضرت اپنے چاہنے والوں کی طرف رخ کر کے کہنے لگے: ''کیا تم لوگ جانتے ہو کہ لوگ اس راستے میں ڈاکوؤں کا سامنا کریں گے اور ان کے اموال لوٹ لئے جائیں گے اور امنیت نہیں ہوگی اور مار ڈالے جائیں گے۔

---

(۱) عیاشی، تفسیر، ج۲، ص۹۲؛ نعمانی، غیبۃ، ص۲۸۳؛ تفسیر برہان، ج۱، ص۳۶۹؛ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۴۵؛ ینابیع المودۃ، ص۴۲۳؛ الشیعۃ والرجعۃ، ج۱، ص۳۸۰.

(۲) مفید، اختصاص، ص۲۰؛ عیاشی، تفسیر، ج۱، ص۹۲؛ نعمانی، غیبۃ، ص۱۳۹؛ بحار الانوار، ج۵۲، ص۱۴۴؛ اثبات الہداۃ، ج۳، ص۵۵۷؛ بحار الانوار، میں ینصر المظلوم کے بجائے ینف المظلوم (آیا ہے) ملاحظہ ہو: الفائق، ج۴، ص۱۰۰.

(۳) سورۂ سبا، آیت ۱۸.

اصحاب نے کہا: ہاں ایسا ہی ہے اور ابوحنیفہ خاموش رہے۔

حضرت نے دوبارہ اس سے پوچھا: یہ آیت جس میں خداوند عالم فرماتا ہے: ﴿وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا﴾ (۱) ''جو اس میں داخل ہوگیا محفوظ ہوگیا'' کس زمین کے بارے میں ہے، ابو حنیفہ نے کہا: کعبہ۔

امام (علیہ السلام) نے کہا: ''کیا تم نہیں جانتے کہ حجاج بن یوسف ثقفی ابن زبیر کی سرکوبی کے لئے کعبہ پر منجنیق سے حملہ کیا اور اسے مار ڈالا، کیا وہ محفوظ جگہ پر تھا؟

ابوحنیفہ خاموش ہوگیا پھر کچھ نہیں بولا۔

جب وہ وہاں سے چلا گیا؛ تو ابوبکر حضرمی نے آپ سے عرض کیا: میں آپ پر فدا ہو جاؤں! ان دو سوالوں کا جواب کیا ہے؟

امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے کہا: ''اے ابوبکر! پہلی آیت سے مراد ہمارے قائم کی ہمراہی ہے نیز خداوند عالم کے قول کا مطلب کہ اس نے کہا: ''جو اس میں داخل ہوگیا محفوظ ہوگیا'' یعنی جو بیعت کے لئے ہاتھ بڑھائے اور حضرت کی بیعت کرلے تو حضرت کے ناصر و یاور میں قرار پائے گا اور امان میں ہوگا''۔

علی بن عقبہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ جس وقت حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کریں گے، تو عدالت برقرار کریں گے نیز آپ کے دوران حکومت میں ظلم کا خاتمہ ہوجائے گا اور آپ کے وجود ذی جود سے راستے، سڑکیں پُر امن ہوجائیں گی۔ (۲)

قتادہ کہتے ہیں کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) سب سے اچھے انسان ہیں... آپ

---

(۱) سورۂ آل عمران آیت ۹۷.

(۲) علل الشرائع، ج۱، ص۸۳؛ نور الثقلین، ج۳، ص۳۳۲؛ تفسیر برہان، ج۳، ص۲۱۲؛ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۱۴.

کے زمانے میں زمین اتنی پُرامن ہوگی کہ ایک عورت دیگر پانچ عورتوں کے ہمراہ بغیر کسی مرد کے حج پر جائے گی اور ذرہ برابر خوفزدہ نہیں ہوگی۔(۱)

عدی بن حاتم کہتے ہیں: یقیناً ایک زمانہ آئے گا کہ ضعیف وناتواں عورت؛ تنِ تنہا حیرہ (نجف سے نزدیک) سے خانہ خدا کی زیارت کو جائے گی اور خدا کے علاوہ کسی سے خائف نہیں ہوگی۔(۲)

ج) فیصلوں پر اعتماد

امام کے ظہور کے بعد ایک کام یہ ہے کہ جن لوگوں نے دنیا میں بے چینی واضطراب پیدا کیا ہے اور لاکھوں افراد کو زخمی، معلول، اور قتل کر کے مادی ومعنوی بے سروسامانی ایجاد کی ہے. انھیں سزا دی جائے گی کیونکہ وہ ایسے جرائم پیشہ افراد ہیں جنھوں نے دنیا کو ہلاکت وتباہی کے دہانے پر لگادیا ہے۔

حضرت کے ظہور کے بعد ان کا تعاقب، گرفتاری، محاکمہ ایک ضروری امر ہے؛ اس لئے کہ حدود الٰہی کا اجراء کرنا واجب ہے؛ خصوصاً امام معصوم (علیہ السلام) اور حضرت بقیۃ اللہ کی موجودگی میں کتاب خداوندی کے مطابق ہر طرح کی ہوا وہوس سے، بری ہوکر حدود الٰہی کا اجراء ہوگا۔

اس زمانہ میں اس اہم وظیفہ کی ادائیگی کے لئے ان افراد کو جو فقہی واسلامی مبانی پر مسلط ہونے کے علاوہ گذشتہ میں ان پر معمولی اشکال واعتراض بھی نہ ہوا ہو۔

روایات میں ان کے قضائی تسلط اور گذشتہ خوبیوں کا تذکرہ ہے ہم اس سلسلے میں چند روایات کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہیں۔

---

(۱) ابن حماد، فتن، ص ۹۸؛ ابن طاوس، ملاحم، ص ۶۹؛ عقد الدرر، ص ۱۵۱؛ القول المختصر، ص ۲۱.

(۲) فردوس الاخبار، ج ۳، ص ۴۹۱.

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''جب قائم آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیام کریں گے، تو پشت کعبہ سے ۲۷ افراد کو باہر نکالیں گے. ۱۵/ جناب موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم سے جو حق فیصلہ کرتے ہیں اصحاب کہف کے سات، یوشع وصی موسیٰ (علیہ السلام)، مومن آل فرعون، سلمان فارسی، ابودجانہ انصاری، مالک اشتر نخعی۔(۱)

ابوبصیر امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے سوال کرتے ہیں: کیا اس گروہ (۳۱۳ افراد) کے علاوہ دوسرے لوگ پشت کعبہ پر نہیں ہیں؟ امام نے کہا: ''کیوں نہیں، دوسرے مومن بھی ہیں؛ لیکن وہ فقہاء، چیدہ چیدہ افراد، حکام وقضاۃ ہوں گے جن کے سینے اور پشت پر حضرت ہاتھ پھیریں گے اس کے بعد ان کے لئے کوئی فیصلہ مشکل نہیں ہوگا''. (۲) بحار الانوار میں ہے کہ وہ لوگ حضرت کے ناصر و یاور اور زمین کے حاکم ہوں گے۔(۳)

صادق اہل بیت (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے تو ہر محاذ اور باڈر پر ایک حاکم معین کریں گے، اور ان سے کہیں گے: ''تمہارے کاموں کا پروگرام تمہارے ہی ہاتھ میں ہے اور اگر کبھی وظیفہ کی ادائگی میں کوئی مشکل پیش آئے تو اپنی ہتھیلیوں پر نظر کرنا اور جو اس پر تحریر ہو اس کے مطابق عمل کرنا''. (۴)

ہتھیلیوں سے مشکلات کا سمجھنا ممکن ہے کنایہ ہو مرکزی حکومت سے فوری ارتباط اور رفع مشکل کے وظیفہ کی تعیین ہو یا اشارہ ہو کہ ذمہ دار و عہدہ دار اپنے کاموں میں انتہائی حیرت انگیز

---

(۱) اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۵۰؛ نقل از: عیاشی روضۃ الواعظین ص ۲۶۶؛ امام ۲۷ آدمیوں کو پست کعبہ سے باہر لائیں گے.

(۲) ابن طاؤس، ملاحم، ص ۲۰۲؛ دلائل الامامہ، ص ۳۰۷ تھوڑے سے فرق کے ساتھ.

(۳) دلائل الامامہ، ص ۲۴۹؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۶۵

(۴) نعمانی، غیبۃ، ص ۳۱۹؛ دلائل الامامہ، ص ۲۴۹؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۷۳؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۶۵ و ج ۵۳، ص ۹۱.

مہارت کے مالک ہوں گے کہ ایک آن میں اپنی فکر ونظر کا اظہار کردیں یا معجزہ کے ذریعہ مشکل حل ہو جائے جس سے عقل انسان عاجز ہے۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''حضرت مہدی کے ظہور کے بعد کسی کا کوئی حق کسی کے ذمہ باقی نہیں رہے گا کیونکہ حضرت اسے واپس لے کر صاحب حق کو واپس کردیں گے''۔(۱)

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''جب قائم آل محمد قیام کریں گے تو داؤد پیغمبر کے فیصلوں اور حکم پر عمل کریں گے انھیں شاہد و گواہ کی احتیاج نہیں ہوگی خداوند عالم احکام الٰہی ان پر الہام کرے گا وہ بھی اپنے علم کے مطابق عمل کریں گے اور اسی کے اعتبار سے فیصلہ کریں گے''۔(۲)

سیار شامی کے فرزند جعفر کہتے ہیں کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے زمانہ میں پایمال حقوق کی واپسی اس درجہ ہے کہ اگر کسی کا کوئی حق کسی کے دانتوں کے نیچے ہوگا تو بھی اسے واپس لے کر صاحب حق کو لوٹا دیں گے (۳) البتہ یہ رفتار حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی حکومت میں ہی مناسب ہے اس کے قاضی: سلمان فارسی، مالک اشتر، جناب موسیٰ کی قوم کے سربرآوردہ افراد ہوں گے لیکن اس کی قیادت و رہبری خود آنحضرت کے ہاتھ میں ہوگی فطری ہے کہ پھر حقوق کی پامالی کا سوال نہیں ہوگا جیسا کہ (دانتوں کے نیچے والا) جملہ اس حقیقت کو بیان کرتا ہے۔

(۱) عیاشی، تفسیر، ج۱، ص۹۴؛ بحار الانوار، ج۵۲، ص۲۲۴.

(۲) روضۃ الواعظین، ص۲۶۶؛ بصائر الدرجات، ج۵، ص۲۵۹.

(۳) ابن حماد، فتن، ص۹۸؛ عقد الدرر، ص۳۶؛ ابن طاوس، ملاحم، ص۶۸؛ القول المختصر، ص۵۴.

چوتھی فصل

اقتصاد

اگر حکومت؛ خداوند عالم کی تائید سے الٰہی احکام وقوانین کا معاشرہ (سماج) میں اجراء کرے تو لوگ بھی اس کی برکت سے تبدیل ہو کر تقویٰ و پرہیز گاری کی راہ پر لگ جائیں گے نتیجہ یہ ہوگا کہ خداوند عالم کی نعمتیں ہر طرف سے بندوں پر برسنے لگیں گی۔

قرآن کریم میں ہم پڑھتے ہیں: ﴿وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرىٰ آمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكَاتٍ مِنَ السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ﴾ (۱) ''اگر اس بستی کے لوگ ایمان لائیں اور تقویٰ اختیار کریں تو ہم زمین وآسمان کی برکتیں ان کے اختیار میں دیدیں۔''

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی حکومت میں لوگ خدا کی طرف مائل اور حجت خدا کے حکم کے سامنے تسلیم ہوں گے، پھر کوئی زمین وآسمان کی برکتوں کے درمیان حائل نہیں ہوگا اس لحاظ سے موسم کے اعتبار سے بارش ہونے لگے گی دریا سے پانی لبریز ہوگا زمینیں زرخیز ہو جائیں گی اور کھیتی لہلہا اٹھے گی باغات سرسبز اور میووں سے بھر جائیں گے مکہ و مدینہ جیسے صحرا جہاں کبھی ہریالی کا نام ونشان نہیں تھا یکبارگی نخلستان میں تبدیل ہو جائیں گے اور منڈی وسیع ہو جائے گی۔

معاشرہ کا اقتصاد بہتر ہوگا فقر وتنگدستی ختم، ہر طرف آبادی نظر آئے گی۔ تجارت میں خاطر خواہ رونق آجائے گی خصوصاً حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے زمانہ میں اقتصاد بہتر ہوگا اس سلسلے

....

(۱) سورۂ اعراف آیت ۹۵۔

میں روایات بہت ہیں ہر مورد میں چند روایات کے ذکر پر اکتفاء کریں گے۔

الف) اقتصاد اور اجتماعی رفاہ میں رونق

اس سلسلے میں جو روایات سے استفادہ ہوتا ہے وہ یہ کہ اقتصادی حالت کی بہتری کی وجہ سے سماج فقر و فاقہ میں پھر مبتلا نہیں ہوگا اور ایک ضرورت مند انسان کو اتنی دولت و ثروت دی جائے گی کہ وہ لیجانے سے معذور ہوگا عمومی اقتصادی حالت اتنی بہتر ہو جائے گی کہ زکات نکالنے والے مستحق و ضرورت مند کی تلاش میں پریشان رہیں گے۔

۱۔ مال و دولت کی تقسیم

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''جب قائم اہل بیت (علیہ السلام) قیام کریں گے، تو بیت المال کو لوگوں کے درمیان عادلانہ طور پر تقسیم کردیں گے، زمین کے اوپر کی دولتیں (جیسے خمس و زکوۃ) اور زمین کے اندر چھپی ہوئی (جیسے خزانے و معادن و) حضرت کے پاس جمع ہو جائیں گی، پھر اس وقت حضرت لوگوں سے خطاب کریں گے: ''آؤ جس کے لئے تم لوگوں نے اپنی رشتہ داریاں منقطع کردی تھیں اور خون ریزی و گناہ پر آمادہ ہو گئے تھے لیجاؤ، آپ اس طرح سے مال تقسیم کریں گے کہ ان سے پہلے کسی نے اس طرح نہیں تقسیم کیا ہوگا''۔ (۲)

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم فرماتے ہیں: ''آخر زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا جو لوگوں کو بے شمار مال عطا کرے گا''۔ (۳)

---

(۱) علل الشرائع، ص ۱۶۱؛ نعمانی، غیبہ، ص ۲۳۷؛ عقد الدرر، ص ۳۹؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۹۰؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۴۹۷۔

(۲) ابن حماد، فتن، ص ۹۸؛ ابن ابی شیبہ، مصنف، ج ۱۵، ص ۱۹۶؛ احمد، مسند، ج ۳، ص ۱۵؛ ابن بطریق، عمدہ، ص ۴۲۴۔

(۳) شافعی، بیان، ص ۱۴۴؛ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۲۴۸؛ الشیعۃ والرجعۃ، ج ۱، ص ۲۰۷۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''نا امیدی اور فتنوں کے زمانہ میں مہدی نامی شخص ظہور کرے گا کہ اس کی داد و دہش لوگوں پر خوشگوار ہوگی''.(۱)

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی بخشش مہربان باپ کے عنوان سے اور بغیر احسان کے ہوگی اس لحاظ سے دوسروں کی بخشش کے مقابل جو لوگوں کو غلام بناتے ہیں، دین فروشی اور آبرو ریزی پر موقوف ہو لوگوں کے لئے پسندیدہ و خوشگوار ہوگی۔

نیز آنحضرت فرماتے ہیں: ''ایک شخص قریش سے ظاہر ہوگا جو لوگوں کے درمیان مال تقسیم کرے گا اور پیغمبروں کی سیرت پر عمل پیرا ہوگا''.(۲)

ایک دوسری روایت میں فرماتے ہیں: ''مہدی زمین کے خزانوں کو باہر نکالیں گے اور لوگوں کے درمیان مال تقسیم کریں گے اور اسلام کی گئی شان و شوکت دوبارہ لوٹ آئے گی''.(۳)

اسی طرح فرماتے ہیں: ''میری امت کے آخری دور میں ایک خلیفہ ہوگا جو اموال لوگوں کو مٹھی مٹھی بے شمار مال و دولت عطا کرے گا''.(۴)

عبد اللہ بن سنان کہتے ہیں: میرے والد نے امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے کہا: میرے پاس ٹیکس کی کچھ زمین ہے جس پر میں نے کھیتی کردی ہے. حضرت کچھ دیر خاموش رہے؛ پھر کہا: اگر ہمارے قائم قیام کریں تو تمہارا حصہ اس سرزمین سے زیادہ ہوگا''.(۵)

---

(۱) شافعی، بیان، ص۱۲۴؛ احقاق الحق، ج۱۳، ص۳۴۸؛ الشیعہ والرجعہ، ج۱، ص۲۰۷.

(۲) ابی داؤد، سنن، ج۴، ص۱۰۸.

(۳) ابن طاؤس، ملاحم، ص۶۹.

(۴) عبد الرزاق، مصنف، ج۱۱، ص۳۷۲؛ ابن بطریق، عمدہ، ص۴۲۴؛ الصواعق المحرقہ، ص۱۶۴؛ بغوی، مصابیح السنہ، ج۲، ص۱۳۹؛ شافعی، بیان، ص۱۲۲؛ ابن طاؤس، ملاحم، ص۶۹.

(۵) کافی، ج۵، ص۲۸۵؛ التہذیب، ج۷، ص۱۴۹.

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''جب ہمارے قائم قیام کریں گے، تو لوگوں کے درمیان مساوات و برابری سے اموال تقسیم کر کے عادلانہ رفتار برقرار کریں گے''۔(۱)

رسول خداؐ فرماتے ہیں: ''آخری امام ہمارا ہمنام ہے وہ ظاہر ہو کر دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا مال کا انبار لگا ہوگا جب کوئی مال و دولت کی درخواست کرے گا تو اس سے کہیں گے: تم خود ہی اپنی مرضی سے جتنا چاہو لے لو''۔(۲)

۲۔سماج سے فقر و تنگدستی کا خاتمہ

رسول خداؐ فرماتے ہیں: ''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور کے وقت لوگ اموال و زکوۃ گلی کوچے میں ڈال دیں گے، لیکن اس کا دریافت کرنے والا نہیں ملے گا''۔(۳)

نیز آنحضرت فرماتے ہیں: ''مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) میری امت میں ہوں گے ان کی حکومت میں مال کا ڈھیر لگ جائے گا''۔(۴)

یہ حدیث معاشرہ کی ضرورت برطرف ہو جائے گی سے کنایہ ہے چونکہ مال و دولت مصرف سے زیادہ ہوگا دوسری لفظوں میں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) بجٹ میں کمی نہیں کریں گے بلکہ بجٹ سے اضافی درآمد ہوگی۔ امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''حضرت قائم کے قیام کے وقت زمین اپنے دفینہ اُگل دے گی اس طرح کہ لوگ! اپنی آنکھوں سے زمین پر پڑا دیکھیں

---

(۱) نعمانی، غیبۃ، ص ۲۳۷؛ بحار الانوار، ج ۵۱، ص ۲۹.

(۲) ابن طاؤس، ملاحم، ص ۷۰؛ بحار الانوار، ص ۳۷۹؛ ملاحظہ ہو: احمد، مسند، ج ۳، ص ۲۱؛ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۵۵.

(۳) عقد الدرر، ص ۱۶۶؛ المسترشد، ص ۵۸، روایت میں اسی طرح آیا ہے، مال کو محلے کے گھروں میں گھماتے رہے، ایک دوسرے سے متصل گھروں اور محلہ کو ''حواء'' کہتے ہیں.

(۴) حاکم، مستدرک، ج ۴، ص ۵۵۸؛ الشیعہ والرجعہ، ج ۱، ص ۲۱۴.

گے صاحبان زکوٰۃ مستحق کی تلاش کریں گے لیکن کوئی لینے والا نہیں ملے گا اور لوگ خداوند عالم کے فضل و کرم سے بے نیاز ہو جائیں گے''.(۱)

علی بن عقبہ کہتے ہیں: اس زمانے میں صدقے دینے اور راہ خدا میں پیسہ خرچ کرنے کی کوئی جگہ نہیں ملے گی؛ چونکہ سبھی مؤمنین بے نیاز ہوں گے''.(۲)

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''لوگ ٹیکس اپنے کاندھوں پر رکھے حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی طرف جائیں گے خداوند عالم نے ہمارے شیعوں کو عیش و عشرت کی زندگی عطا کی ہے وہ لوگ بے نیازی سے زندگی بسر کریں گے اور اگر خداوند عالم کا لطف ان کے شامل حال نہ ہوتو پھر وہ لوگ بے نیازی کی وجہ سے سرکشی وطغیانی پر آمادہ ہو جائیں گے''.(۳)

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''حضرت سال میں دوبار لوگوں کو عطا کریں گے آنحضرت ہر ماہ دوبار تنخواہ وحقوق دیں گے نیز لوگوں کے درمیان یکساں رفتار اس طرح رکھیں گے کہ پھر معاشرہ میں کوئی زکوۃ لینے والا نہیں ملے گا زکوۃ نکالنے والے فقراء کا حصہ ان کی خدمت میں پیش کریں گے لیکن وہ قبول نہیں کریں گے مجبوراً پیسوں کی مخصوص تھیلی میں اسے رکھ کر شیعوں کے محلوں میں پہنچا دیں گے لیکن وہ لوگ کہیں گے کہ ہمیں تمہارے پیسوں کی ضرورت نہیں ہے''.(۴)

....

(۱) مفید، ارشاد، ص۳۶۳؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۷.

(۲) مفید، ارشاد، ص ۳۶۴؛ المستجاد، ص ۵۰۹؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۹؛ ملاحظہ ہو: احمد، مسند، ج ۲، ص ۵۲، ۲۷۲، ۳۱۳ و ج ۳، ص ۵؛ مجمع الزوائد، ج ۷، ص ۳۱۴؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۴۹۶.

(۳) بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۵.

(۴) نعمانی، غیبۃ، ص ۲۳۸؛ حلیۃ الابرار، ج ۲، ص ۶۴۲؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۹۰؛ ملاحظہ ہو: بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۵۲؛ ابن ابی شیبہ، مصنف، ج ۳، ص ۱۱۱؛ احمد، مسند، ج ۴، ص ۳۰۶؛ بخاری، صحیح، ج ۲، ص ۱۳۵؛ مسلم، صحیح، ج ۲، ص ۷۰.

مذکورہ بالا روایت سے دو نکتہ نکلتا ہے: پہلا یہ کہ لوگ حضرت مہدی کی حکومت میں ایسی رائی ونظر کے مالک ہوں گے کہ بغیر کسی دباؤ کے اپنے وظیفہ پر تمام جوانب سے عمل کریں گے۔

انھیں وظائف میں، ایک اسلامی حکومت کو آمدنی کا ٹیکس دینا بھی ہے۔

اگر تمام مسلمان اپنی اپنی آمدنی کا خمس اور اموال کی زکوۃ دیدیں تو ایک بہت بڑی رقم ہوگی اور حکومت ہر طرح کے اصلاحی اقدامات اور رفاہی خدمت پر قادر ہو جائیگی۔

دوسرے یہ کہ ہر چند حضرت کی داد و دہش اس زمانے میں بے حساب ہے اور لوگ مختلف طریقوں سے درآمد کریں گے لیکن جو چیز زیادہ قابل توجہ و جاذب نظر ہے طبیعت کی بلندی اور روح کی بے نیازی ہے، اس لئے کہ بہت سارے دولت مند افراد پائے جاتے ہیں لیکن طبیعت میں سیری نہیں روح میں حرص وہوس کے جذبے بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو فقر و فاقہ میں بسر کرنے کے باوجود ان کے دل غنی، روح بے نیاز ہوتی ہے۔ لوگ امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے دور حکومت میں روحی بے نیازی کے مالک ہوں گے یہی اس زمانہ کی معنوی دگرگونی ہے۔

۳. محرومین و مستضعفین کی رسیدگی

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ”اس زمانے میں مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے اور وہ اس شخص (حضرت علی ابن ابی طالب (علیہ السلام) کی نسل سے ہوں گے۔

خداوند عالم ان کے ذریعہ جھوٹ کا خاتمہ، بُرے ایام، اور غلامی کی زنجیروں سے تمہیں نجات دے گا“.(۱)

حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ”جب حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)

(۱) طوسی، غیبۃ، ص۱۱۴؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۰۲؛ بحار الانوار، ج ۵۱، ص ۷۵۔

ظہور کریں گے، تو کوئی مسلمان غلام نہیں ہوگا مگر یہ کہ حضرت اسے خرید کر آزاد کر دیں گے نیز کوئی قرضدار باقی نہیں بچے گا کیونکہ حضرت اس کے قرض کو ادا کر دیں گے"۔(۱)

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں: جب مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کریں گے، تو سب سے پہلے مدینہ جائیں گے اور وہاں ہاشمی قیدیوں کو آزاد کریں گے،(۲) پھر ابن ارطاۃ کہتا ہے: وہ کوفہ جائیں گے اور وہاں جا کر بنی ہاشم کے قیدیوں کو آزاد کریں گے۔

طاؤس یمانی کہتے ہیں: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی خصوصیت یہ ہے کہ اپنے حکام و کارگذاروں کی بہ نسبت سخت اور بخشش اموال میں ہاتھ کھلے، اور بے چارہ، بے نوا و مسکین افراد کی بنسبت مہربان و کریم ہیں۔(۳)

ابو رویہ کہتا ہے: حضرت بینواؤں کو اپنے ہاتھوں سے عطا کریں گے۔(۴)

احتمال ہے کہ اس سے مراد یہ ہو کہ حضرت محرومین و بے چارہ افراد پر بخشش کرنے میں خصوصی توجہ رکھیں اور انھیں زیادہ سے زیادہ مال عطا کریں گے، جو بیت المال میں ہر مسلمان کا حق ہے اس کے علاوہ بھی صلاح کے مطابق عطا کریں گے۔

ب) آبادی

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے زمانے کی آبادی کی اہمیت و عظمت سمجھنے کے لئے

(۱) عیاشی، تفسیر، ج۱، ص۶۴؛ بحار الانوار، ج۵۲، ص۲۲۴۔
(۲) ابن حماد، فتن، ص۸۳؛ الحاوی للفتاوی، ج۲، ص۶۷؛ متقی ہندی، برہان، ص۱۱۸۔
(۳) عقد الدرر، ص۱۹۷۔
(۴) ابن طاؤس، ملاحم، ص۶۸؛ عقد الدرر، ص۲۲۷۔

ضروری ہے کہ ظہور سے قبل ویرانی وتباہی نظر میں ہو. یقیناً جب دنیا تباہ کن جنگوں، متعدد افراد کی ہوا و ہوس کا لقمہ بنی ہو اور مدتوں آتش جنگ میں جلی اور کشتوں پہ کشتے دیا ہو تو اسے آبادی کی زیادہ ضرورت ہے حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اسے آباد کرنے کے لئے آئیں گے اور پوری دنیا میں آبادی کو قابل دید بنا دیں گے۔

حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''اپنے دوستوں کو مختلف سرزمینوں کی جانب روانہ کریں گے. جو حضرت کی بیعت کر چکے ہوں گے انھیں شہروں کی طرف بھیج کر عدل و احسان کا حکم دیں گے ان میں سے ہر ایک کسی نہ کسی سرزمین کا حاکم ہوگا پھر اس کے بعد دنیا کے تمام شہر عدل و احسان کے ساتھ آباد ہو جائیں گے''.(۱)

امام محمد باقر (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں: ''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے دوران حکومت میں غیر آباد و ویران جگہیں نہیں ہوں گی''.(۲)

نیز آنحضرت فرماتے ہیں: ''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کوفہ میں وارد ہونے کے بعد ایک گروہ کو حکم دیں گے کہ امام حسین (علیہ السلام) کے روضہ مبارک کی پشت سے (شہر کربلا کے باہر) غریین کی طرف نہر کھود دیں تا کہ شہر نجف تک پانی پہنچے اور اس نہر پر پُل بنائیں گے''.(۳)

امام صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ جب ہمارے قائم (علیہ السلام) قیام

---

(۱) الشیعہ والرجعہ، ج۱ص۱۶۸.

(۲) کمال الدین، ج۱ص۳۳۱؛ الفصول المھمہ، ص۲۸۴؛ اسعاف الراغبین، ص۱۵۲؛ وافی، ج۲ص۱۱۲؛ نور الثقلین، ج۲ص۱۲۱؛ احقاق الحق، ج۱۳ص۳۴۲.

(۳) مفید، ارشاد، ص۳۶۲؛ طوسی، غیبۃ، ص۲۸۰؛ روضۃ الواعظین، ج۲ص۲۶۳؛ الصراط المستقیم، ج۲ص۲۶۲؛ اعلام الوری، ص۴۳۰؛ المستجاد، ص۵۰۹؛ کشف الغمہ، ج۳ص۲۵۳؛ بحار الانوار، ج۵۲ص۳۳۱؛ وج۹۷ص۳۸۵.

کریں گے، تو کوفہ کے مکانات کربلا اور حیرہ کی نہر سے متصل ہو جائیں گے''۔(۱)

یہ روایت شہر کوفہ کی آبادی میں وسعت کی خبر دیتی ہے ایک طرف حیرہ، جو فی الحال کوفہ سے ۶۰ ر کیلو میٹر دور ہے اور دوسری سمت سے کربلا سے متصل ہوگا جس کا فاصلہ اتنا ہی ہے۔

حبہ عرنی کہتے ہیں: ''حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) حیرہ شہر کی جانب روانہ ہوئے تو وہاں پر شہر کوفہ کی طرف اپنے ہاتھوں سے اشارہ کر کے کہا: قطعی طور پر شہر کوفہ حیرہ شہر سے متصل ہو جائے گا اور اتنا قیمتی و گراں شہر ہوگا کہ یہاں کی ایک میٹر (۲) زمین، مہنگی و گران قیمت پر خرید و فروش ہوگی''۔(۳)

شاید کوفہ کی وسعت اور اس کی زمینوں کی گرانی اس وجہ سے ہوگی کہ وہاں اسلامی حکومت کا مرکز (پایہ تخت) بنے گا روایات کے مطابق مومنین وہاں چلے جائیں گے۔

اسی طرح حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے دوران حکومت راستے کشادہ ہو جائیں گے اور خاص قوانین اس سلسلے میں وضع کیے جائیں گے، امام محمد باقر (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

''جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے، تو شہر کوفہ جائیں گے... اس وقت کوئی مسجد مینار، اور کنگرہ والی نہیں ہوگی سب کو حضرت ویران و خراب کر ڈالیں گے اور اسے اس طرح بنائیں گے کہ بلندی نہ ہو نیز راستے کشادہ کردیں گے''۔(۴)

---

(۱) طوسی، غیبۃ، ص ۲۹۵؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۰، ۳۳۷ و ج ۹۷، ص ۳۸۵ ارشاد، مفید، میں اسی طرح آیا ہے ''اتصلت بیوت الکوفہ بنھری کربلا'' ملاحظہ ہو: روضۃ الواعظین، ج ۲، ص ۲۶۴؛ اعلام الوری، ص ۴۳۳؛ خرائج، ج ۳، ص ۱۱۷۶؛ صراط المستقیم، ج ۲، ص ۲۵۱؛ المحجہ، ص ۱۸۳۔

(۲) ہر ذراع ۵۰ ر اور ۷۰ ر سینٹی میٹر کے درمیان ہے۔

(۳) التہذیب، ج ۳، ص ۲۵۳؛ ملاذ الاخیار، ج ۵، ص ۴۷۸؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۷۴۔

(۴) مفید، ارشاد، ص ۳۴۵؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۹۔

امام موسیٰ کاظم (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے قیام کے وقت آگاہ افراد سواری لے کر پہنچیں گے تاکہ راستے اور جادوں کے درمیان راستہ چلیں جس طرح لوگوں کو حکم دیں گے کہ سڑکوں کی دونوں طرف پیادہ چلیں اس کے سڑک کے کنارہ چلنے سے اگر کسی کو کوئی نقصان ہوگا تو اسے دیہ اور خون بہا دینے پر مجبور کریں گے اسی طرح کوئی سڑکوں کے درمیان پیادہ چل رہا ہو اور اسے کوئی نقصان ہو جائے تو دیہ لینے کا حق نہیں ہوگا''۔(۱)

ہم اس روایت سے یہی سمجھتے ہیں کہ شہروں میں کشادگی اور عبور و مرور کے وسائل میں فراوانی ہوگی صرف نقل و انتقال کے ذرائع کے لئے قانون گذاری نہیں ہوگی بلکہ پیدل چلنے والوں کے لئے بھی قانون وضع ہوں گے یقیناً جو حکومت علم و دانش اور صنعت و ٹکنالوجی سے استفادہ کرے گی اور راستوں کو کشادہ، اور سڑکوں کو چوڑا کرے گی قطعاً وہ ڈرائیوری اور جانوں کی ضمانت کا بھی قانون بنائے گی۔

ج) زراعت

امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے دوران حکومت جو چیز شایان ذکر و قابل توجہ ہے وہ کھیتی اور جانوروں کی تجارت ہے اس کے بعد جن لوگوں نے بارش کی کمی، پے در پے قحط و خشکسالی، اشیاء خورد و نوش کی قلت کھیتوں کی بربادی، سے کبھی ایک لقمہ روٹی کے لئے گراں قیمت چیزوں کو فدیہ بنایا ہو یعنی ناموس و آبرو، وہی افراد حیرت انگیز، خیرہ کن کسانی اور جانوروں کی تجارت میں تبدیلی محسوس کریں گے معاشرہ میں اشیاء خورد و نوش کی فراوانی ہو جائے گی۔

اگر امام کے ظہور سے پہلے کبھی بارش ہوئی، بھی تو زمین نے اسے قبول نہیں کیا اور کبھی

---

(۱) التہذیب، ج۱۰، ص۳۱۴؛ وسائل الشیعہ، ج۱۹، ص۱۸۱؛ ملاذ الاخیار، ج۱۶، ص۶۸۵؛ اثبات الہداۃ، ج۳، ص۴۵۵۔

قبول کیا تو بارش نہیں ہوئی کسانی کی محصولات (نتیجہ) برباد ہوئیں تو کبھی ناوقت بارش نے کھیتیوں اور حاصل کو برباد کرڈالا حضرت کے دور میں بارش کی حالت بدل جائے گی پہلی ہی جیسی بارش ہوگی اور اس درجہ کہ لوگوں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھی ہوگی اس کے بعد رحمت الٰہی کا انسان پر نزول ہوگا نتیجہ کے طور پر انسانوں پر رحمت الٰہی کی فراوانی ہوگی اس طرح سے کہ دسیوں سال کا حاصل ایک سال میں جمع کرلیں گے اور روایات میں آیا ہے کہ ایک من (تین کیلوگرام) گیہوں سے سو من نتیجہ حاصل ہوجائے گا۔

روایات چوبیس بارش کی خبر دیتی ہیں کہ ظہور کے بعد آسمان سے نازل ہوں گی اسی کے پیچھے بہت ساری برکتیں لوگوں کے شامل حال ہوں گی، پہاڑ، جنگل، بیابان سرسبز ہوجائیں گے بے آب وگیاہ، خشک وبنجر بیابان ہرے بھرے ہوجائیں گے اور نعمت الٰہی اسقدر فراوان ہوجائے گی کہ لوگ اپنے مردوں کے دوبارہ زندہ ہونے کی تمنا کریں گے۔

۱۔بارش کی زیادتی

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''ان پر آسمان سے موسلا دھار بارش ہوگی''.(۱)

دوسری روایت میں فرماتے ہیں: خداوند عالم ان کے لئے (مہدی) آسمان سے برکت نازل کرے گا''.(۲) نیز فرماتے ہیں: ''زمین عدل وانصاف سے پُر ہوگی اور آسمان برسے گا نتیجہ کے طور پر زمین اپنا حاصل ظاہر کردے گی اور میری امت حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے زمانہ میں اس درجہ نعمتوں سے بہرہ مند ہوگی کہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی ہوگی''.(۳)

---

(۱) مجمع الزوائد، ج ۷، ص ۳۱۷؛ حقاق الحق، ج ۱۳، ص ۱۳۹.

(۲) عقد الدرر، ص ۱۶۹؛ ابن طاؤس، ملاحم، ص ۷۱ و ۱۳۱.

(۳) المطالب العالیہ، ج ۴، ص ۳۴۲؛ ابن طاؤس، ملاحم، ص ۱۳۹؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۲۴؛ احقاق الحق، ج ۱۹، ص ۶۵۵؛ ملاحظہ ہو: احمد، مسند، ج ۳، ص ۲۶۳؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۴۵؛ احقاق الحق، ج ۱۹، ص ۱۶۹، ۲۶۳.

حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں: کہ خداوند عظیم واکبر، نے ہمارے وجود سے خلقت کی ابتداء کی اور ہم ہی پر ختم کرے گا جو چاہے گا میرے ذریعہ نیست ونابود کرے گا اور جو چاہے گا میرے ذریعہ ثابت وباقی رکھے گا میرے وجود سے بُرے دن ختم ہوں گے اور بارش نازل کرے گا لہٰذا تمہیں دھوکہ دینے والا راہ خدا سے دھوکہ دے کر نہ ہٹا سکے گا جس دن سے خداوند عالم نے آسمان کے دروازے بند کئے ہیں اس دن سے ایک قطرہ نہیں برسا اور جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے تو آسمان سے رحمت الٰہی کی بارش ہوگی۔(۱)

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: کہ جب قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور کا زمانہ آئے گا تو جمادی الثانیہ اور رجب میں دس روز ایسی بارش ہوگی کہ لوگوں نے کبھی ایسی بارش نہیں دیکھی ہوگی''.(۲)

سعید بن جبیر کہتے ہیں: جس سال حضرت قیام کریں گے ۲۴ دن بارش ہوگی جس کے آثار و برکتیں آشکار ہوں گی۔(۳)

حضرت قائم ((عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے زمانہ میں بارش کی کثرت کے بارے میں رسول گرامیؐ فرماتے ہیں: ''ان (مہدی) کی حکومت میں پانی کی زیادتی ہوگی نہریں چھلک اٹھیں گی''.(۴)

دوسری روایت میں فرماتے ہیں''...نہریں پانی سے بھری ہوئی ہوں گی چشمے جوش کھائیں گے اور زمین کئی گنا حاصل دے گی۔(۵)

....

(۱) منن الرحمٰن، ج ۲، ص ۴۲.

(۲) بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۷؛ وافی، ج ۲، ص ۱۱۳.

(۳) احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۱۶۹.

(۴) عقد الدرر، ص ۸۴.

(۵) مفید، اختصاص، ص ۲۰۸؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۰۴.

۲۔کاشتکاری کے نتیجوں میں برکت

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''وہ زندگی مبارک ہو جس کے بعد حضرت مسیح (علیہ السلام) دجال کو قتل کریں گے؛ اس لئے کہ آسمان کو بارش اور زمین کو اگانے کی جازت دی جائے گی اگر کوئی دانہ صاف چٹیل پہاڑ پر ڈال دیا جائے گا تو یقیناً اُگے گا اس زمانے میں کینے، حسد ختم ہو جائیں گے اس طرح سے کہ اگر کوئی شخص شیر کے پاس سے گذرے گا تو وہ اسے گزند نہیں پہنچائے گا اور اگر سانپ پر پیر پڑ جائے گا تو اسے نہیں ڈسے گا''.(۱)

نیز فرماتے ہیں: ''میری امت حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ) کے دوران حکومت ایسی نعمتوں سے بہرہ مند ہوگی کہ ویسی کبھی نہیں ہوئی ہوگی آج تک کوئی مومن یا کافر ایسی نعمت سے بہرہ مند نہیں ہوا ہے آسمان سے مسلسل بارش اور زمین سے اپج ہوگی''.(۲)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عصر مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ) میں زمین کی آمادگی کے بارے میں فرماتے ہیں: ''زمین چاندی کے مانند جو جوش کھانے کے بعد درست ہوئی ہے کھیتی کے لئے آمادہ ہوگی پودے اگائے گی جس طرح حضرت آدم (علیہ السلام) کے زمانہ میں تھا۔(۳)

نیز آنحضرت پیداوار کی برکت اور بہتر حاصل کے بارے میں فرماتے ہیں:

...ایک دانہ انار کئی لوگوں کو سیر کرے گا (۴) نیز ایک انگور کا خوشہ کئی افراد کھائیں گے اور سیر بھی ہو جائیں گے''.(۵)

---

(۱) فردوس الاخبار، ج ۳، ص ۴۴.

(۲) ابن طاؤس، ملاحم، ص ۱۴۱؛ ملاحظہ ہو: طوسی، غیبۃ، ص ۱۱۵؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۵۰۴.

(۳) ابن طاؤس، ملاحم، ص ۱۵۲؛ ابن ماجہ، سنن، ج ۲، ص ۳۵۹؛ ابن حماد، فتن، ص ۱۶۲؛ عبد الرزاق، مصنف، ج ۱۱، ص ۳۹۹، فرق کے ساتھ.

(۴) ابن طاؤس، ملاحم، ص ۱۵۲؛ الدر المنثور، ج ۴، ص ۲۵۵؛ فرق کے ساتھ؛ عبد الرزاق، مصنف، ج ۱۱، ص ۴۰۱.

(۵) ابن طاؤس، ملاحم، ص ۱۵۲؛ الدر المنثور، ج ۴، ص ۲۵۵؛ فرق کے ساتھ؛ عبد الرزاق، مصنف، ج ۱۱، ص ۴۰۱.

حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) مشرق ومغرب کو اپنے زیر اثر قرار دیں گے برائیوں اور اذیتوں کو برطرف کردیں گے خیر اور نیکی اس کی جا گزیں ہو جائیگی؛ اس طرح سے کہ ایک کسان ایک من (۳ کیلوگرام) گیہوں سے سو۰۰ ارمن حاصل کرے گا جیسا کہ خداوند عالم نے فرمایا ہے: (۱) ہر خوشہ میں سودانے نکلیں گے نیز خداوند عالم نیک ارادہ رکھنے والوں کے لئے اضافہ کردے گا''. (۲)

نیز فرماتے ہیں: ''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اپنے کارگزاروں کو شہروں میں لوگوں کے درمیان عادلانہ رفتار و رویہ کا حکم دیں گے اس زمانہ میں کسان ایک مد (۳) (یعنی تین سیر) لگائے تو سات مد درآمد کرے گا جیسا کہ خداوند عالم فرماتا ہے: اسی طرح خداوند عالم اس مقدار سے زیادہ کردے گا''. (۴)

درختوں کے ثمر دینے کے بارے میں فرماتے ہیں: ''حضرت مہدی کے زمانے میں درخت بارآور و پھلدار ہو جائیں گے نیز برکت فراوان ہو جائے گی''. (۵)

امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو آسمان برسے گا اور زمین گھاس اُگائے گی اس درجہ کہ ایک عورت شام سے عراق پیدل جائے گی تو پورے راستہ میں سبزہ ہی سبزہ نظر آئے گا اور اسی پر چلے گی''. (۶)

....

(۱) سورۂ بقرہ آیت ۲۶۱.

(۲) الشیعہ والرجعہ، ج۱، ص۱۶۷.

(۳) مد ایک پیمانہ ہے جو عراق میں ۱۸ ارلیٹر کے برابر ہے فرہنگ فارسی عمید، ص۹۵۳.

(۴) عقد الدرر، ص۱۵۹؛ ابن طاؤس، ملاحم، ص۱۹۷؛ القول المختصر، ص۳۰.

(۵) ابن طاؤس، ملاحم، ص۱۳۵؛ الحاوی للفتاوی، ج۲، ص۶۱؛ متقی ہندی، برہان، ص۱۱۷.

(۶) تحف العقول، ص۱۱۵؛ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۳۵.

شاید حضرت اس علاقہ کو مثال کے طور پر بیان کر رہے ہوں غور کرنا چاہئے کہ اس کی جغرافیائی حالت اس طرح ہے کہ اس راستے میں جنگلی کانٹوں کے سوا کچھ بھی نہیں ملے گا، شاید اس علاقہ کا عصر حضرت مہدیؑ میں اس لئے نام لیا گیا ہے کہ تمام بنجر زمین کاشتکاری میں بدل جائے گی۔

اسی سلسلے میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: جب حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ہمارے امت کے درمیان ظاہر ہوں گے؛ زمین حاصل، میوہ، پھل اُگائے گی اور آسمان برسے گا''.(۱)

امام جعفر صادق (علیہ السلام) آیہ شریفہ ﴿مدھامتان﴾ دو سبز پتے کی تفسیر فرماتے ہیں: ''مکہ و مدینہ خرمے کے درختوں سے متصل ہو جائیگا'' (۲)

نیز آنحضرت فرماتے ہیں: ''خدا کی قسم دجال کے خروج کے بعد کاشتکاری ہوگی اور درخت لگائے جائیں گے''.(۳)

کتاب تہذیب میں شیخ طوسیؒ کی نقل کے مطابق ((ہم کھیتی کریں گے اور درخت اُگائیں گے''.(۴)

۳۔ حیوانوں کے پالنے کا رواج

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''میری امت کی زندگی کے آخری دور میں، حضرت

---

(۱) المناقب والمثالب، ص ۴۴؛ احقاق الحق، ج ۱۹، ص ۶۷۷؛ ملاحظہ ہو: ابن ماجہ، سنن، ج ۲، ص ۱۳۵۶؛ حاکم، مستدرک، ج ۴، ص ۴۹۲؛ الدر المنثور، ج ۲، ص ۴۴۴.

(۲) تفسیر قمی، ج ۲، ص ۳۴۶؛ بحار الانوار، ج ۵۱، ص ۴۹؛ سورۂ رحمٰن کی آیت ۶۴ ہے۔

(۳) کافی، ج ۵، ص ۲۶۰؛ من لا یحضرہ الفقیہ، ج ۳، ص ۱۵۸؛ وسائل الشیعہ، ج ۱۳، ص ۱۹۳؛ التہذیب، ج ۶، ص ۳۸۴.

(۴) التہذیب، ج ۶، ص ۳۸۴.

(عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور کریں گے اور جانوروں کی کثرت ہو جائے گی۔(۱)

نیز فرماتے ہیں: ''اس زمانے میں جانوروں کے گلے موجود ہوں گے اور اپنی زندگی کو جاری رکھیں گے''.(۲) رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول میں نکتہ ہے۔ وہ یہ کہ گویا ظہور سے پہلے پانی اور چارہ کی کمی اور بیماریوں کے عام رواج سے جانور زندہ نہیں رہ سکیں گے۔

نیز آنحضرت فرماتے ہیں: ''دجال کے قتل کے بعد گلوں میں اس درجہ برکت ہوگی کہ ایک اونٹ کا بچہ (جو حاملہ ہونے کے قابل ہوگا) لوگوں کے ایک گروہ کو سیر کر دے گا اور ایک گوسالہ (گائے کا بچہ) ایک قبیلہ کی غذا فراہم کرے گا نیز ایک بکری کا بچہ ایک گروہ کو سیر کرنے کے لئے کافی ہوگا''.(۳)

۴۔ تجارت

ملک وسماج میں تجارت میں اضافہ وزیادتی ہوگی جو اقتصاد کے بہتر ہونے اور سماج کے ثروتمند ہونے کی علامت ہوگی جس طرح بازاروں کی بندی اور بازار کا مندا ہونا سماج کے فقیر ونادار ہونے کی علامت ہے حضرت امام زمانہ (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے عصر میں لوگوں کی اقتصادی حالت بہتر سے بہتر ہو جائے گی اور تجارت میں رونق اور بازاریں بروی کار آجائیں گی۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سلسلے میں فرماتے ہیں: ''قیامت کی علامت (حضرت مہدی (عج) کے ظہور کی) یہ ہے کہ مال ودولت لوگوں کے درمیان باڑھ کی طرح رواں ہوں گے علم ودانش

---

(۱) حاکم، مستدرک، ج ۴، ص ۵۵۸؛ عقد الدرر، ص ۱۴۴؛ متقی ہندی، برہان، ص ۱۸۴؛ کشف الغمہ، ج ۳، ص ۲۶۰؛ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۲۱۵؛ بحار الانوار، ج ۵۱، ص ۸۱؛ الشیعہ والرجعہ، ج ۱، ص ۲۱۴.

(۲) جامع احادیث الشیعہ، ج ۸، ص ۷۷؛ احقاق الحق، ج ۱۳، ص ۲۱۵ و ج ۱۹، ص ۶۸۱.

(۳) ابن حماد، فتن، ص ۱۴۸.

ظاہر ہوں گے تجارت کو عام رواج ملے گا اور بازار کی رونق بڑھ جائے گی"۔(۱)

عبداللہ بن سلام کہتے ہیں: کہ لوگ دجّال کے خروج کرنے کے بعد چالیس سال زندگی گذاریں گے، کھجوریں بارآور ہوں گی اور بازار قائم ہوگا۔(۲)

---

(۱) ابن قتیبہ، عیون الاخبار، ج ۱، ص ۱۴۔

(۲) ابن ابی شیبہ، مصنف، ج ۱۵، ص ۱۴۴؛ الدر المنثور، ج ۵، ص ۳۵۴؛ متقی ہندی، برہان، ص ۱۹۳۔

پانچویں فصل

صحت اور علاج

امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور سے قبل معاشرہ کی ایک مشکل تندرستی و علاج کا فقدان ہے جس کے نتیجے میں بیماریوں کا عام رواج اور مرگ ناگہانی (اچانک) کی پوری دنیا میں زیادتی و کثرت ہوگی عام بیماریاں جیسے:

جذام (کوڑھ) طاعون، لقوہ، اندھاپن، سکتہ (ہارٹ اٹیک) اس کے علاوہ سیکڑوں خطرناک بیماریاں اس درجہ لوگوں کی حیات کو چیلنج کریں گی کہ گویا ہر شخص اپنی موت کا انتظار کر رہا ہو اور ہرگز حیات کا امیدوار نہیں ہے رات کو بستر پر جانے کے بعد صبح بیدار ہونے تک حیات کی امید باقی نہیں رہ جائے گی نیز گھر سے باہر جانے کے بعد صحیح و سالم واپس آنے کی امید نہیں رہ جائے گی۔

یہ دلخراش اور خطرناک حالت فضائے زندگی کی آلودگی کی وجہ سے ہوگی اور ایسا ایٹمی و کیمیائی (زہریلے) اسلحے کے استعمال سے ہوگا یا مقتولین کی کثرت اور لاش کے بے دفن پڑے رہ جانے سے بدبو کی وجہ سے ہوئی ہوگی ان بیماریوں کا سبب ہوسکتا ہے یا ذہنی اور روحی بیماریوں کی وجہ سے جو نا امنی و عدم سلامتی و عزیزوں کی موت سے پیدا ہوگی شاید یہ ان تمام چیزوں کی معلول ہے جس کو ہم اور آپ نہیں جانتے۔

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت میں ان حالات میں ستم رسیدہ انسانوں کے دل میں امید کی کرن پھوٹے گی اور ناگفتہ بہ حالت کے خاتمہ اور انسانی سماج کو تندرستی کی نوید ہوگی ٹھیک

یہ وہی چیز ہے جس کو امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت انجام دے گی۔

یہاں پر تندرستی وعلاج سے متعلق ظہور سے قبل چند روایت ذکر کرتے ہیں پھر ان روایات کو بیان کریں گے جو حضرت حجت (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی تندرستی وعلاج کے بارے میں کوشش وتلاش کی خبر دیتی ہیں۔

الف) بیماریوں کا عام رواج اور ناگھانی موتوں کی کثرت

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''قیامت نزدیک ہونے کی علامت یہ ہے کہ ایک مرد بغیر کسی درد وبیماری کے مرجائے گا''.(۱)

دوسری روایت میں فرماتے ہیں: ''قیامت نزدیک ہونے (ظہور مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی علامت صاعقہ (آسمانی بجلی) رعد (بجلی کی کڑک) جو جلنے کا باعث ہوگا) پے در پے آئے گی اس طرح سے کہ جب کوئی شخص اپنے رشتہ دار یا کسی گروہ کے پاس جاکر سوال کرے گا کہ کل کس کس پر بجلی گری اور جل کر خاکستر ہوا؟ تو اسے جواب ملے گا کہ فلاں فلاں...''.(۲)

صاعقہ۔ خوفناک آواز سے بے ہوش اور اس کے اثر سے عقل زائل ہونے کے معنی میں ہے نیز آگ لگنے اور جلنے کے معنی میں بھی ہے اس لحاظ سے جو لوگ صاعقہ کا شکار ہوں یا ان کی عقل زائل ہوجائے یا صاعقہ کی وجہ سے جل کر خاکستر ہوجائیں۔(۳)

لیکن یہ ممکن ہے کہ صاعقہ ترقی یافتہ اسلحوں کے منفجر ہوجانے سے ہو کہ دردناک آواز، جلا دینے والی آگ؛ اس طرح سے کہ جو بھی اس سے نزدیک ہوگا خاکستر ہوجائے گا اور جو آثار

....

(۱) فردوس الاخبار، ج۴، ص ۲۹۸.

(۲) احمد، مسند، ج۳، ص ۶۴؛ فردوس الاخبار، ج ۵، ص ۴۳۲.

(۳) فرہنگ عمید، ج ۲، ص ۶۸۸.

انسانوں پر مرتب ہوتے ہیں وہ بیماریاں ہیں اور بس یہ تینوں بیماریاں تباہ کن اسلحوں کی وجہ سے ہیں۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دوسری روایت میں فرماتے ہیں: ''قیامت نزدیک ہونے کی علامت موت کی زیادتی اور ان سالوں میں پے در پے زلزلہ کا آنا ہے''. (۱)

حضرت امیر المومنین علیہ السلام اس سلسلے میں فرماتے ہیں: ''حضرت قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور سے پہلے دو طرح کی موت کثرت سے ہوگی سرخ موت (قتل) سفید موت یعنی طاعون''. (۲)

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''قیامت و روز جزاء کی علامت لقوہ کی بیماری اور ناگہانی موت کا عام رواج ہونا ہے''. (۳)

امام موسیٰ کاظم (علیہ السلام) رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''ناگہانی موتیں، جذام و بواسیر، قیامت کے نزدیک ہونے کی علامتیں ہیں''. (۴)

بیان الائمہ کتاب میں مذکور ہے: کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے ظہور کے نزدیک ہونے کی علامت پوری دنیا میں بیماری کا رواج اور وبا، و طاعون کا پھیلنا ہے، خصوصاً بغداد اور اس سے متعلق شہروں میں نتیجہ کے طور پر، بہت سارے لوگ نیست و نابود ہو جائیں گے۔ (۵)

---

(۱) المعجم الکبیر، ج ۷، ص ۵۹.

(۲) مفید، ارشاد، ص ۳۵۹؛ نعمانی، غیبۃ، ص ۲۷۷؛ طوسی، غیبۃ، ص ۲۶۷؛ اعلام الوری، ص ۴۲۷؛ خرائج، ج ۳، ص ۱۱۵۲؛ الصراط المستقیم، ص ۲۴۹؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۱۱؛ الزام الناصب، ج ۲، ص ۱۲۷.

(۳) بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۱۳؛ ابن اثیر، نہایہ، ج ۱، ص ۱۸۷.

(۴) بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۶۹، نقل از: الامامہ والتبصرہ؛ الزام الناصب، ج ۲، ص ۱۲۵.

(۵) بیان الائمہ، ج ۱، ص ۱۰۲.

ب) صحت و تندرستی

علم کے حیرت انگیز شگوفے خصوصاً حفظ صحت وعلاج حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی حکومت میں اور اُسے سماج میں رواج دینے ،شعلۂ جنگ کے خاموش ہونے ،نفسانی وذہنی سکون، روحی علاج انسانوں کی اصلاح کے سبب نیز کسانی وجانوروں کی پرورش میں اضافہ اورضرورت کی حد تک غذاؤں کی فراہمی منجملہ ان عوامل میں ہیں جوامام عصر (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کے زمانے میں اعلیٰ حد تک پہنچ جائے گی لیکن ایسا ہوسکتا ہے کہ لوگوں کی جسمی حالت دگرگوں ہوجائے اور عمر طولانی بھی ایسا بھی ہوگا کہ ایک شخص ہزار فرزند اور نسل دیکھے پھر اس کے بعد دنیا سے انتقال کرے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''جب حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) آسمان سے نازل ہوں گے اور دجال کو قتل کریں گے اور رات کو اس کی صبح کے ہنگام آفتاب مغرب سے نکلے گا (نہ مشرق کی طرف سے) تو انسان اس طرح چالیس سال تک آسودہ خاطر ،عیش وعشرت سے بھری زندگی گذارے گا کہ اس مدت میں نہ تو کوئی مرے گا اور نہ ہی بیمار ہوگا''.(۱)

شاید اس بات سے مراد یہ ہے کہ جو موتیں اور بیماریاں ظہور سے قبل عام ہوں گی دوران ظہور اتنی کم ونادر سننے میں آئیں گی کہ عدم بیماری وموت کا حکم لگایا جاسکتا ہے ممکن ہے کہ ظاہری معنی مراد ہوں یعنی اس مدت میں موت وبیماری کا وجود نہیں ہوگا وہ بھی حضرت بقیۃ اللہ اعظم کے ظہور کی برکت سے ایسا ہوگا۔

حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی حکومت میں عمریں طولانی ہوں گی''.(۲)

---

(۱) ابن طاؤس، ملاحم، ص ۹۷. (۲) عقد الدرر، ص ۱۵۹؛ القول المختصر، ص ۲۰.

مفضل بن عمر کہتے ہیں: امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: ''جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے تو لوگ آپ کی فرمانروائی کے زیر سایہ طولانی عمریں کریں گے؛ اتنا کہ ہر شخص ہزار فرزند کا باپ ہوگا''. (۱)

امام سجاد (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں: ''جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) قیام کریں گے، تو خداوند عز و جل بیماری وبلا کو ہمارے شیعوں سے دور کردے گا اور ان کے قلوب کو فولاد کے مانند محکم بنادے گا اور ان میں ہر ایک چالیس مرد کی قوت کا مالک ہوگا وہی لوگ زمین کے حاکم اور سربراہ ہوں گے''. (۲)

امام محمد باقر (علیہ السلام) امام زمانہ (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی حکومت میں محیط صحت سے متعلق فرماتے ہیں: ''جب ہمارے قائم ظہور کریں گے تو گندے اور استعمال شدہ پانی کے کنویں اور ناودان (پرنالے) جو راستوں میں واقع ہوں گے توڑ دیں گے''. (۳)

شہروں اور معاشرے کی فضا ڈاکٹری اصول کے مطابق حفاظت کرنا حکومتوں کی ذمہ داری ہے، اس بناء پر وہ چیز جو ماحولیات و فضا اور حفظ صحت کے خلاف ہو اس کی روک تھام ہونی چاہئے گھروں کے گندے پانیوں کو گلیوں میں پھینکنا، گھر سے باہر بیسن اور پاخانوں کے کنوؤں کو گھر سے باہر کھودنا جیسا کہ بعض شہروں، دیہاتوں میں مرسوم ہے حفظ صحت کے اصول کی نابودی کا باعث

---

(۱) مفید، ارشاد، ص۳۶۳؛ المستجاد، ص۵۰۹؛ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۳۷؛ وافی، ج۲، ص۱۱۳.

(۲) نعمانی، غیبۃ، ص۲۱۷؛ صدوق، خصال، ج۲، ص۵۴۱؛ روضۃ الواعظین، ج۲، ص۲۹۵؛ الصراط المستقیم، ج۲، ص۲۶۱؛ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۱۷.

(۳) من لا یحضرہ الفقیہ، ج۱، ص۲۳۲؛ مفید، ارشاد، ص۳۶۵؛ طوسی، غیبۃ، ۲۸۳؛ روضۃ الواعظین، ج۲، ص۲۶۴؛ اعلام الوری، ص۴۳۲؛ الفصول المہمۃ، ص۳۰۲؛ اثبات الہداۃ، ج۳، ص۴۵۴؛ بحار الانوار، ج۵۲، ص۳۳۳.

ہے؛ اس لحاظ سے، جو ہم مشاہدہ کر رہے ہیں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کا ایک وظیفہ ڈاکٹری اصولوں کے مطابق حفظ صحت کی خلاف ورزی کی روک تھام ہے۔

ج ؍علاج

چونکہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے دور میں ضرورت کی حد تک علاج فراہم ہے، لہذا بیماریاں کم ہو جائیں گی اور ایک مختصر تعداد ہوگی جو بیماریوں سے دوچار ہوگی لیکن اس زمانے میں ڈاکٹری علم حد درجہ ترقی پذیر ہوگا اور مختلف امراض میں مبتلا افراد کم سے کم مدت میں شفایاب ہوں گے اس کے علاوہ حضرت، خداوند عالم کی تائید سے نا قابل علاج بیماروں کو خود ہی شفا دیں گے یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ حضرت کے دور حکومت میں بیماری نہیں پائی جائیگی۔

امام حسین (علیہ السلام) حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت کے بارے میں فرماتے ہیں: ''کوئی نابینا، لنج اور فالج زدہ، دردمند روی زمین پر نہیں رہ جائے گا مگر یہ کہ خداوند عالم اس کے درد کو برطرف کر دے گا''.(۱)

حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: ''جس وقت ہمارے قائم پوشیدہ و مخفی ہونے کے بعد ظاہر ہوں گے جبرئیل ان کے آگے آگے اور کتاب خدا چہرے کے سامنے ہوگی اور اس سے حضرت کوڑھی، سفید داغ کے مریض کو شفا دیں گے''.(۲)

اس روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ خود حضرت نا قابل علاج، مرض کا معالجہ کرنے میں بہت بڑا کردار ادا کریں گے۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں: جب ہمارے قائم قیام کریں گے، تو

....

(۱) خرائج، ج ۲، ص ۸۴۹؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۶۲. (۲) روضۃ الانوار، ص ۱۳۳؛ الشیعۃ والرجعۃ، ج ۱، ص ۱۷۱.

خداوند عالم مومنین سے بیماریوں کو دور اور تندرستی وصحت کو ان کے قریب کردے گا''.(۱)

امام محمد باقر علیہ السلام اس سلسلے میں فرماتے ہیں: ''جو بھی قائم اہل بیت (علیہم السلام) کو درک کرے اور اگر وہ بیماری سے دوچار ہوگا، شفا پائے گا اور اگر ضعیف وناتوانی کا شکار ہوگا، قوی وتوانا ہوجائے گا''.(۲)

شیخ صدوقؒ کی کتاب خصائل میں مذکور ہے کہ ''حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے میں بیماری ختم ہوجائے گی اور وہ لوگ (مومنین) فولادی پارے بن جائیں گے''.(۳)

امام (علیہ السلام) کی شہادت

حضرت کی شہادت یا رحلت کے بارے میں مختلف روایتیں ہیں لیکن حضرت امام حسن مجتبیٰ (علیہ السلام) کے بقول کے آپ فرماتے ہیں: ''کہ ہم اماموں میں یا زہر دغا سے شہید ہوگا یا تلوار سے''.(۴)

جو روایات حضرت کی شہادت پر دلالت کرتی ہیں انھیں میں بعض دیگر روایات پر ترجیح دی جاسکتی ہے۔

ہم یہاں پر چند روایت کے ذکر کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں:

امام جعفر صادق (علیہ السلام) آیۂ شریفہ ﴿ثم رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ﴾(۵)

---

(۱) نعمانی، غیبۃ، ص ۳۱۷؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۶۴؛ اثبات الہداۃ، ج ۳، ص ۴۹۳.

(۲) نعمانی، غیبۃ، ص ۳۱۷؛ صدوق، خصال، ج ۲، ص ۵۴۱؛ روضۃ الواعظین، ج ۲، ص ۲۹۵؛ الصراط المستقیم، ج ۲، ص ۲۶۱؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۳۵؛ نقل از خرائج.

(۳) صدوق، خصال، ص ۵۹۷.

(۴) کفایۃ الاثر، ص ۲۲۶؛ بحار الانوار، ج ۲۷، ص ۲۱۷.

(۵) سورۂ اسراء آیت ۶.

کے ذیل میں فرماتے ہیں: ''اس سے مراد امام حسین (علیہ السلام) اور آپ کے ستر ۷۰/اصحاب کا عصر امام زمانہ میں دوبارہ زندہ ہونا ہے؛ جب کہ سنہری (خود) (جنگ میں پہنی جانے والی ٹوپی) سر پر ہوگی لوگوں کو امام حسین (علیہ السلام) کی رجعت اور دوبارہ زندہ ہونے کی خبر دیں گے تا کہ مومنین شک وشبہ میں نہ پڑیں۔

ایسا اس وقت ہوگا جب حضرت حجت (عجل اللہ تعالی فرجہ) لوگوں کے درمیان ہوں گے چونکہ حضرت کی معرفت اور ایمان لوگوں کے دلوں میں مستقر و ثابت ہو چکا ہوگا اور حضرت حجت (عجل اللہ تعالی فرجہ) کو موت آجائے گی تو امام حسین (علیہ السلام) آپ کو غسل، کفن، حنوط اور دفن کریں گے چونکہ کبھی وصی کے علاوہ کوئی وصی کو سپرد لحد نہیں کر سکتا''.(۱)

زہری کہتا ہے: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) چودہ سال زندہ رہ کر اپنی طبعی موت سے جاں بحق ہوں گے۔(۲)

ارطاۃ کہتا ہے کہ مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) چالیس سال گزار کر اپنی طبعی موت سے مریں گے۔(۳)

کعب الاحبار کہتا ہے کہ اس امت کے منصور، مہدی ہیں اور زمین کے رہنے والے اور آسمان کے پرندے اس پر درود بھیجتے ہیں۔

یہ وہی ہیں جو روم اور جنگ عظیم میں آزمائے جائیں گے یہ آزمائش بیس سال طولانی ہوگی

---

(۱) کافی، ج۸، ص۲۰۶؛ تاویل الآیات الظاہرہ، ج۱، ص۲۷۸ و ج۲، ص۲۶۷؛ مختصر البصائر، ص۴۸؛ تفسیر برہان، ج۲، ص۴۰۱؛ بحار الانوار، ج۵۳، ص۱۳ و ج۴۱، ص۵۶.

(۲) ابن حماد، فتن، ص۱۰۴؛ البدء والتاریخ، ج۲، ص۱۸۴؛ متقی ہندی، برہان، ص۱۶۳.

(۳) ابن حماد، فتن، ص۹۹؛ عقد الدرر، ص۱۴۷؛ متقی ہندی، برہان، ص۱۵۷.

اورحضرت دو ہزار پرچم دار کمانڈروں کے ہمراہ شہید ہوں گے؛ پھر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فقدان کی مصیبت مسلمانوں کے لئے حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی شہادت سے قیمتی وگراں نہیں ہوگی۔(۱)

اگرچہ زہری، ارطاۃ وکعب الاحبار کی باتیں ہمارے نزدیک قابل اعتماد نہیں ہیں؛ لیکن اس میں صداقت کا بھی احتمال ہے۔

حضرت امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی کیفیت شہادت

الزام الناصب میں حضرت کی شہادت کی کیفیت مذکور ہے: ''جب ستر ۷۰ رسال پورے ہوں گے اور حضرت کی موت نزدیک ہو جائے گی، تو قبیلۂ تمیم سے، سعیدہ نامی عورت حضرت کو شہید کرے گی اس عورت کی خصوصیت یہ ہے کہ مردوں کی طرح داڑھی ہوگی۔

وہ چھت کے اوپر سے، جب حضرت وہاں سے گذر رہے ہوں گے، ایک پتھر آپ کی طرف پھینکے گی اور آنحضرت کو شہید کر ڈالے گی. اور جب حضرت شہید ہو جائیں گے تو امام حسین (علیہ السلام) غسل وکفن، کے فرایض انجام دیں گے''. (۲) لیکن ہم نے اس کتاب کے علاوہ یہ مطلب، یعنی کیفیت شہادت کسی اور کتاب میں نہیں دیکھا۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں:

حسین (علیہ السلام) اپنے ان اصحاب کے ساتھ جو آپ کے ہمرکاب شہید ہوئے ہیں

---

(۱) عقد الدرر، ص ۱۴۹.

(۲) الزام الناصب، ص ۱۹۰؛ تاریخ مابعد الظہور، ص ۸۸۱.

آئیں گے.(۱) تو ستر ۷۰ پیغمبران کے ہمراہ ہوں گے؛ جس طرح حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے ہمراہ ستر ۷۰ افراد بھیجے گئے تھے اس وقت حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) انگوٹھی ان کے حوالے کریں گے اور امام حسین (علیہ السلام) حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے غسل، کفن، حنوط، دفن کے ذمہ دار ہوں گے۔

﴿سلام علیه یوم ولد ویوم یظهر ویوم یموت ویوم یبعث حیاً﴾

❀❀❀❀❀

(۱) امام حسین (علیہ السلام) کی رجعت سے متعلق آیۃ اللہ والد مرحوم کی کتاب ستارۂ درخشاں ملاحظہ ہو.

منابع و ماخذ

۱۔ قرآن کریم

۲۔ نہج البلاغہ

۳۔ اثبات الوصیہ، علی بن حسین مسعودی، ت ۳۴۶ھ.ق، انتشارات الرضی قم ۱۴۰۴ھ.ق.

۴۔ اثبات الہداۃ، محمد بن الحسن حر عاملی، ت ۱۱۰۴ھ.ق، چاپخانہ علمیہ، قم.

۵۔ الاحتجاج، احمد بن علی بن ابی طالب الطبرسی، قرن ششم ہجری، دار النعمان، نجف اشرف، ۱۳۸۶ھ.ق.

۶۔ احقاق الحق وازہاق الباطل، شہید قاضی نور اللہ حسینی مرعشی تستری، ت ۱۰۱۹ھ.ق. (باتعالیق آیۃ اللہ مرعشی نجفی) کتابخانہ آیۃ اللہ مرعشی، قم.

۷۔ الاختصاص، محمد بن محمد بن نعمان ۴۱۳ھ.ق، انتشارات اسلامی وابستہ بہ جامعہ مدرسین، قم.

۸۔ اختیار معرفۃ الرجال، (رجال کشی) ابوعمرو محمد بن عمر بن عبد العزیز کشی، ت ۳۸۵ھ.ق، تلخیص از ابوجعفر محمد بن الحسن طوسی، دانشگاہ مشہد.

۹۔ الاذاعۃ لما کان وما یکون بین یدی الساعۃ، محمد صادق حسن قنوجی بخاری، ۱۳۰۷ھ.ق، دار الکتب العلمیہ، بیروت.

۱۰۔ الارشاد، محمد بن محمد بن نعمان، ۴۱۳ھ.ق، بصیرتی قم.

۱۱۔ ارشاد القلوب، ابومحمد الدیلمی، موسسہ اسلامی، بیروت.

۱۲۔ اسعاف الراغبین، محمد بن علی الصبان، ت ۱۲۰۶ھ.ق، دار الفکر، قاہرہ.

۱۳۔ اسد الغابہ، ابن الاثیر شیبانی، ت ۶۳۰ھ.ق، چاپخانہ اسلامیہ، تہران.

۱۴۔الاصابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، ابن حجر عسقلانی، ت ۸۵۱ ھ.ق، دارالکتب، بیروت.
۱۵۔الاصول الستۃ عشر، تحقیق حسن مصطفوی، تہران، ۱۳۷۱ ش.
۱۶۔اعلام المنجد، لویس معلوف الیسوعی، دارالمشرق، بیروت.
۱۷۔اعلام النساء، عمر رضا کحالہ، مؤسسہ الرسالہ، بیروت، ۱۴۰۱ ھ.ق.
۱۸۔اعلام الوری باعلام الہدی، ابوعلی فضل بن حسن طبرسی، ت ۵۴۸ ھ.ق، دارالمعرفۃ، بیروت.
۱۹۔اعیان الشیعہ، سید محمد محسن امین عاملی، دارالتعارف، بیروت.
۲۰۔اقبال، رضی الدین ابوالقاسم علی بن موسی بن جعفر بن طاؤس، ت ۶۶۴ ھ.ق، دارالکتب اسلامیہ.
۲۱۔الزام الناصب، شیخ علی یزدی حائری، قم ۱۴۰۴ ھ.ق.
۲۲۔امالی الشجری، (امالی الخمیسیہ) یحیٰ بن حسین شجری، ت ۴۷۹ ھ.ق، عالم الکتب، بیروت.
۲۳۔امالی شیخ طوسی، ابوجعفر محمد بن الحسن طوسی، ت ۴۶۰ ھ.ق المکتبۃ الاھلیہ، بغداد.
۲۴۔امالی مفید، محمد بن محمد بن نعمان ت ۴۱۳ ھ.ق، انتشارات اسلامی وابستہ بہ جامع مدرسین، قم.
۲۵۔الامامۃ والتبصرہ، علی بن الحسین بن بابویہ قمی، ت ۳۲۹ ھ.ق، مدرسۃ الامام المہدی (ع)، قم.
۲۶۔الانساب، ابوسعد عبدالکریم تمیمی سمعانی، ت ۵۶۳ ھ.ق، مؤسسہ الکتب الثقافیہ، بیروت، ۱۴۰۸ ھ.ق.
۲۷۔الایقاظ من الھجعہ، محمد بن الحسن حر عاملی، ت ۱۱۰۴ ھ.ق، دارالکتب العلمیہ قم.
۲۸۔الایام المکیہ، نجم الدین طبسی، دانشکدہ علوم اسلامی، قم.
۲۹۔بحارالانوار، محمد باقر مجلسی، ت ۱۱۱۱ ھ.ق، مؤسسہ الوفاء، بیروت.
۳۰۔البدء والتاریخ، منسوب بہ ابویزید احمد بن سہل بلخی مقدسی، ت ۳۵۵ ھ.ق، کتابخانہ اسدی، تہران.
۳۱۔البرہان فی تفسیر القرآن، سید ہاشم بحرانی، ت ۱۱۰۷ ھ.ق، چاپخانہ علمیہ قم.

۳۲۔البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان، علاء الدین علی بن حسام الدین، معروف بہ متقی ہندی، ت ۹۷۵ ھ.ق، چاپخانہ خیام، قم.

۳۳۔برہان قاطع، محمد حسین برہان، ت ۱۰۸۳ھ.ق، نشر خردنیما، تہران.

۳۴۔بشارۃ اسلام، سید مصطفی آل السید حیدر کاظمی، ت ۱۳۳۶ھ.ق، کتابخانہ نینوی الحدیثہ، تہران.

۳۵۔بشارۃ المصطفی، ابوجعفر محمد بن ابی القاسم طبری، کتابفروشی حدریہ، نجف اشرف.

۳۶۔بصائر الدرجات فی فضائل آل محمد، محمد بن الحسن بن فروخ صفار قمی، ت ۲۹۰ھ.ق، کتابخانہ آیۃ اللہ مرعشی نجفی، قم.

۳۷۔بہجۃ الآمال، ملا علی علیاری تبریزی، ت ۱۳۲۷ ھ.ق، بنیاد فرہنگ اسلامی کوشانپور، تہران.

۳۸۔بیان الائمہ، محمد مہدی نجفی، قم، ۱۴۰۸ ھ.ق.

۳۹۔البیان فی اخبار صاحب الزمان، محمد بن یوسف بن محمد قرشی، گنجی شافعی، ت ۶۵۸ ھ.ق، دار احیاء تراث اہل بیت، تہران.

۴۰۔تاویل الآیات الظاہرۃ فی فضائل العترہ الطاہرہ، سید شرف الدین علی حسینی استرابادی نجفی، قرن ششم، مدرۃ الامام المہدی (عج)، قم.

۴۱۔تاریخ الامم والملوک، ابوجعفر محمد بن جریر طبری، ت ۳۱۰ ھ.ق، دار المعارف قاہرہ.

۴۲۔تاریخ بغداد، ابعبکر احمد بن علی خطیب بغدادی، ت ۴۶۳ ھ.ق، دار الکتب العملیہ، بیروت.

۴۳۔تاریخ مابعد ظہور، سید محمد صادق صدر، دار التعارف للمطبوعات، بیروت.

۴۴۔تبصرہ الولی، سید ہاشم بحرانی، ت ۱۱۰۷ ھ.ق، مؤسسہ الاعلمی، بیروت.

۴۵۔تحف العقول عن آل الرسول، ابومحمد حسن بن علی بن الحسین بن شعبۃ حرانی، انتشارات اسلامی وابستہ بہ جامع مدرسین، قم.

۴۶۔تذکرۃ الفقہاء، علامہ حلی، ت ۷۲۶ ھ.ق، مؤسسہ آل البیت لاحیاء التراث، قم.

۴۷۔الترغیب الترهیب من الحدیث الشریف، عبد العظیم بن عبد القوی المنذری، ت ۶۵۶ھ.
ق، دار احیاء التراث العربی، بیروت.
۴۸۔التصریح بما تواتر فی نزول المسیح محمد انو شاہ کشمیری ہندی، ت ۱۳۴۲ھ.ق، دار القران الکریم،
بیروت.
۴۹۔التطبیق بین السفینة والبحار بالطبعة الجدیدة، سید جواد مصطفوی، آستان قدس رضوی،
مشہد، ۱۴۰۳ھ.ق.
۵۰۔تفسیر الصافی، فیض کاشانی، ت ۱۰۹۱ھ.ق، مؤسسہ الاعلمی، بیروت.
۵۱۔تفسیر العسکری علیہ السلام منسوب بہ امام حسن عسکری علیہ السلام مدرسة الامام المهدی (عج) قم، ۱۴۰۹ھ.ق.
۵۲۔تفسیر العیاشی، محمد بن مسعود بن عیاش سمرقندی، کتابفروشی اسلامیہ، تہران.
۵۳۔تفسیر فرات الکوفی، فرات بن ابراہیم بن فرات کوفی، کتابفروشی داوری، قم.
۵۴۔تفسیر قمی، ابو الحسن علی بن ابراہیم قمی، اواخر قرن سوم ہجری قمری، کتابفروشی الہدی نجف اشرف.
۵۵۔تفسیر نور الثقلین، عبد علی جمعہ العروسی الحویزی، ت ۱۱۱۲ھ.ق، چاپخانہ علمیہ، قم.
۵۶۔تقریب المعارف، شیخ تقی الدین ابو الصلاح حلبی، ت ۱۱۱۲ھ.ق، انتشارات اسلامی وابستہ
بہ جامع مدرسین، قم، ۱۴۰۴ھ.ق.
۵۷۔التقریب والتیسیر، ابو زکریا یحیی بن شرف النوی، بیروت.
۵۸۔تنقیح المقال فی علم الرجال، شیخ عبد اللہ بن محمد بن حسن المولی عبد اللہ المامقانی النجفی، ت
۱۳۵۱ھ.ق.
۵۹۔تہذیب الاحکام فی شرح المقنعہ، ابو جعفر محمد بن الحسن طوسی، ت ۴۶۰ھ.ق، دار الکتب
الاسلامیہ، تہران.
۶۰۔ثواب الاعمال وعقاب الاعمال، محمد بن الحسین بن بابویہ ۳۸۱ھ.ق، کتابخانہ آیۃ اللہ مرعشی
نجفی، قم.

۶۱۔ جامع احادیث الشیعہ، سید حسین بروجردی، ت ۱۳۸۰ھ.ق، مدینۃ العلم، قم.
۶۲۔ جامع الاخبار، تاج الدین شعیری، قرن ششم ہجری قمری، انتشارات رضی، قم.
۶۳۔ جامع الاصول من احادیث الرسول، ابو السعادات مبارک بن محمد معروف بہ ابن الاثیر، ت ۶۰۶ھ.ق، دار احیاء التراث العربی، بیروت.
۶۴۔ الجامع الصحیح، محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ترمذی ت ۲۹۷ھ.ق.
۶۵۔ جمع الجوامع (الجامع الکبیر)، جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطی، ت ۹۱۱ھ.ق، چاپ سنگی.
۶۶۔ الحاوی للفتاوی، جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطی، ت ۹۱۱ھ.ق، دار کتب العلمیہ، بیروت.
۶۷۔ حق الیقین، محمد باقر مجلسی، ت ۱۱۱۱ھ.ق، جاویدان، تہران.
۶۸۔ حلیۃ الابرار فی فضائل محمد وآل الاطہار، سید ہاشم بن اسماعیل بحرانی، ت ۱۱۰۷ھ.ق، دار الکتب العلمیہ، قم.
۶۹۔ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ابو نعیم اصفہانی احمد بن عبداللہ، ت ۴۳۰ھ.ق، دار الکتب العربی، بیروت.،،،
۷۰۔ الخرائج والجرائح، ابو الحسن سعید بن ھبۃ اللہ معروف بہ قطب راوندی، ت ۵۷۳ھ.ق، مؤسسہ الامام المہدی (عج)، قم.
۷۱۔ الخصال، ابو جعفر محمد بن علی بن الحسن بن بابویہ قمی، ت ۳۸۱ھ.ق، انتشارات اسلامی وابستہ بہ جامع مدرسین، قم.
۷۲۔ خلاصۃ الاقوال، (رجال علامہ)، حسن بن یوسف بن مطہر حلی، ت، الرضی، قم.
۷۳۔ درر الاخبار فیما یتعلق بحال الاحتضار، شیخ محمد رضا طبسی نجفی، ت ۱۴۰۵ھ.ق، چاپخانہ نعمان نجف اشرف.
۷۴۔ الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، جلال الدین سیوطی، ت ۹۱۱ھ.ق، دار المعرفۃ، بیروت.

۷۵۔ دلائل الامامہ، ابوجعفر محمد بن جریر بن رستم طبری، کتابفروشی رضی، قم۔
۷۶۔ دلائل النبوۃ، احمد بن عبداللہ، ابونعیم اصفہانی، ت ۴۳۰ ھ.ق، دارالمعرفۃ، بیروت۔
۷۷۔ ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربیٰ محب الدین احمد بن عبداللہ الطبری، ت ۶۹۴ ھ.ق، کتابفروشی محمدی، قم۔
۷۸۔ الذریعہ الی تصانیف الشیعہ، آقا بزرگ تہرانی، ت ۱۳۸۹ ھ.ق، کتابفروشی اسلامیہ، تہران۔
۷۹۔ راموز الاحادیث، ضیاء الدین احمد بن مصطفیٰ استانبولی، ت ۱۳۱۱ ھ.ق، چاپ ہند۔
۸۰۔ رجال ابن داود، حسن بن علی بن داود حلی، ت وایل قرن ہشتم، نجف ۱۹۷۲ء م۔
۸۱۔ رجعت از نظر شیعہ، نجم الدین طبسی، چاپخانہ علمیہ، قم، ۱۴۰۰ ھ.ق۔
۸۲۔ الرجعہ فی احادیث الفریقین، جنم الدین طبسی۔
۸۳۔ راہنمای کتب اربعہ، محمد مظفری، چاپخانہ علمیہ قم، ۱۴۰۵ ھ.ق۔
۸۴۔ روضۃ المتقین، محمد تقی مجلسی، ۱۰۷۰ ھ.ق، بنیاد فرہنگ اسلامی کوشانپور، تہران۔
۸۵۔ روضۃ الواعظین، محمد بن فتال نیشاپوری، ت ۵۰۸ ھ.ق، انشارات الرضی قم۔
۸۶۔ ریاحین الشریعۃ، ذبیح اللہ محلاتی، دارالکتب الاسلامیہ، تہران۔
۸۷۔ ستارۂ درخشان، شیخ محمد رضا طبسی نجفی، ترجمہ سید محمد میر شاہ والد، انتشارات محمدی، تہران۔
۸۸۔ سفینۃ البحار، شیخ عباس قمی، ت ۱۳۵۹ ھ.ق، انتشارات اسوہ قم۔
۸۹۔ سنن ابن ماجہ، محمد بن یزید قزوینی، ت ۲۷۵ ھ.ق دار احیاء التراث العربی، بیروت۔
۹۰۔ سنن ابی داود، سلمان بن الاشعث سجستانی، ت ۲۷۵ ھ.ق، دار احیاء السنۃ النبویہ۔
۹۱۔ السنن الکبریٰ، ابوبکر احمد بن الحسین بیہقی، ت ۴۵۸ ھ.ق، دارالمعرفۃ، بیروت۔
۹۲۔ سنن الدارمی، ابو محمد عبداللہ دارمی، ت ۲۵۵ ھ.ق، دارالفکر، بیروت۔
۹۳۔ السیرۃ الحلبیہ، علی بن برہان الدین حلبی شافعی، ت ۱۰۴۴ ھ.ق، بیروت۔
۹۴۔ شرح نہج البلاغہ، عزالدین ابو حامد بن ھبۃ اللہ بن ابی الحدید مدائنی، ت ۶۵۵ ھ۔

ق، چاپخانہ بابی حلبی قاہرہ۔
۹۵۔الشیعہ والرجعہ، شیخ محمد رضا طبسی نجفی، چاپخانہ الآداب نجف اشرف، ۱۳۸۵ھ.ق.
۹۶۔صحیح البخاری، اسماعیل بن ابراہیم جعفی بخاری، ت ۲۵۶ھ.ق، داراحیاء التراث العربی، بیروت۔
۹۷۔صحیح ترمذی، ابوعیسی محمد بن عیسی بن سورہ، ت ۲۹۷ھ.ق، داراحیاء التراث العربی، بیروت۔
۹۸۔صحیح مسلم:، ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری، ت ۲۶۱ھ.ق، داراحیاء التراث العربی، بیروت۔
۹۹۔الصراط المستقیم الی مستحقی التقدیم، زین الدین ابومحمد علی بن یونس عاملی نباطی، ت ۸۷۷ھ.ق، کتابفروشی مرتضویہ، تہران۔
۱۰۰۔الصواعق المحرقہ، احمد بن حجر ہیثمی، ت ۹۷۴ھ.ق، کتابخانہ قاہرہ۔
۱۰۱۔الطبقات الکبری، ابوعبداللہ محمد بن سعد بن منیع بصری زہری، ت ۲۳۰ھ.ق، دار صادر، بیروت۔
۱۰۲۔الطرائف فی معرفۃ مذاہب الطوائف، علی بن موسی معروف بہ سید بن طاؤس، ت ۶۶۴ھ.ق، چاپخانہ خیام، قم۔
۱۰۳۔العدد القویہ لدفع المخاوف الیومیہ، رضی الدین علی بن یوسف بن المطہر حلی، ت ۷۲۶ھ.ق، کتابخانہ آیۃ اللہ مرعشی نجفی، قم۔
۱۰۴۔العطر الوردی، محمد بلبیسی شافعی، ت ۱۳۰۸ھ.ق، چاپخانہ امیریہ، بولاق۔
۱۰۵۔عقائد صدوق، ابوجعفر محمد بن علی بن بابویہ قمی، ت ۳۸۱ھ.ق، چاپ سنگی ۱۲۹۲ھ.ق.
۱۰۶۔عقد الدرر فی اخبار المنتظر، یوسف بن یحیی مقدسی سلمی شافعی، قرن ہفتم ہجری قمری، عالم الفکر، قاہرہ۔

۱۰۷۔العقد الفرید، ابن عبدربہ اندلسی، ت ۳۲۷ھ.ق، دار الکتاب العربی، بیروت.
۱۰۸۔علل الشرائع، ابوجعفر محمد بن علی بن بابویہ، ت ۳۸۱ھ.ق، کتابفروشی حیدریہ، نجف اشرف.
۱۰۹۔العلل المتناهیہ، ابوالفرج عبدالرحمٰن بن الجوزی، ت ۵۹۷ھ.ق، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۰۳ھ.ق.
۱۱۰۔العمدۃ لابن البطریق، یحیی بن الحسن اسدی حلی معروف بہ ابن البطریق، ت ۶۰۰ھ.ق، انتشارات اسلامی وابستہ بہ جامع مدرسین.
۱۱۱۔عوالم العلوم، والمعارف والاحوال من الآیات والاخبار والاقوال، شیخ عبداللہ بحرانی اصفہانی، مدرسہ الامام المہدی (عج) قم.
۱۱۲۔عیون الاخبار، عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ دینوری، ت ۲۷۸ھ.ق، دار الکتب العلمیہ، بیروت.
۱۱۳۔عیون اخبار الرضا، ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین بابویہ، ت ۳۸۱ھ.ق، نشر توس، قم.
۱۱۴۔الغارات، ابواسحاق ابراہیم محمد ثقفی، ت ۲۸۳ھ.ق، انجمن آثار ملی، تہران.
۱۱۵۔غایۃ المرام فی حجۃ الخصام عن طریق الخاص والعام، سید ہاشم بن سلیمان بحرانی، ت ۱۱۰۷ھ.ق، موسسہ الاعلمی، بیروت.
۱۱۶۔الغیبہ، ابوجعفر محمد بن الحسن طوسی، ت ۴۶۰ھ.ق، کتابفروشی نینوی، تہران.
۱۱۷۔الغیبہ، محمد بن ابراہیم نعمانی، ۳۶۰ھ.ق، کتابفروشی صدوق، تہران.
۱۱۸۔الفائق فی غریب الحدیث، جاراللہ، محمود بن عمر زمخشری، ت ۵۸۳ھ.ق، دار المعرفۃ، بیروت.
۱۱۹۔الفتاوی الحدیثیہ، احمد بن حجر ہیثمی، ت ۹۷۴ھ.ق، التقدم العلمیہ، مصر.
۱۲۰۔الفتن، ابوعبداللہ نعیم بن حماد مروزی، ت ۲۲۸ھ.ق، خطی، کتابخانہ المتحف، انگلستان.
۱۲۱۔الفتوحات المکیہ، محمد بن علی معروف بہ ابن عربی، ت ۶۳۸ھ.ق، دار صادر، بیروت.
۱۲۲۔فرائد السمطین فی الفضائل المرتضی والبتول السبطین والائمۃ من ذریتھم، ابراہیم بن محمد جوینی خراسانی، ت ۷۳۰ھ.ق، موسسہ المحمودی، بیروت.

۱۲۳۔فرائد فوائد الفکر، مرعی بن یوسف بن ابی بکر، قرن یازدھم ہجری قمری، بنیاد اسلامی قم.

۱۲۴۔فردوس الاخبار، ابوشجاع شیرویہ ابن شہردار بن شیرویہ دیلمی، ت ۵۰۹ھ.ق، دار الکتب العلمیہ، بیروت.

۱۲۵۔فرہنگ عمید، حسن عمید، جاویدان، تہران.

۱۲۶۔الفصول المہمہ فی معرفۃ احوال الائمہ، علی بن محمد بن احمد مالکی مشہور بہ ابن صباغ، ت ۸۵۵ھ.ق، کتابفروشی دار الکتب، نجف اشرف.

۱۲۷۔فضل الکوفہ و فضل اھلھا، محمد بن علی بن الحسن علوی حسینی کوفی، ت ۴۴۵ھ.ق، موسسہ اھل البیتؑ، بیروت.

۱۲۸۔الفقیہ (کتاب من لا یحضرہ الفقیہ) محمد بن علی بن بابویہ قمی، ت ۳۸۱ھ.ق، دار الکتب الاسلامیہ، تہران.

۱۲۹۔قرب الاسناد، ابوالعباس عبداللہ بن جعفر حمیری، ت ۳۱۰ھ.ق، چاپ سنگی، چاپخانہ اسلامیہ، تہران.

۱۳۰۔قصص الانبیاء، قطب الدین راوندی، ت ۵۷۳ھ.ق، بنیاد پژوہش ھای اسلامی، مشہد، ت ۱۴۰۹ھ.ق.

۱۳۱۔القول المختصر فی علامات المہدی المنتظر، احمد بن حجر ہیثمی، ت ۹۷۴ھ.ق، خطی، کتابخانہ امیر المومنینؑ، نجف اشرف.

۱۳۲۔کامل الزیارات، ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولویہ، ۳۶۷ھ.ق، چاپخانہ مرتضویہ، نجف اشرف، ۱۳۵۶ھ.

۱۳۳۔الکامل فی تاریخ، ابوالحسن علی بن ابی المکرم معروف بہ ابن الاثیر، ت ۶۳۰ھ.ق، دار صادر، بیروت.

۱۳۴۔ کشف الاستار، میرزا حسین نوری، ت ۱۳۲۰ھ.ق، کتابفروشی نینوا، تہران.
۱۳۵۔ کشف الحق (الاربعون)، امیر محمد صادق خاتون آبادی، ت ۱۲۷۰ھ.ق، بنیاد بعثت تہران، ۱۳۶۱ش.
۱۳۶۔ کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ، ابوالحسن علی بن عیسی بن ابی الفتح اربلی، ت ۶۹۲ھ.ق، دار الکتب اسلامی، بیروت.
۱۳۷۔ الکافی، محمد بن یعقوب کلینی رازی، ت ۳۲۹ھ.ق، دار الکتب الاسلامیہ، تہران.
۱۳۸۔ کفایۃ الاثر فی النص علی الائمہ اثنی عشر، ابوالقاسم علی بن محمد بن علی (الخزاز)، قرن چہارم ہجری قمری، نشر بیدار، قم.
۱۳۹۔ کمال الدین واتمام النعمۃ، ابوجعفر محمد علی بن بابویہ قمی، ت ۳۸۱ھ.ق، انتشارات اسلامی وابستہ بہ جامع مدرسین، قم.
۱۴۰۔ الکنی والالقاب، شیخ عباس قمی، ت ۱۳۵۹ھ.ق، کتابخانہ صدر، تہران.
۱۴۱۔ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، علاء الدین علی معروف بہ متقی ہندی، ت ۹۷۵ھ.ق، مؤسسہ الرسالہ، بیروت.
۱۴۲۔ لسان المیزان، احمد بن علی بن حجر عسقلانی، ت ۸۵۲ھ.ق، مؤسسہ الاعلمی، بیروت.
۱۴۳۔ لوائح الانوار البهیہ، شمس الدین محمد بن احمد سفارینی نابلسی، ت ۱۱۸۸ھ.ق، مجلۃ المنار، مصر.
۱۴۴۔ مجمع البحرین، فخر الدین طریحی، ت ۱۰۸۵ھ.ق، کتابفروشی مرتضویہ، تہران.
۱۴۵۔ مجمع البیان فی تفسیر القرآن، فضل بن الحسن طبرسی، ت ۵۴۸ھ.ق، دار احیاء التراث العربی، بیروت.
۱۴۶۔ مجمع الرجال، زکی الدین عنایۃ اللہ بن شرف الدین قہبائی، قرن یازدہم ہجری قمری، چاپخانہ ربانی، اصفہان.
۱۴۷۔ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی، ت ۸۰۷ھ.ق، دار الکتاب العربی،

بیروت.

۱۴۸۔ المحاسن، ابوجعفر احمد بن محمد بن خالد برقی، ت ۲۷۴ھ.ق، دار الکتب الاسلامیہ، قم.

۱۴۹۔ المحجۃ فیما نزل فی الحجہ، سید ہاشم بحرانی، ت ۱۱۰۷ھ.ق، مؤسسہ الوفاء، بیروت، ت ۱۴۰۳ھ.ق.

۱۵۰۔ مختصر اثبات الرجعہ، فضل بن شاذان نیشاپوری، مجلہ تراثنا، شمارہ ۱۵.

۱۵۱۔ مختصر بصائر الدرجات، عز الدین حسن بن سلیمان حلی، قرن نہم ہجری قمری، چاپخانہ حیدریہ، نجف اشرف.

۱۵۲۔ مدینۃ المعاجز، سید ہاشم بحرانی، ت ۱۱۰۷ھ.ق، چاپ سنگی تہران.

۱۵۳۔ مرآۃ العقول، محمد باقر مجلسی، ۱۱۱۱ھ.ق، دار الکتب الاسلامیہ، تہران.

۱۵۴۔ مروج الذہب، علی بن حسین مسعودی، ت ۳۴۶ھ.ق، دار الاندلس، بیروت.

۱۵۵۔ المستجاد من کتاب الارشاد، حسن بن مطہر حلی، ت ۷۲۶ھ.ق، کتابخانہ آیۃ اللہ مرعشی.

۱۵۶۔ مستدرکات علم رجال الحدیث، شیخ علی نمازی، ت ۱۴۰۵ھ.ق، چاپخانہ حیدریہ، تہران.

۱۵۷۔ المستدرک علی الصحیحین فی الحدیث، ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ معروف بہ حاکم نیشاپوری، ت ۴۰۵ھ.ق، دار الفکر، بیروت.

۱۵۸۔ مستدرک الوسائل، میرزا حسین نوری طبرسی، ت ۱۳۲۰ھ.ق، مؤسسہ آل البیتؑ لاحیاء التراث، قم.

۱۵۹۔ المسترشد، ابوجعفر محمد بن جریر بن رستم الطبری، قرن چہارم ہجری قمری، چاپخانہ حیدریہ، نجف اشرف.

۱۶۰۔ مسند ابوعوانہ، یعقوب بن اسحاق اسفرائینی، ت ۳۱۶ھ.ق، دار المعرفۃ، بیروت.

۱۶۱۔ مسند ابی یعلی الموصلی، احمد بن علی بن المثنی التمیمی، ت ۳۰۷ھ.ق، دار المأمون للتراث، دمشق.

۱۶۲۔ مسند احمد، احمد بن حنبل، ت ۲۴۱ھ.ق، دار الفکر، بیروت.
۱۶۳۔ مسند ابی داؤد، سلیمان بن داؤد بن الجارود فارسی بصری، ت ۲۰۴ھ.ق، دار المعرفۃ، بیروت.
۱۶۴۔ مصابیح السنۃ، حسین بن مسعود بن محمد الفراء بغوی، ت ۵۱۶ھ.ق، دار المعرفۃ، بیروت.
۱۶۵۔ مصادقۃ الاخوان، ابو جعفر محمد بن رلی بن بابویہ قمی، ۳۸۱ھ.ق، مدرسۃ الامام المہدی (عج)، قم.
۱۶۶۔ المصنف، عبد الرزاق بن ہمام صنعانی، ت ۲۱۱ھ.ق المکتب اسلامی، بیروت.
۱۶۷۔ المصنف، عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ، ت ۲۳۵ھ.ق، دار السّلفیہ، بمبئی.
۱۶۸۔ المطالب العالیہ بزوائد المسانید الثمانیہ، احمد بن حجر عسقلانی، ت ۸۵۲ھ.ق، دار المعرفۃ، بیروت.
۱۶۹۔ معجم احادیث الامام المہدی (عج)، نجم الدین طبسی باھمکاری جمعی افضلاء، نشر معارف اسلامی، قم.
۱۷۰۔ معجم البلدان، ابو عبد اللہ یاقوت بن عبد اللہ حموی بغدادی، ت ۶۲۶ھ.ق، دار التراث العربی، بیروت.
۱۷۱۔ معجم رجال الحدیث وتفصیل طبقات الرواۃ، سید ابو القاسم خوئی، مدینۃ العلم، قم.
۱۷۲۔ المعجم الصغیر، سلیمان بن احمد طبرانی، ت ۳۶۰ھ.ق، دار الکتب العلمیہ، بیروت.
۱۷۳۔ المعجم الاوسط، سلیمان بن احمد طبرانی، ت ۳۶۰ھ.ق، کتابفروشی العارف، ریاض.
۱۷۴۔ المعجم الکبیر، سلیمان بن احمد طبرانی، ت ۳۶۰ھ.ق، وزارت اوقاف عراق.
۱۷۵۔ الملاحم والفتن فی الظہور الغائب المنتظر، رضی الدین علی بن موسی بن طاؤس، ت ۶۶۴ھ.ق، مؤسسہ الاعلمی، بیروت.
۱۷۶۔ ملاذ الاخیار، محمد باقر مجلسی، ت ۱۱۱۱ھ.ق، کتابخانہ آیۃ اللہ مرعشی، قم.
۱۷۷۔ المنار المنیف فی الصحیح والضعیف، ابن قیم الجوریۃ، ت ۷۵۱ھ.ق، مکتب المطبوعات الاسلامیہ.

۱۷۸۔مناقب آل ابی طالب ،ابو جعفر رشید الدین محمد بن علی بن شہر آشوب،ت ۵۸۸ھ ، انتشارات علامہ،قم۔

۱۷۹۔منتخب الاثر فی الامام الثانی عشر(عج)،شیخ لطف اللہ صافی، کتابخانہ صدر،تہران۔

۱۸۰۔منتخب الانوار المضیئۃ ،سید علی بن عبد الکریم نیلی نجفی ،قرنہم ہجری قمری، چاپخانہ خیام،قم، ۱۴۰۱ھ ق۔

۱۸۱۔منتخب کنزل العمال،علاء الدین متقی ہندی، ت ۹۷۵ھ ق،دار الفکر، بیروت۔

۱۸۲۔المنجد،لویس معلوف یسوعی،دار المشرق، بیروت۔

۱۸۳۔منن الرحمٰن ،محمد بن بہاء الدین الحارثی ،ت ۱۰۳۰ھ ق،چاپخانہ حیدریہ، نجف اشرف ، ۱۳۴۴ھ۔

۱۸۴۔منیۃ المرید، زین الدین ب علی ابن احمد عاملی ، ۹۶۵ھ ق انتشارات دفتر تبلیغات اسلامی،قم،۱۳۶۸ش۔

۱۸۵۔منہاج الدموع،شیخ علی قرنی گلپایگانی،موسسہ مطبوعاتی دین ودانش،قم،۱۳۴۴ھ ق۔

۱۸۶۔مہدی موعود،محمد باقر مجلسی ،۱۱۱۱ھ ق،ترجمہ علی دوانی آخوندی،تہران۔

۱۸۷۔المہذب البارع فی شرح المختصر النافع،شیخ جمال الدین ابو العباس ،احمد بن فہد حلی اسدی، ۸۴۱ھ ق، انتشارات اسلامی وابستہ بہ جامع مدرسین ،قم۔

۱۸۸۔مواردالسجن فی النصوص والفتاوی،نجم الدین طبسی ،دفتر تبلیغات اسلامی،قم، ۱۴۱۱ھ ق۔

۱۸۹۔الموطا، مالک بن انس، ت ۱۷۹ھ ق، دار احیاء التراث العربی، بیروت۔

۱۹۰۔المیزان فی تفسیر القرآن،سید محمد حسین طباطبائی،ت ۱۴۰۲ھ ق،دار الکتب الاسلامیہ،تہران۔

۱۹۱۔النفی والتغریب،نجم الدین طبسی ،مجمع الفکر الاسلامی،قم۔

۱۹۲۔نقش زنان مسلمان در جنگ،محمد جواد طبسی نجفی ،چاپخانہ طلوع آزادی، ۱۳۶۷ش۔

۱۹۳۔ نور الابصار، فی مناقب آل النبی المختار، شیخ مؤمن بن حسن مؤمن شبلنجی، ت ۱۲۹۰ھ. ق، دار الفکر، بیروت.

۱۹۴۔ النہایہ فی غریب الحدیث والاثر، مبارک بن محمد جزری معروف بہ ابن الاثیر، ت ۶۰۶ھ.ق، اسماعیلیان، قم.

۱۹۵۔ وسائل الشیعہ الی تحصیل مسائل الشریعہ، محمد بن الحسن حر عاملی، ت ۱۱۰۴ھ.ق، دار احیاء التراث العربی، بیروت

۱۹۶۔ وقعۃ صفین، نصر بن مزاحم منقری، ت ۲۱۲ھ.ق، کتابخانہ آیۃ اللہ مرعشی، قم، ۱۶۰۳ھ.ق.

۱۹۷۔ الہدایۃ الکبری، حسین بن حمدان حسینی حصینی، ت ۱۲۹۴ھ.ق، موسسۃ البلاغ، ۱۴۰۶ھ.ق.

۱۹۸۔ ینابیع المودۃ، سلیمان بن ابراہیم بن قندوزی حنفی، ت ۱۲۹۴ھ.ق، کتابفروشی محمدی، قم.

۱۹۹۔ یوم الخلاص فی ظل القائم المہدی (عج)، کامل سلیمان، دار الکتاب اللبنانی، ۱۴۰۲ھ.ق.

مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام

www.ahl-ul-bayt.org

ISBN 964-529-059-7

9789645290595